www.iqbalkalmati.blogspot.com

إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ

بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل۔ ۹)

عربی سیکھیں

اور

قرآن سمجھیں

(عربی زبان کے بنیادی قواعد پر مبنی نوٹس)

(حصّہ اوّل)

مرتب: عامر سہیل

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

Note: This page is not the integral part of these handouts

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

Dear brothers and sisters,

These handouts are scanned with due care however I apologize for any error or mistake you may find in scanning them. I have done this with the permission of Br. Aamir Sohail and you are also permitted to freely distribute them to all those who are eager to benefit from this, In sh Allah

About Br. Aamir Sohail:

He is another brilliant student of Dr. Abdus Sami as Br. Nouman Ali Khan is. His method of teaching is truly unique and effective, bestowing the gift of Arabic to many fortunate students with ease.

After trying various other alternatives available to learn Quranic Arabic grammar, I personally assure you that his method of teaching the subject is very effective.

About Handouts:

Use these handouts as you progress with the course
Part 1: mainly includes the topics relating to the "اسم"
Part 2: mainly includes the topics relating to the "فعل"
and the topics relating to the "حرف" are randomly discussed in both parts.

If at any time you feel the need of virtual assistance or if you would like to work as a virtual assistant in helping others learn Arabic Grammar, please feel free to contact me at: an_aamir@yahoo.com (it is fe sabeel Allah)

May Allah guide us to the staight way and enable us to understand this beautiful language of AlQuran, and help us implement it in our lives. Aameen!

و السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

عامرمنظور

۳۰ جولائی ۲۰۱۱

Fecebook users may visit this link www.facebook.com/fahmulquran to watch video lectures of Br. Aamir Sohail online or to download them

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عرض مرتّب

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّابَعْدُ اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَالْھُدٰی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ الْکَرِیْمُ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْاقَوْلِیْ

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہٗ لِیْ اِمَامًاوَّنُوْرًاوَّھُدًی وَّرَحْمَۃً

وَاجْعَلْہٗ لِیْ حُجَّۃً یَّارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ (آمین)

اس دنیا میں اللہ سے مانگنے والی اصل چیز ہدایت ہے۔ میرا رب مجھ سے کسطرح راضی ہوگا؟ کن کاموں سے وہ ناراض ہوجاتا ہے؟ میں دنیا کی زندگی کیسے بسر کروں۔ آخرت میں کامیابی کیسے حاصل ہوگی۔ سیدھا راستہ کونسا ہے؟ مجھے راہنمائی چاہیئے۔ ان سوالوں کا جواب قرآن دیتا ہے کہ یقیناً اللہ کی راہنمائی ہی حقیقی راہنمائی ہے اور بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔

قرآن کی زبان عربی ہے۔ ہمارے رسول ﷺ کی زبان عربی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھتے ہیں اور اسکو سکھاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ''قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کا سفارشی بن کر آئے گا'' پھر ہمیں یہ دعا بھی سکھادی ''اے اللہ ہم پر اِس قرآن کے ذریعے رحم فرما اور اِسے ہمارے حق میں دلیل بنا''۔

قرآن اور آپ ﷺ کے فرامین کو سمجھنے کے لیئے عربی زبان کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ کسی بھی زبان کا ترجمہ اُس زبان کا نعم البدل نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالٰی کا کروڑہا شکر ہے کہ اُس نے اِس بندے کو اپنے کلام، اپنے محبوب ﷺ کی زبان سیکھنے کی توفیق دی۔ اتنی بڑی نعمت کا شکر کیسے ادا کروں؟ یہی بات سمجھ میں آئی کہ جو کچھ اللہ نے عطا فرمایا اسے آگے پہنچانا شروع کر دوں۔ جس کلام نے میری زندگی بدل کے رکھ دی، ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ دوسروں کی زندگیاں تبدیل نہ کرے۔ اللہ نے ہی ہمت دی، قرآن فہمی کے لیئے عربی گرامر پڑھانا شروع کردی۔ اللہ نے برکت عطا فرمائی اور بہت سارے ساتھی عطا کردیئے جو اس کام میں شریک ہیں۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اپنے تمام اساتذہ کرام کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جو کچھ ان سے حاصل کیا اسی کو آگے بیان کر دیا۔ اساتذہ کرام کی فہرست طویل ہے۔ جس سے ایک قاعدہ بھی سیکھا اس کو اس فہرست میں شامل کرتا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب میرے پہلے استاد ہیں۔ ان ہی کے ذریعے میں قرآن سے جڑا۔ میرے دل میں انکا کیا مقام ہے؟ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

میں نے جہاں سے جو کچھ حاصل کیا ان نوٹس میں اکٹھا کر دیا یہاں تک کہ اکثر جگہ کسی قاعدے کے طریقے کے علاوہ الفاظ بھی اپنے اساتذہ کرام کے ہی استعمال کیئے۔ بہاؤالدین صدیقی صاحب اور انکے سٹاف کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ان نوٹس کی کمپوزنگ میں خصوصی کردار ادا کیا۔

اپنی اس کاوش کو ان تمام افراد کے نام کرتا ہوں جنہوں نے قرآن فہمی کے لیئے عربی سکھانے کی کوشش کی یا اس کام میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔ اللہ تعالٰی ہم سب کی کوشش کو قبول فرمائے اور اخروی نجات کا ذریعہ بنائے (آمین)

عامر سہیل

۱۲ جون ۲۰۰۸

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

عربی زبان جو قرآن مجید کی زبان ہے انتہائی آسان ہے۔ بالخصوص اردو بولنے اور سمجھنے والوں کے لئے تو یہ زبان اور بھی زیادہ آسان ہے کیونکہ اردو زبان میں بولے جانے والے 80 فیصد الفاظ عربی ہی کے ہیں۔ صرف ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل ہوتے ہوئے ان میں کچھ تغیر واقع ہو گیا ہے۔ لہٰذا اگر ہم صرف اس تبدیلی کو سمجھ لیں تو نصف سے زائد عربی زبان کے بارے میں آگاہی حاصل ہو جاتی ہے۔

عربی زبان مین بنیادی حیثیت حروف الھجاء کو حاصل ہے۔ جنہیں ہم اردو میں حروفِ تہجی اور انگریزی میں Alphabet کے نام سے جانتے ہیں۔

حروف الھجاء درج ذیل ہیں۔

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
ک	ل	م	ن	و	ہ	ی

عربی زبان میں دوسری اہم چیز حرکات ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

☆ ......َ زبر جسے عربی میں فتحہ کہتے ہیں۔

☆ ......ِ زیر جسے عربی میں کسرہ کہتے ہیں۔

☆ ......ُ پیش جسے عربی میں ضمہ کہتے ہیں۔

جس حرف پر زبر ہو اس حرف کو مفتوح کہا جاتا ہے۔

جس حرف پر زیر ہو اس حرف کو مکسور کہا جاتا ہے۔

جس حرف پر پیش ہو اس حرف کو مضموم کہا جاتا ہے۔

دوہری (ڈبل) حرکت کو تنوین کہتے ہیں مثلاً

......ً ......ٍ ......ٌ

حرکات کے علاوہ ایک اور اہم علامت سکون کی علامت ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

......ْ یا ......ۡ

عربی حروف الھجاء کی تعداد 28 یا 29 ہے۔ اس فرق کی وجہ الف اور ھمزہ ہے۔ جو لوگ الف اور ھمزہ کو ایک ہی حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک ان حروف کی تعداد 28 ہے اور جو ان دونوں حروف کو علیحدہ علیحدہ حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک حروف الھجاء 29 ہو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جاتے ہیں۔

الف اور ھمزہ کا فرق:

جب الف پر تینوں حرکات (زبر۔زیر۔پیش) میں سے کوئی حرکت آجائے یا علامتِ سکون آجائے تو وہ ھمزہ کہلاتا ہے۔

ا = الف

أ اُ = ھمزہ

حروف اور حرکات کے ملنے سے الفاظ وجود میں آتے ہیں۔ جو بے معنی بھی ہو سکتے ہیں اور با معنی بھی۔

ہر با معنی لفظ کَلِمَة کہلاتا ہے۔ مثلاً

ق ل م ...... قَلَم

ا ن س ا ن ...... اِنْسَان

ک ت ا ب ...... کِتَاب

جب بھی کسی زبان کے قواعد مرتب کئے جاتے ہیں تو اس زبان میں استعمال ہونے والے تمام با معنی الفاظ کی گروپنگ کر لی جاتی ہے۔ انگریزی میں یہ گروپنگ آٹھ کی تعداد میں ہے جسے آپ (Parts of Speech) کے نام سے جانتے ہین۔ جبکہ اردو اور عربی میں یہ تقسیم تین کی تعداد میں ہے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی میں کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اسم

۲۔ فعل

۳۔ حرف

۱۔ **اِسم:** کسی شخص، چیز، جگہ، صفت یا کام کا نام اسم کہلاتا ہے۔

کام کے نام سے مراد ''مصدر'' ہے۔ مثلاً مارنا۔ جانا۔ پینا وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ **فعل:** وہ کلمہ ہے، جس میں کسی کام کا کرنا یا واقع ہونا زمانے کی قید کے ساتھ پایا جائے۔ مثلاً مارا ایک فعل ہے جس میں مارنے کا کام زمانہ ماضی میں واقع ہوا ہے جبکہ مارنا ایک اسم ہے۔ جس میں کام کا مفہوم تو موجود ہے لیکن زمانے کی قید نہیں ہے۔

۳۔ **حرف:** وہ کلمہ ہے جس کے معنی ہوتے تو ہیں لیکن جب تک یہ کسی اسم یا فعل کے ساتھ استعمال نہ ہو اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا جیسے اردو میں ''پر'' ایک با معنی لفظ ہے لیکن 100 مرتبہ بھی ''پر پر پر'' کی رٹ لگائی جائے تو کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آتا جبکہ ایک ہی مرتبہ ''کرسی پر'' کہنے سے مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿اِسم﴾

عربی زبان میں استعمال ہونے والے کسی اسم کے بارے میں چار باتوں کا علم ضروری ہے۔اس کے بغیر نہ وہ اسم سمجھ میں آسکتا ہےاور نہ اس کو جملے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اسم کے بارے میں وہ چار باتیں درج ذیل ہیں۔

۱) اسم کا ''معرفہ'' یا ''نکرہ'' ہونا (وسعت۔ Capacity)

۲) اسم کا ''مذکر'' یا''مؤنث'' ہونا (جنس۔ Gender)

۳) اسم کا ''واحد''، ''مثنیٰ'' یا ''جمع'' ہونا (عدد۔ Number)

۴) اسم کا ''اِعْرَاب''یعنی جملے یا ترکیب میں اس کا مقام یا (Status

مندرجہ بالا چار باتوں میں سے پہلی تین سے چونکہ ہم لوگ کسی قدر مانوس ہیں جبکہ چوتھی بالکل نئی ہے۔لہٰذا ہم سب سے پہلے اس کو بیان کرتے ہیں۔

﴿اِعْرَاب﴾

اعراب عربی زبان کا سب سے اہم وصف ہے۔

اعراب کا لفظی معنی ہیں ''کسی (چیز) کو عربی بنانا''

اعراب کے معنی زبر، زیر اور پیش نہیں ہیں بلکہ زبر، زیر اور پیش کو تو حرکات کہتے ہیں جن کے ذریعے کسی آواز کو کسی سمت میں حرکت دی جاتی ہے یہی کام انگریزی میں ''واولز''(a, e, i, o, u) کرتے ہیں۔

چونکہ اردو میں ان حرکات ہی کو عام طور پر اعراب کہہ دیتے ہیں لہٰذا یہ بات عربی زبان سیکھنے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ اور پیچیدگی کا باعث بن جاتی ہے۔لہٰذا اس بات کو ابتدا ہی سے پلّے باندھ لیں کہ حرکات اور شے ہے اور اعراب بالکل دوسری چیز۔

☆ اگر زبر، زیر، پیش حرکات ہیں تو اعراب کیا ہے؟

اعراب کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے درج ذیل جملوں پر غور کریں۔

- حامد نے محمود کو مارا
- محمود نے حامد کو مارا
- محمود نے حامد کے بھائی کو مارا

ان تینوں جملوں میں ''مارنے'' کا کام ہوا ہے۔ پہلے جملے میں کام کرنے والا یعنی ''فاعل'' حامد ہے جبکہ محمود ''مفعول'' ہے دوسرے جملے میں حامد کا مقام یعنی Status تبدیل ہوگیا ہے اور وہ ''مفعول'' کی حیثیت سے استعمال ہوا ہے۔ جبکہ تیسرے جملے میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حامد نہ تو ''فاعل'' ہے اور نہ ہی ''مفعول'' بلکہ اس کا ذکر ضمناً آیا ہے۔ ان تینوں جملوں میں حامد کے معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی لیکن حامد کا status یعنی اس کی حالت تبدیل ہوئی ہے۔

اسی طرح (لڑکا آیا) اور (میں نے لڑکے کو پڑھایا)

مندرجہ بالا جملوں میں اسم ''لڑکا'' اور ''لڑکے'' کے معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی لیکن status اور شکل میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ ''معنی میں تبدیلی کے بغیر کسی اسم کی شکل یا حالت کے تبدیل ہونے کو اعراب کہتے ہیں۔''

اسم کی اعراب کے لحاظ سے تین حالتیں ہوتی ہیں

۱۔ حالت رفع ۲۔ حالت نصب ۳۔ حالت جرّ

اسم کسی ترکیب میں مندرجہ بالا تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہی پایا جائے گا چوتھی حالت کوئی نہ ہوگی۔ اسم کی نارمل حالت، حالت رفع ہوتی ہے پھر کسی وجہ سے وہ حالت نصب یا حالت جرّ میں جاتا ہے۔ اسم کے حالت نصب یا حالت جر میں جانے کی کئی وجوھات ہوسکتی ہیں جو ہمیں آئندہ اسباق میں معلوم ہونگی۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے اکثر اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں تین شکلیں اختیار کرتے ہیں کچھ دو شکلیں اختیار کرتے ہیں جبکہ چند اسماء ایسے ہیں جن کی تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل رہتی ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے

۱۔ تقریباً ۸۵ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں شکل تبدیل کرتے ہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
زَيْدٌ	زَيْدًا	زَيْدٍ
كِتَابٌ	كِتَابًا	كِتَابٍ
قَلَمٌ	قَلَمًا	قَلَمٍ
مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ

ان اسماء کو معرب منصرف یا صرف منصرف اسماء کہا جاتا ہے

منصرف اسماء کی علامت ''تنوین'' ہے اور یہ اسماء جب حالت نصب میں استعمال ہوتے ہیں تو ان پر دو زبر کے ساتھ ایک الف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس قاعدے کی دو استثناء ہیں۔

ا) جو اسماء گول تا یعنی ''ة'' پر ختم ہوتے ہیں حالت نصب میں ان پر دو زبر کے ساتھ الف کا اضافہ نہیں ہوتا مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
جَنَّةٌ	جَنَّةً	جَنَّةٍ
اٰيَةٌ	اٰيَةً	اٰيَةٍ
شَهْوَةٌ	شَهْوَةً	شَهْوَةٍ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۲) جو اسماء ھمزہ پر ختم ہوں اور ھمزہ سے پہلے الف آ جائے تو ان اسماء پر بھی حالت نصب میں زبر کے ساتھ الف کا اضافہ نہیں ہوتا مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
سَمَاءٌ	سَمَاءً	سَمَاءٍ
مَاءٌ	مَاءً	مَاءٍ
جَزَاءٌ	جَزَاءً	جَزَاءٍ

۲) تقریباً ۱۳ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں دو شکلیں اختیار کرتے ہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
اِبْرَاهِيمُ	اِبْرَاهِيمَ	اِبْرَاهِيمَ
زَيْنَبُ	زَيْنَبَ	زَيْنَبَ
أُسَامَةُ	أُسَامَةَ	أُسَامَةَ
عُثْمَانُ	عُثْمَانَ	عُثْمَانَ
اَكْبَرُ	اَكْبَرَ	اَكْبَرَ

یہ اسماء غیر منصرف اسماء کہلاتے ہیں ان پر تنوین نہیں آتی اور انکی حالت نصب اور حالت جر کی شکل ایک ہی ہوتی ہے غیر منصرف اسماء حالت جر میں ''زیر'' قبول نہیں کرتے لیکن دو صورتیں ایسی ہیں جن میں یہ حالت جرّ میں ''زیر'' قبول کر لیتے ہیں۔ان دونوں صورتوں کے بارے میں آپ آگے پڑھیں گے فی الحال غیر منصرف اسماء پر ہم حالت جر میں ''زیر'' استعمال نہیں کریں گے۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے کون کون سے اسماء غیر منصرف ہیں؟

یہ عربی قواعد کا ایک مشکل اور پیچیدہ موضوع ہے لہذا آسانی کے لئے ہم یہاں اسماء کے چند گروپس دے رہے ہیں جو غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ **انبیاء علیہم السّلام کے اکثر نام مثلاً**

اِبْرَاهِيمُ۔ اِسْمَاعِيلُ۔ دَاوُدُ۔ يُونُسُ۔ يُوسُفُ۔ اَيُّوبُ وغیرہ

لُوطٌ۔ نُوحٌ۔ هُودٌ۔ شُعَيْبٌ اور مُحَمَّدٌ استثناء ہیں۔

۲۔ **عربی مونث اسمائے اعلام مثلاً**

عَائِشَةُ۔ فَاطِمَةُ۔ حَفْصَةُ۔ زَيْنَبُ۔ خَدِيجَةُ وغیرہ

۳۔ **مردوں کے نام جو گول تا پر ختم ہوں مثلاً**

أُسَامَةُ۔ طَلْحَةُ۔ حُذَيْفَةُ۔ مُعَاوِيَةُ۔ حَمْزَةُ وغیرہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۴۔ مردوں کے نام جو "ان" پر ختم ہوں مثلاً

عُثْمَانُ ۔ عَدْنَانُ ۔ سَلْمَانُ وغیرہ

۵۔ فرشتوں کے نام مثلاً

جِبْرِیْلُ۔ مِیْکَلُ۔ هَارُوْتُ۔ مَارُوْتُ وغیرہ

۶۔ شہروں اور ملکوں کے اکثر نام مثلاً

مَکَّةُ۔ بَاکِسْتَانُ۔ مِصْرُ۔ بَابِلُ۔ عِرَاقُ وغیرہ

۷۔ عربی زبان میں کچھ "وزن" یعنی "shapes" ایسی ہیں جن پر آنے والے اسماء بھی غیر منصرف ہوتے ہیں مثلاً

اَفْعَلُ جیسے اَکْبَرُ۔ اَصْغَرُ۔ اَکْرَمُ ۔ اَرْحَمُ ۔ اَنْوَرُ وغیرہ

فَعْلَاءُ جیسے خَضْرَاءُ ۔ صَفْرَاءُ ۔ زَرْقَاءُ ۔ حَمْرَاءُ ۔ بَکْمَاءُ وغیرہ

فُعَلَاءُ جیسے غُرَبَاءُ ۔ اُمَرَاءُ ۔ شُهَدَاءُ ۔ عُلَمَاءُ ۔ فُقَرَاءُ وغیرہ

۸۔ دیگر اسماء جن کے بارے میں مطالعے میں اضافہ کے ساتھ معلوم ہو جائے گا مثلاً

فِرْعَوْنُ ۔ هَامٰنُ ۔ قَارُوْنُ ۔ اِبْلِیْسُ ۔ جَهَنَّمُ وغیرہ

(۳) باقی رہنے والے ۲ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیے رہتے ہیں اپنی شکل بدلتے نہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
هٰذَا	هٰذَا	هٰذَا
ذٰلِکَ	ذٰلِکَ	ذٰلِکَ
اَلَّذِیْ	اَلَّذِیْ	اَلَّذِیْ

یہ اسماء مبنی اسماء کہلاتے ہیں ان کی کوئی علامت نہیں ہے مبنی اسماء کے بارے میں ہم بتا دیا کر دیں گے کہ فلاں اسم مبنی ہے۔

درج ذیل اسماء کی تینوں اعرابی حالتیں تحریر کریں۔

	حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
رَسُوْل (منصرف)			
حَامِد (منصرف)			
شَهْوَة (منصرف)			
یُوْنُس (غیر منصرف)			
مُسْلِم (منصرف)			
مَرْیَم (غیر منصرف)			

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

	حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
اَسْود (غیرمنصرف)			
حُسْنٰی (مبنی)			
اُولٰئِکَ (مبنی)			
سَوَاء (منصرف)			
اٰخِر (منصرف)			
صَادِق (منصرف)			
هٰؤُلَاءِ (مبنی)			
سُلَیْمَان (غیرمنصرف)			
شُعَیْب (منصرف)			
مُطْمَئِنَّة (منصرف)			
شَیْء (منصرف)			
سُوْء (منصرف)			
اَخ (منصرف)			
نِدَاء (منصرف)			

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿جنس﴾

اردو اور انگریزی کی طرح عربی زبان میں بھی جنس دو ہی ہیں۔

۱)۔ مذکر

۲)۔ مؤنث

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم مذکر سمجھا جائے گا جب تک اس کا مؤنث ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

مؤنث کی اقسام:

۱)۔ مؤنث حقیقی:۔ وہ مؤنث جس کے مقابل فی الواقع کوئی مذکر موجود ہو مثلاً اُم" (ماں)، بِنت" (لڑکی)، اُخت" (بہن) وغیرہ

۲)۔ مؤنث لفظی:۔ وہ مؤنث جسے مؤنث کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو مثلاً مِروَحة" (پنکھا)، شَمس" (سورج)، ذِکریٰ (نصیحت)، صَحرَاءُ (صحرا) وغیرہ

مؤنث لفظی کی اقسام:

۱)۔ مؤنث قیاسی/علامتی: وہ مؤنث لفظی جس میں مؤنث کی علامت پائی جائے مثلاً غُرفَة" (کمرہ)، صَفرَاءُ (زرد رنگ)، بَکمَاءُ (گونگی)، کُبریٰ (سب سے بڑی)

علاماتِ مؤنث: ۱)۔ ۃ (تائے مربوطہ)

۲)۔ ......اء (الف ممدودہ)

۳)۔ ......ی (الف مقصورہ)

۲)۔ مؤنث سماعی: وہ مؤنث لفظی جسے اہلِ زبان مؤنث بولتے ہوں۔

مثلاً سَمَاء" (آسمان)، اَرض" (زمین)، شَمس" (سورج)، یَد" (ہاتھ)

مؤنث سماعی کے چند گروپ

۱۔ ہواؤں کے نام ریح". صَرصَر". بَاد"

۲۔ شراب کے نام خَمر". شَرَاب"

۳۔ آگ کے نام نَار". جَهَنَّم. جَحِیم"

۴۔ جسم کے وہ اعضاء جو دو دو ہیں یَد". رِجل". اُذُن"

نوٹ: استثناء کے لئے ذہن ہر وقت تیار رکھیں۔

عربی زبان میں صفات کا گروپ آپ کو مذکر/مؤنث کے فرق کے ساتھ ملے گا مثلاً اچھا اور اچھی، برا اور بری، اندھا اور اندھی، سب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے بڑا اور سب سے بڑی۔

پہلی قسم کی صفات میں مؤنث بنانے کیلیے مذکر اسم کے آخری حرف کو زبر دیکر گول تا یعنی "ۃ" کا اضافہ کر دیں مثلاً

صَالِح" سے صَالِحَۃ"

حَسَن" سے حَسَنَۃ"

مُسْلِم" سے مُسْلِمَۃ"

مشق

مندرجہ ذیل اسماء میں سے مؤنث اسماء کی نشاندہی کریں۔

الفاظ	معنی	مذکر یا مؤنث
مَسْجِدٌ	مسجد	
بَيْتٌ	گھر	
دَارٌ	گھر	
جِدَارٌ	دیوار	
سَاعَةٌ	گھڑی	
عَابِدَةٌ	عبادت کرنی والی	
خَضْرَاءُ	سبز	
حُسْنٰى	سب سے اچھی	
زَرْقَاءُ	نیلی	
ذِكْرٰى	نصیحت	

عدد

اردو اور انگریزی میں عدد صرف دو ہیں۔ایک کے لئے "واحد" اور دو یا دو سے زیادہ کے لئے "جمع" جبکہ عربی میں عدد تین ہیں۔ایک کے لئے "واحد" دو کے لئے "مثنیٰ" دو سے زیادہ کے لئے "جمع"

ا) واحد:

عربی زبان میں بھی اردو اور انگریزی کی طرح ایک کے لیئے واحد عدد استعمال کیا جاتا ہے مثلاً قَلَم" (ایک قلم) کِتَاب" (ایک کتاب)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۲) مُثنّٰی:

عربی زبان میں دو کیلیے علیحدہ سے ایک لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جسے مثنیٰ کہتے ہیں۔ مثنیٰ بنانے کے عمل کو تثنیہ کہا جاتا ہے۔

مثنیٰ بنانے کا طریقہ:

مثنیٰ بنانے کا طریقہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی ہے لیکن اعراب کے لحاظ سے مختلف ہے۔

حالتِ رفع میں: حالت رفع میں مثنّٰی بنانے کے لیئے متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i)۔ زبر دے کر اس پر

(ii)۔ الف اور زبر والی نون یعنی '' انِ '' کا اضافہ کردیں۔

جس سے اسم کے آخر میں '' آنِ '' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً

کِتَاب''	سے	کِتَابَانِ
قَلَم''	سے	قَلَمَانِ
وَلَد''	سے	وَلَدَانِ
رَجُل''	سے	رَجُلَانِ
بَاب''	سے	بَابَانِ

اِسی طرح

بِنْت''	سے	بِنْتَانِ
اِمْرَءَة''	سے	اِمْرَءَتَانِ
حَبَّة''	سے	حَبَّتَانِ
خُطْبَة''	سے	خُطْبَتَانِ
كَلِمَة''	سے	كَلِمَتَانِ

حالتِ نصب اور جرّ میں:

حالتِ نصب اور حالتِ جرّ میں مثنیٰ بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے، متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i) زبر دے کر اس پر

(ii) ساکن ''ی'' اور زیر والی نون ''نِ'' یعنی ''یْنِ'' کا اضافہ کردیں۔

جس سے اسم کے آخر میں ''اَیْن'' کی آواز آتی ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(حالتِ نصب)	كِتَابًا	سے	كِتَابَيْنِ
(حالتِ جر)	كِتَابٍ	سے	كِتَابَيْنِ
(حالتِ نصب)	قَلَمًا	سے	قَلَمَيْنِ
(حالتِ جر)	قَلَمٍ	سے	قَلَمَيْنِ
(حالتِ نصب)	وَلَدًا	سے	وَلَدَيْنِ
(حالتِ جر)	وَلَدٍ	سے	وَلَدَيْنِ
(حالتِ نصب)	رَجُلًا	سے	رَجُلَيْنِ
(حالتِ جر)	رَجُلٍ	سے	رَجُلَيْنِ
(حالتِ نصب)	عَيْنًا	سے	عَيْنَيْنِ
(حالتِ جر)	عَيْنٍ	سے	عَيْنَيْنِ
(حالتِ نصب)	اِمْرَءَةً	سے	اِمْرَءَتَيْنِ
(حالتِ جر)	اِمْرَءَةٍ	سے	اِمْرَءَتَيْنِ
(حالتِ نصب)	شَفَةً	سے	شَفَتَيْنِ
(حالتِ جر)	شَفَةٍ	سے	شَفَتَيْنِ
(حالتِ نصب)	جَنَّةً	سے	جَنَّتَيْنِ
(حالتِ جر)	جَنَّةٍ	سے	جَنَّتَيْنِ

جمع:

عربی زبان میں جمع دو قسم کی ہے۔

(i)۔ جمع سالم (جمع کی وہ قسم جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح و سالم موجود رہتا ہے۔ مثلاً
"مُسْلِم" سے مُسْلِمُوْنَ

(ii)۔ جمع مکسر (جمع کی وہ قسم جس میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح و سالم نہیں رہتا بلکہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مثلاً
کِتَاب" سے کُتُب"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جمع سالم بنانے کا طریقہ:

جمع سالم بنانے کا طریقہ مذکر اور مؤنث دونوں میں مختلف ہے۔

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ:

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ حالتِ رفع اور حالتِ نصب اور جر میں بھی مختلف ہے۔

جمع سالم مذکر حالتِ رفع میں:

متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i)۔ ''پیش'' دے کر

(ii)۔ ساکن واو اور زبر والا نون یعنی ''وْنَ'' کا اضافہ کردیں جس سے اسم کے آخر میں ''اُوْنَ'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً

مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ

مُؤمِنٌ سے مُؤمِنُوْنَ

کَافِرٌ سے کَافِرُوْنَ

مُنَافِقٌ سے مُنَافِقُوْنَ

خَالِدٌ سے خَالِدُوْنَ

جمع سالم مذکر حالتِ نصب اور جرّ میں:

متعلقہ واحد مذکر اسم کے آخری حرف کو

(i)۔ زیر دے کر

(ii)۔ ساکن ''ی'' اور زبر والا نون ''نَ'' یعنی ''یْنَ'' کا اضافہ کردیں۔ جس سے اسم کے آخر میں ''اِیْنَ'' کی آواز پیدا ہوگی۔ مثلاً

(حالت نصب) مُسْلِمًا سے مُسْلِمِیْنَ

(حالت جرّ) مُسْلِمٍ سے مُسْلِمِیْنَ

(حالت نصب) مُؤمِنًا سے مُؤمِنِیْنَ

(حالت جرّ) مُؤمِنٍ سے مُؤمِنِیْنَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(حالتِ نصب) کَافِرًا سے کَافِرِیْنَ
(حالتِ جرّ) کَافِرٍ سے کَافِرِیْنَ

(حالتِ نصب) مُنَافِقًا سے مُنَافِقِیْنَ
(حالتِ جرّ) مُنَافِقٍ سے مُنَافِقِیْنَ

(حالتِ نصب) خَالِدًا سے خَالِدِیْنَ
(حالتِ جرّ) خَالِدٍ سے خَالِدِیْنَ

نوٹ: جمع سالم عام طور پر اسمائے صفات کی بنتی ہے۔

جمع سالم مؤنث بنانے کا طریقہ:

جن مؤنث اسماء کے آخر میں گول '' ة '' آتی ہے۔ان اسماء کی گول ''ة'' ہٹا کر

حالتِ رفع میں:

ات'' لگا دیں جس سے اسم کے آخر میں (آت'') کی آواز پیدا ہوگی۔مثلاً

مُسْلِمَةٌ'' سے مُسْلِمَاتٌ''
مُؤمِنَةٌ'' سے مُؤمِنَاتٌ''
جَنَّةٌ'' سے جَنَّاتٌ''
خُطْبَةٌ'' سے خُطُبَاتٌ''

حالتِ نصب اور جر میں:

''اتٍ'' لگا دیں جس سے اسم کے آخر میں '' آتِ ''کی آواز پیدا ہوگی مثلاً

مُسْلِمَةً سے مُسْلِمَاتٍ
مُسْلِمَةٍ سے مُسْلِمَاتٍ

مُؤمِنَةً سے مُؤمِنَاتٍ
مُؤمِنَةٍ سے مُؤمِنَاتٍ
جَنَّةً سے جَنَّاتٍ
جَنَّةٍ سے جَنَّاتٍ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خُطْبَةٌ سے خُطَبَاتٌ

خُطْبَةٍ سے خُطَبَاتٍ

عَابِدَةٌ سے عَابِدَاتٌ

عَابِدَةٍ سے عَابِدَاتٍ

نوٹ: جمع سالم مؤنث میں لمبی ت پر "زبر" نہیں آتی۔

جمع مکسر:

جمع کی وہ شکل جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم جوں کا توں موجود نہ ہو جمع مکسر کہلاتی ہے۔ مثلاً کِتَاب" سے کُتُب" اور قَلَم" سے اَقْلَام" جمع مکسر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اس کا علم صرف عربی محاورے یا لغت کے استعمال ہی سے ہوگا۔ البتہ جمع مکسر کے کچھ اوزان ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

اَفْعَال"=	اَقْلَام"	اَصْحَاب"	اَبْوَاب"	اَذْكَار"	اَشْخَاص"
	اَسْبَاب"	اَوْقَات"	اَنْصَار"	اَعْمَال"	اَشْعَار"
	اَوْزَان"	اَمْرَاض"			
فِعَال"=	جِبَال"	عِبَاد"	بِحَار"	كِرَام"	غِلَاظ"
	شِدَاد"				
فُعُوْل"=	قُلُوْب"	نُجُوْم"	بُيُوْت"	حُدُوْد"	ذُنُوْب"
	وُجُوْه"	اُمُوْر"	نُفُوْس"	اُجُوْر"	
مَفَاعِلُ=	مَسَاجِدُ	مَدَارِسُ	مَذَاهِبُ	مَنَازِلُ	
فُعَلَاءُ=	غُرَبَاءُ	شُرَكَاءُ	شُعَرَاءُ	حُكَمَاءُ	اُمَرَاءُ
	جُهَلَاءُ				
اَفْعِلَاءُ=	اَنْبِيَاءُ	اَوْلِيَاءُ	اَغْنِيَاءُ		
فَعَائِلُ=	صَحَائِفُ	صَغَائِرُ	كَبَائِرُ	خَبَائِث	
	خَزَائِنُ	عَقَائِدُ			
فَوَاعِلُ=	فَوَاحِشُ	قَوَاعِدُ	كَوَاكِبُ	عَوَامِلُ	شَوَاهِدُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿وسعت﴾

وسعت کے اعتبار سے اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔

☆ نکرہ اور ☆ معرفہ

نکرہ کا دائرہ بہت وسیع ہے جبکہ معرفہ کا دائرہ محدود ہے۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم ''نکرہ'' شمار ہوگا جب تک اس کا معرفہ ہونا ثابت نہ ہو۔

عربی میں اسم درج ذیل 7 صورتوں میں معرفہ ہوسکتا ہے۔

1۔ اسم علَم:

کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کا نام مثلاً زَیْدٌ''، مَکَّۃُ وغیرہ

۲۔ اسمائے ضمائر:

عربی زبان میں ضمائر معرفہ ہوتے ہیں یعنی وہ الفاظ جو کسی اسم کی جگہ استعمال ہوتے ہیں مثلاً ھُوَ۔ ھِیَ۔ اَنْتِ۔ اَنَا اور نَحْنُ وغیرہ ضمائر کے متعلق تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

۳۔ اسمائے اشارہ:

عربی زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہونے والے الفاظ بھی معرفہ استعمال ہوتے ہیں مثلاً ھٰذَا۔ ھٰذِہٖ۔ ذٰلِکَ اور تِلْکَ وغیرہ اسمائے اشارہ کی تفصیلات ہیں ہم آگے پڑھیں گے۔

۴۔ اسمائے موصولہ:

اردو کے ''جو'' اور ''جس'' وغیرہ جیسے الفاظ کے مترادف استعمال ہونے والے عربی اسماء مثلاً اَلَّذِیْ۔ اَلَّتِیْ اور اَلَّذِیْنَ وغیرہ بھی معرفہ استعمال ہوتے ہیں۔ اسمائے موصولہ کی تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

۵۔ معرّف باللّام:

(کسی نکرہ اسم کے شروع میں ''اَلْ'' لگا کر معرفہ بنایا گیا) مثلاً

قَلَمٌ'' سے اَلْقَلَمُ

کِتَابٌ'' سے اَلْکِتَابُ

اِنْسَانٌ'' سے اَلْاِنْسَانُ

مُسْلِمَاتٌ'' سے اَلْمُسْلِمَاتُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نوٹ: تنوین والے اسم پر اَلْ داخل ہوتا ہے تو اس اسم کی تنوین ختم ہوجاتی ہے یا یوں کہیے کہ کسی اسم پر اَلْ اور تنوین اکٹھے نہیں آسکتے۔

مثنّٰی (مذکر۔مؤنث) ، جمع سالم مذکر ، غیر منصرف اور مبنی اسماء پر جب اَلْ داخل ہوتا ہے تو لفظ کی شکل میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا البتہ وہ معرفہ بن جاتے ہیں مثلاً

مُسْلِمَانِ	سے	اَلْمُسْلِمَانِ
بِنْتَانِ	سے	اَلْبِنْتَانِ
مُفْلِحُوْنَ	سے	اَلْمُفْلِحُوْنَ
مَسَاجِدُ	سے	اَلْمَسَاجِدُ
کُبْرٰی	سے	اَلْکُبْرٰی

☆ اَلْ میں ھمزہ (اَ) ھَمْزَۃُ الْوَصل کہلاتا ہے جبکہ لام کو لامِ تعریف کہا جاتا ہے (اَلْ) میں (لْ) کا کبھی تلفظ کیا جاتا ہے اور کبھی لام صرف لکھی رہ جاتی ہے اس کا تلفظ نہیں کہا جاتا مثلاً اَلْقَمَرُ۔ اَلشَّمْسُ اس بات کا فیصلہ متعلقہ نکرہ اسم کے پہلے حرف سے کیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے حروف الھجا کی تقسیم دو طرح سے کی جاسکتی ہے

۱۔ حروف قمری

۲۔ حروف شمسی

ان کی تفصیل درج ذیل ہے

حروف قمری		حروف شمسی	
ا	اَلْاَوَّلُ	ت	اَلتَّوَّابُ
ب	اَلْبَاسِطُ	ث	اَلثَّاقِبُ
ج	اَلْجَبَّارُ	د	اَلدُّنْیَا
ح	اَلْحَکِیْمُ	ذ	اَلذِّکْرُ
خ	اَلْخَالِقُ	ر	اَلرَّءُوْفُ
ع	اَلْعَلِیْمُ	ز	اَلزَّکٰوۃُ
غ	اَلْغَنِیُّ	س	اَلسَّمِیْعُ
ف	اَلْفَتَّاحُ	ش	اَلشَّکُوْرُ
ق	اَلْقُدُّوْسُ	ص	اَلصَّمَدُ
ك	اَلْکَرِیْمُ	ض	اَلضَّارُّ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

م	اَلْمَلِکُ	ط	اَلطَّیِّبُ
و	اَلْوَهَّابُ	ظ	اَلظَّاهِرُ
ہ	اَلْهَادِیُ	ل	اَللَّطِیْفُ
ی	اَلْیَقِیْنُ	ن	اَلنُّوْرُ

☆ اَلْ جب کسی غیر منصرف اسم پر داخل ہوتا ہے تو غیر منصرف اسم حالت جر میں کسرہ یعنی زیر قبول کر لیتا ہے مثلاً

رفع	نصب	جر
مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	مَسَاجِدَ
اَلْمَسَاجِدُ	اَلْمَسَاجِدَ	اَلْمَسَاجِدِ

☆ اَلْ کسی معرفہ اسم پر داخل نہیں ہوگا اِلَّا یہ کہ اہل زبان داخل کریں

الرُّومُ ۔ اَلْعَبَّاسُ

عربی کا ''اَلْ'' انگریزی کے آرٹیکل "The" کے مشابہ ہے، A Cow سے مراد کوئی گائے ہے اور جس طرح انگریزی میں The Cow سے مراد کوئی مخصوص گائے ہوسکتی ہے یا گائے کی پوری جنس بھی، اسی طرح عربی میں اَلْاِنْسَانُ سے مراد کوئی متعین انسان بھی ہوسکتا ہے اور نسلِ انسانی بھی۔

نکرہ اور معرفہ میں فرق کرنے کے لیئے اردو میں نکرہ کے ساتھ ایک/کوئی/کچھ/ کا اضافہ کریں مثلاً

کِتَاب'' ایک یا کوئی کتاب

اَلْکِتَابُ کتاب

۶۔ مضاف الی المعرفہ:

کوئی نکرہ اسم جب کسی معرفہ اسم کے ساتھ متعلق ہو جائے تو اب وہ نکرہ نہیں رہتا بلکہ معرفہ شمار کیا جاتا ہے۔ مثلاً زید کی کتاب اور اُس کی کتاب میں کتاب معرفہ ہے کیونکہ اسے معرفہ اسماء یعنی اسم علم ''زید'' اور اسم ضمیر یا اسم اشارہ ''اُس'' کے ساتھ متعلق کر دیا گیا ہے۔

۷۔ مُنادی (جس کو پکارا جائے):

کسی نکرہ اسم کو بلانے یا آواز دینے پر وہ نکرہ اسم معرفہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً اے لڑکے ، ارے بھائی وغیرہ۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿مرکبات﴾

کوئی بھی لفظ خواہ اسم ہو، فعل ہو یا حرف ہو جب تن تنہا جملے سے ہٹ کر استعمال ہو رہا ہو تو عربی گرامر کی اصطلاح میں اس لفظ کو "مفرد" کہتے ہیں مفرد جب مفرد سے ملتا ہے تو مرکب بنتا ہے یعنی

مفرد + مفرد = مرکب

مرکب دو طرح کے ہوتے ہیں

۱) مرکب ناقص

۲) مرکب تام

مرکب ناقص:

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری نہ ہو مرکب ناقص کہلاتا ہے مثلاً اچھا لڑکا، لڑکے کی کتاب یہ کتاب اور کتاب میں وغیرہ

مرکب تام:

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری ہو جائے مرکب تام کہلاتا ہے مثلاً کتاب پکڑ، لڑکا نیک ہے اور یہ کتاب ہے وغیرہ، مرکب تام کو جملہ بھی کہتے ہیں جملہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ

عربی زبان میں اسم سے شروع ہونے والے جملہ کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں جبکہ فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔

مرکب ناقص کی کئی اقسام ہیں جن میں سے چار درج ذیل ہیں

۱۔ مرکب توصیفی

۲۔ مرکب اشاری

۳۔ مرکب اضافی

۴۔ مرکب جارّی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿مرکب توصیفی﴾

کم از کم دو اسماء کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی صفت بیان کرتا ہے مرکب توصیفی کہلاتا ہے مثلاً نیک لڑکا، سست آدمی، محنتی لڑکی، زرد گائے، کالا پتھر، گونگی عورت اور سب سے بڑی لڑکی وغیرہ

جس اِسم کی صفت بیان کی جائے اُسے ''موصوف'' کہتے ہیں، جو اِسم صفت بیان کرتا ہے اِسے ''صفت'' کہتے ہیں مثلاً مرکب توصیفی ''نیک لڑکا'' میں ''لڑکا'' موصوف ہے جبکہ ''نیک'' صفت ہے۔

اردو اور انگریزی کے ترکیب میں صفت پہلے آتی ہے اور موصوف بعد میں جبکہ عربی میں ترتیب اس کے برعکس ہے یعنی موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں۔

مرکب توصیفی بنانے کا قاعدہ:

مرکب توصیفی میں ''صفت'' اسم کے چاروں پہلوؤں کے اعتبار سے ''موصوف'' کے تابع ہوتی ہے یعنی

(i) وسعت کے اعتبار سے:

موصوف اگر معرفہ ہو تو صفت بھی معرفہ ہوتی ہے، موصوف اگر نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوتی ہے۔

(ii) عدد کے اعتبار سے:

موصوف اگر واحد/مثنٰی یا جمع ہو تو صفت بھی بالترتیب واحد/مثنٰی یا جمع استعمال ہوتی ہے۔

(iii) جنس کے اعتبار سے:

موصوف اگر مذکر ہو تو صفت بھی مذکر اور موصوف اگر مؤنث ہو تو صفت بھی مؤنث۔

(iv) اعراب کے اعتبار سے:

موصوف جس اعرابی حالت میں ہوتا ہے صفت بھی اُسی اعرابی حالت میں ہوتی ہے۔

نوٹ: مرکب توصیفی میں موصوف اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اسکی صفت عام طور پر واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے۔

نیک لڑکا	نیک لڑکی
اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ	اَلْبِنْتُ الصَّالِحَۃُ
دو نیک لڑکے	دو نیک لڑکیاں
اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ	اَلْبِنْتَانِ الصَّالِحَتَانِ
نیک لڑکے	نیک لڑکیاں
اَلْاَوْلَادُ الصَّالِحُوْنَ	اَلْبَنَاتُ الصَّالِحَاتُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ نیک آدمی	۲۔ اچھالڑکا
۳۔ نیک عمل	۴۔ حکمت والاقرآن
۵۔ عظیم قرآن	۶۔ سیدھاراستہ
۷۔ مردود شیطان	۸۔ ایک باعزت رسول
۹۔ قریب والی فتح	۱۰۔ ایک عجیب چیز
۱۱۔ ایک عظیم دن	۱۲۔ ایک امین رسول
۱۳۔ ایک عظیم اجر	۱۴۔ ایک عظیم کامیابی
۱۵۔ ایک دردناک عذاب	۱۶۔ ایک آسان حساب
۱۷۔ ایک کھلا دشمن	۱۸۔ ایک نیک بادشاہ
۱۹۔ ایک عادل امام (حکمران)	۲۰۔ ایک نیک عورت
۲۰۔ ایک نیک عورت	۲۱۔ اچھی لڑکی
۲۲۔ لمبی لڑکی	۲۳۔ ایک زرد گائے
۲۴۔ مطمئن جان	۲۵۔ مقدس زمین
۲۶۔ ایک طویل جنگ	۲۷۔ پاکیزہ زندگی
۲۸۔ دو نیک آدمی	۲۹۔ دو نیک عورتیں
۳۰۔ دو نیک بندے	۳۱۔ دو نیک لڑکے
۳۲۔ دو ابلتے ہوئے چشمے	۳۳۔ دو طویل درس
۳۴۔ دو نیک استاد	۳۵۔ دو نیک استانیاں
۳۶۔ نیک عورتیں	۳۷۔ کچھ واضح آیات
۳۸۔ کچھ نئے قلم	۳۹۔ پرانی کتابیں
۴۰۔ متفرق دروازے	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿مرکب اشاری﴾

ہر زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیئے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں جیسے اردو میں ''یہ'' اور ''وہ'' اور انگریزی میں This اور That وغیرہ عربی زبان میں ایسے الفاظ کو اسمائے اشارہ کہتے ہیں جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشارُ الیہ کہا جاتا ہے اسم اشارہ اور مشارُ الیہ مل کر مرکب اشاری بناتے ہیں مثلاً یہ کتاب، وہ کرسی، یہ لڑکے ، اور وہ لڑکیاں وغیرہ اردو اور انگریزی زبان کی طرح عربی میں بھی قریب اور دور کا فرق کر کے اسمائے اشارہ استعمال ہوتے ہیں جو جنس اور عدد کے لیئے بھی مختلف ہوتے ہیں ۔عربی زبان میں استعمال ہونے والے اسمائے اشارہ درج ذیل ہیں

اسمائے اشارہ

		واحد	مثنّٰی		جمع
			حالت رفع	حالت نصب اور جر	
قریب	مذکر	هٰذَا	هٰذَانِ	هٰذَيْنِ	هٰؤُلَآءِ
	مؤنث	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هَاتَيْنِ	
بعید	مذکر	ذٰلِکَ	ذَانِکَ	ذَيْنِکَ	اُولٰٓئِکَ
	مؤنث	تِلْکَ	تَانِکَ	تَيْنِکَ	

☆ تمام اسمائے اشارہ معرفہ ہیں۔

☆ واحد اور جمع کے اسمائے اشارہ مبنی ہیں۔

☆ سادہ ترین مرکب اشاری میں اردو کی طرح عربی میں بھی اشارہ پہلے آتا ہے اور مشارُ الیہ بعد میں۔

☆ مرکب اشاری میں بھی مرکب توصیفی کی طرح مطابقت ضروری ہے البتہ اسم اشارہ مشارُ الیہ کے مطابق استعمال ہوتا ہے

☆ مشارُ الیہ اگر مذکر جمع مکسر ہو تو اسم اشارہ واحد مؤنث بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

یہ	کتاب	وہ	لڑکی
اسم اشارہ	مشارُ الیہ	اسم اشارہ	مشارُ الیہ
هٰذَا	الْکِتَابُ	تِلْکَ	الْبِنْتُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ یہ آدمی	۲۔ وہ لڑکا
۳۔ یہ دو معلم	۴۔ وہ دو معلمات
۵۔ یہ لڑکے	۶۔ وہ عورتیں
۷۔ یہ پنکھا	۸۔ وہ گاڑی
۹۔ یہ کتابیں	۱۰۔ وہ رُسُل
۱۱۔ یہ شہر	۱۲۔ وہ نیک لڑکا
۱۳۔ وہ اونچے پہاڑ	۱۴۔ یہ امن والا شہر
۱۵۔ یہ دنیاوی زندگی	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿مرکب اضافی﴾

کم از کم دو اسماء کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ نسبت دی جائے یا ایک اسم کا دوسرے اسم کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے مرکب اضافی کہلاتا ہے مثلاً لڑکے کی کتاب

جس اسم کو نسبت دی جائے اسے مضاف کہتے ہیں اور جس اسم کی طرف نسبت دی جائے وہ مضاف الیہ کہلاتا ہے۔ مندرجہ بالا مثال میں ''کتاب'' مضاف ہے جبکہ ''لڑکا'' مضاف الیہ ہے۔

اردو زبان کے برعکس عربی زبان میں ''مضاف'' پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں، لہٰذا ترجمہ کرتے ہوئے اس فرق کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مرکب اضافی بنانے کا طریقہ:

مرکب اضافی کے دونوں اجزا مضاف اور مضاف الیہ پر قواعد کے اطلاق سے مرکب اضافی بنتا ہے۔

مضاف کے قواعد:

۱) مضاف پر اَل داخل نہیں ہوتا

۲) مضاف کا اعراب ہلکا ہوتا ہے

اسم کا اعراب ہلکا کرنے کا طریقہ:

- اسماء کی وہ Categories جن پر تنوین آتی ہے انکی تنوین ختم کر دیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب میں	حالت جَرّ میں
مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُ	مُسْلِمًا سے مُسْلِمَ	مُسْلِمٍ سے مُسْلِمِ
جَنَّةٌ سے جَنَّةُ	جَنَّةً سے جَنَّةَ	جَنَّةٍ سے جَنَّةِ
مُسْلِمَاتٌ سے مُسْلِمَاتُ	مُسْلِمَاتٍ سے مُسْلِمَاتِ	مُسْلِمَاتٍ سے مُسْلِمَاتِ

- مثنّٰی (مذکر اور مؤنث) اور جمع سالم مذکر اسماء کے آخر میں آنے والا نون ہٹا دیں مثلاً

حالت رفع میں	حالت نصب اور حالت جَرّ میں
مُؤمِنَانِ سے مُؤمِنَا	مُؤمِنَيْنِ سے مُؤمِنَيْ
اٰيَتَانِ سے اٰيَتَا	اٰيَتَيْنِ سے اٰيَتَيْ
مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمُوْ	مُسْلِمِيْنَ سے مُسْلِمِيْ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مضاف الیہ کے قواعد:

مضاف الیہ ہمیشہ حالت جر میں ہوتا ہے

مضاف اور مضاف الیہ کے قواعد کے اطلاق کے بعد مطلوبہ مرکب اضافی

لڑکے کی کتاب

مضاف — مضاف الیہ

كِتَابٌ وَلَدٌ

كِتَابُ الْوَلَدِ

نوٹ: مرکب اضافی کی ترکیب کے معرفہ یا نکرہ ہونے کا فیصلہ مضاف الیہ کے معرفہ یا نکرہ ہونے پر کیا جائے گا، اردو سے عربی میں ترجمہ کرتے وقت مرکب اضافی کی نکرہ یا معرفہ ترکیب کا فیصلہ اردو ترکیب کے ساتھ لگے ہوئے الفاظ ایک ،کوئی یا کچھ سے ہوگا۔ اردو ترکیب میں اگر ان الفاظ میں سے کوئی لفظ موجود ہے تو مرکب اضافی نکرہ بنائیں گے ورنہ معرفہ

عربی میں ترجمہ کریں

اللہ کا گھر	نماز کا قائم کرنے والا	مدینہ کے مسلمان	مسلمانوں کا گھر
اللہ کی کتاب	رمضان کا مہینہ	مکہ کے مشرک	مومنوں کی بستی
اللہ کا رسول	فجر کی نماز	اسرائیل کے بیٹے	تمام جہانوں کا رب
اللہ کا عذاب	غیب کا جاننے والا	آدم کے بیٹے	آسمانوں کے دروازے
اللہ کی نعمت	کسی عمل کرنے والے کا عمل	اللہ کی نشانیاں	آسمانوں کا نور
اللہ کا دین	کسی راستہ کا عبور کرنے والا	رحمٰن کے بندے	زمین کا نور
اللہ کا خوف	مؤمن کا قید خانہ/جیل	لوط کے بھائی	آسمانوں اور زمین کا نور
اللہ کا فضل	کافر کی جنّت	مسجد کے دروازے	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت
اللہ کی نشانی	مومن کی معراج	دین کا ستون	آسمانوں اور زمین کے خزانے
یوسف کے بھائی	اللہ کا بندہ	مریض کی عیادت	اللہ کی مدد
اللہ کے دو رسول	دو لڑکوں کی کتاب	مسلمانوں کے بھائی	مسجدوں کے دروازے
الرحمٰن کا بندہ	لڑکے کی دو کتابیں	دو کافروں کا قاتل	منافقوں کی نشانیاں
السمیع کا بندہ	مسجد کے دو دروازے	دو بھائیوں کا گھر	سلامتی کا گھر
قیامت کا دن	جیل کے دو ساتھی	آخرت کا گھر	قدر کی رات

www.iqbalkalmati.blogspot.com

احسان کا بدلہ	منافق کی دو نشانیاں	جمعہ کا دن	موت کا ذکر
آخرت کا عذاب	شہر کے دو چور	قران کی تلاوت	آخرت کی کھیتی
مسجد کا دروازہ	محمود کا گھر	موسی کی قوم	ایوب کا صبر
جہنم کی آگ			

پیچیدہ مرکب اضافی:

ایسا مرکب اضافی جس میں ایک سے زیادہ مضاف یا مضاف الیہ ہوں مثلاً حامد کے گھر کا دروازہ۔

مندرجہ بالا مرکب اضافی درحقیقت دو مرکبات اضافی کا مجموعہ ہے

۱) حامد کا گھر

۲) گھر کا دروازہ

پہلے مرکب اضافی میں ''گھر'' مضاف ہے اور ''حامد'' مضاف الیہ جبکہ دوسرے مرکب اضافی میں ''دروازہ'' مضاف ہے اور ''گھر'' مضاف الیہ ان دونوں مرکبات میں مشترک ''گھر'' ہے جو پہلی ترکیب میں مضاف ہے اور دوسری ترکیب میں مضاف الیہ جبکہ ''حامد'' اور ''دروازہ'' بالترتیب مضاف الیہ اور مضاف ہیں۔

ان دونوں مرکبات کو ملا کر جب ہم نے ایک مرکب بنایا تو ''حامد'' اور ''دروازہ'' تو مضاف الیہ اور مضاف ہی رہے جبکہ ''گھر'' مضاف اور مضاف الیہ دونوں حیثیتیں اختیار کر گیا۔

ایسے مرکب اضافی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ بڑا آسان ہے پہلے ہر اسم کی حیثیت معین کر لیں پھر اسکی حیثیت کے مطابق قواعد کا اطلاق کر دیں۔

بَابُ بَیْتِ حَامِدٍ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱) اللہ کے رسول کی دعا

۲) اللہ کے فضل کی علامت

۳) موت کی یاد کی کثرت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۴) بدلے کے دن کا مالک

۵) اللہ کے رسول کی اطاعت

۶) ابولہب کے دونوں ہاتھ

۷) آدم کے بیٹے کے دونوں قدم

۸) اللہ کے رسول کی بیٹی کی دعا

۹) زید کے گھر کے کمرے کی چابی

۱۰) مدینہ کے مسلمانوں کے گھر

نوٹ:۔ غیر منصرف اسماء جب مضاف ہو کر آتے ہیں تو حالت جر میں کسرہ یعنی زیر قبول کر لیتے ہیں۔

اللہ کی مساجد کے دروازے

اَبْوَابُ مَسَاجِدِاللّٰهِ

مرکب اضافی میں ضمائر کا استعمال:

کسی اسم کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ کو ضمیر کہتے ہیں مثلاً مرکب اضافی زید کی کتاب میں اسم زید کی جگہ اگر میں ضمیر استعمال کروں تو مرکب بنے گا اُس کی کتاب اسی طرح ''تمہاری کتاب'' اور ''میری کتاب'' میں استعمال ہونے والے الفاظ ''تمہاری'' اور ''میری'' بھی ضمائر ہیں آپ اپنے کسی دوست سے مخاطب ہیں کہ میں حامد کے گھر جا رہا تھا۔ وہ اور اس کا دوست راستے ہی میں مجھے مل گئے وہیں سے ہم تمہارے گھر آ گئے۔ مندرجہ بالا جملوں میں استعمال ہونے والے الفاظ ''میں، وہ، اس، مجھے، ہم تمہارے'' ضمائر ہیں۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ کسی ترکیب یا جملے میں اسم کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے لیئے اس کے بارے میں وسعت، جنس، عدد اور اعراب کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ ضمائر بھی چونکہ اسم ہیں لہذا ضمائر کے بارے میں بھی ہمیں یہ چاروں پہلو معلوم ہونے چاہییں۔ ضمائر کے بارے میں ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ معرفہ ہیں باقی تین پہلوؤں کو جاننے کے لیئے اگر ہم درج ذیل دو چارٹ یاد کر لیں تو ضمائر کو استعمال کرنا ہمارے لیئے آسان ہو جائے گا (انشاءاللہ)۔ کسی ترکیب یا جملے میں ہمیں جس ضمیر کی ضرورت پڑے گی ہم ان دو چارٹس میں سے متعلقہ ضمیر استعمال کریں گے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ضمائر حالت رفع میں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	هُوَ	هُمَا	هُمْ
3rd Person	مؤنث	هِيَ	هُمَا	هُنَّ
حاضر	مذکر	اَنْتَ	اَنْتُمَا	اَنْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اَنْتِ	اَنْتُمَا	اَنْتُنَّ
متکلم	مذکر	اَنَا	نَحْنُ	نَحْنُ
1st Person	مؤنث			

ضمائر حالت نصب اور جر میں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	__ هُ	__هُمَا	__هُمْ
3rd Person	مؤنث	__هَا	__هُمَا	__هُنَّ
حاضر	مذکر	__كَ	__كُمَا	__كُمْ
2nd Person	مؤنث	__كِ	__كُمَا	__كُنَّ
متکلم	مذکر	__ی	__نَا	__نَا
1st Person	مؤنث			

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نوٹ: حالت نصب اور جر کی ضمائر کو یاد کرنے کے لئے ہر ضمیر کے ساتھ لفظ ''attached'' کا استعمال کریں کیونکہ یہ ضمائر زیادہ تر الفاظ کے ساتھ ملا کر لکھے جاتے ہیں۔

مرکب اضافی میں ضمائر چونکہ مضاف الیہ کے طور پر آتے ہیں اور مضاف الیہ حالت جر میں ہوتا ہے لہذا مرکب اضافی میں حالت جر والے ضمائر استعمال ہونگے مثلاً

زید کی کتاب	اُس کی کتاب
كِتَابُ زَيْدٍ	كِتَابُه'
اُن (دو مذکر) کی کتاب	كِتَابُهُمَا
ان (سب مذکر) کی کتاب	كِتَابُهُمْ
اُس (ایک مؤنث) کی کتاب	كِتَابُهَا
ان (دو مؤنث) کی کتاب	كِتَابُهُمَا
ان (سب مؤنث) کی کتاب	كِتَابُهُنَّ
تیری (ایک مذکر کی) کتاب	كِتَابُكَ
تمہاری (دو مذکر کی) کتاب	كِتَابُكُمَا
تمہاری (سب مذکر کی) کتاب	كِتَابُكُمْ
تیری (مؤنث کی) کتاب	كِتَابُكِ
تمہاری (دو مؤنث کی) کتاب	كِتَا بُكُمَا
تمہاری (سب مؤنث کی) کتاب	كِتَابُكُنَّ
میری (ایک مذکر/مؤنث کی) کتاب	كِتَابِيْ
ہماری (دو/سب/مذکر/مؤنث کی) کتاب	كِتَابُنَا

واحد مذکر غائب کی ضمیر یعنی '' ہٗ '':

واحد مذکر غائب کی ضمیر ہٗ کو لکھنے اور پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں اس کا عام اصول یہ ہے کہ اس ضمیر سے پہلے اگر

- ☆ پیش یا زبر ہو تو ضمیر پر الٹا پیش آتا ہے جیسے — كِتَابُه' ۔ كِتَا بَه'
- ☆ زیر ہو تو ضمیر پر کھڑی زیر آتی ہے جیسے — كِتَا بِه
- ☆ یائے ساکن ہو تو ضمیر پر زیر آتی ہے جیسے — كِتَابَيْهِ
- ☆ کوئی اور حرف ساکن ہو یا الف ہو تو ضمیر پر سیدھا پیش آتا ہے جیسے — كِتَابَاهُ ۔ مِنْهُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نوٹ: حالت نصب اور جر کی ضمائر هُمَا ، هُمْ اور هُنَّ کو بھی تبدیلی کے ساتھ پڑھا اور لکھا جاتا ہے۔ انکا اصول ہے کہ اگر ان ضمائر سے پہلے

- زیر آجائے یا
- یائے ساکن آجائے

توانھیں بالترتیب هِمَا، هِمْ اور هِنَّ لکھا اور پڑھا جاتا ہے مثلاً

بِهِمَا	بِهِمْ	بِهِنَّ
عَلَيْهِمَا	عَلَيْهِمْ	عَلَيْهِنَّ

واحد متکلم کی ضمیر یعنی "ی":

واحد متکلم کی ضمیر کو یائے متکلم کہا جاتا ہے اس ضمیر کے متعلق بھی چند اہم باتیں نوٹ کرنے والی ہیں۔

☆ یائے متکلم اپنے ماقبل زیر demand کرتی ہے اسم اس کی یہ demand پوری کرتا لہذا جب بھی مرکب اضافی میں یائے متکلم استعمال ہو تو مرکب اضافی تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیئے ہوتا ہے

حالت رفع	كِتَابُ + ی = كِتَابِیْ
حالت نصب	كِتَابَ + ی = كِتَابِیْ
حالت جر	كِتَابِ + ی = كِتَابِیْ

☆ یائے متکلم کی طرف جب مثنّٰی (مذکر مؤنث) اور جمع سالم (مذکر) مضاف ہو کر آتے ہیں تو یائے متکلم پر زبر آتی ہے مثلاً

حالت رفع	كِتَابَا + ی = كِتَابَایَ
حالت نصب	كِتَابَیْ + ی = كِتَابَیَّ
حالت جر	كِتَابَیْ + ی = كِتَابَیَّ

☆ یائے متکلم سے پہلے اگر الف آجائے تو بھی یائے متکلم پر زبر آتی ہے مثلاً

عَصَایَ (میری لاٹھی)

☆ یائے متکلم کو آگے ملائیں تو بھی اس پر زبر آتی ہے مثلاً

رَبِّیَ اللّٰهُ (میرا رب اللہ ہے)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اُس کا رسول

۲۔ اُس کا بندہ

۳۔ اُس کی حمد

۴۔ ان دو کا گھر

۵۔ اس کے دونوں ہاتھ

۶۔ اُن سب کے اعمال

۷۔ تمہارا دین

۸۔ تمہارا حال

۹۔ تم دو کا رب

۱۰۔ تم سب کا دین

۱۱۔ ان سب کا گھر

۱۲۔ ہمارا اعمال نامہ

۱۳۔ میری قمیض

۱۴۔ میری حیات

۱۵۔ میری موت (میرا مرنا)

۱۶۔ میرا حکم

۱۷۔ میری اِطاعت

۱۸۔ میری نافرمانی

۱۹۔ ہمارا رب

۲۰۔ تم سب (مؤنث) کے صدقات

۲۱۔ تم سب کی مائیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مرکب اضافی میں صفت کا استعمال:

بعض مرکب اضافی ایسے ہوتے ہیں جن میں صفت استعمال ہوتی ہے صفت مضاف کی بھی ہوسکتی ہے، مضاف الیہ کی بھی ہو سکتی ہے اور دونوں کی بھی مثلاً

اللہ کا باعزت رسول ۔ (مضاف کی صفت)

باعزت اللہ کا رسول ۔ (مضاف الیہ کی صفت)

باعزت اللہ کا باعزت رسول ۔ (مضاف، مضاف الیہ دونوں کی صفات)

ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ صفت کو نظر انداز کر کے پہلے صرف مرکب اضافی کا ترجمہ کرلیں اب اس کے آگے صفت لگائیں جو اسم کے چاروں پہلوں کی لحاظ سے اپنے موصوف کے مطابق ہو۔

۱) اللہ کا باعزت رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ الْكَرِيْمُ

یہاں اَلْکَرِیْمُ مضاف رَسُوْلُ کی صفت ہے جو اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے موصوف کے مطابق ہے۔

۲) باعزت اللہ کا رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ

یہاں اَلْکَرِیْمِ مضاف الیہ اَللّٰهِ کی صفت ہے اور اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے اپنے موصوف کے مطابق ہے۔

۳) باعزت اللہ کا باعزت رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ الْكَرِيْمُ

ایسی تراکیب میں پہلے صفت اُس اسم کی آئے گی جو قریب ہوگا اور وہ مضاف الیہ ہے۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ استاد کا نیک شاگرد

۲۔ محنتی استاد کا شاگرد

۳۔ اللہ کی عظیم نعمت

۴۔ عظیم اللہ کی نعمت

۵۔ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ

۶۔ نیک مومنوں کے دل

۷۔ محنتی استانی کا نیک شاگرد

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مرکب اضافی میں اشارہ کا استعمال:

بعض مرتبہ مرکب اضافی میں مضاف یا مضاف الیہ کی طرح اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے مثلاً

لڑکے کی یہ کتاب (مضاف کی طرف اشارہ)

اِس لڑکے کی کتاب (مضاف الیہ کی طرف اشارہ)

ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے پہلے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اشارہ مضاف کی طرف ہے یا مضاف الیہ کی طرف پھر

☆ اگر اشارہ مضاف کی طرف ہو تو مرکب اضافی کے آخر میں لگا دیں

☆ اگر اشارہ مضاف الیہ کی طرف ہو تو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان لگا دیں

یہ تو آپکو معلوم ہی ہے کہ اسم اشارہ اپنے مشار' الیہ کے مطابق استعمال ہوتا ہے۔

لڑکے کی یہ کتاب	اِس لڑکے کی کتاب
كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا	كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اُس سکول کا لڑکا

۲۔ سکول کی یہ لڑکی

۳۔ اِس گھر کا رب

۴۔ میری یہ قمیض (قَمِيص")

۵۔ میرے استاد کی یہ گاڑی (سَيَّارة")

۶۔ تمہارا یہ بھائی

۷۔ لڑکے کی وہ سائیکل (دَرَّاجَة")

۸۔ نیک معلّمہ کا یہ لڑکا

۹۔ میرے بھائی کا وہ گھر

۱۰۔ شہر کی یہ مساجد

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴾مرکب جارّی﴿

عربی زبان میں کچھ حروف ایسے ہیں جو اسم کو حالت جر میں لے جاتے ہیں انھیں حروفِ جارّہ کہتے ہیں۔ جو اسم حالت جر میں ہو اُسے مجرور کہتے ہیں۔ جارّ اور مجرور ملکر مرکب جاری بناتے ہیں۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے حروف جارہ کی تعداد ۱۷ ہے ہم ان میں سے قرآن مجید میں استعمال ہونے والے حروف کا مطالعہ کریں گے جو درج ذیل ہیں۔

۱) **بِ**: یہ حرف اردو میں ''کے ساتھ'' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً بِالْحَقِّ (حق کے ساتھ)

بِالْقَلَمِ۔ بِنَصْرِ اللّٰهِ۔ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ۔ بِاسْمِ رَبِّكَ۔ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ۔
بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

۲) **تَ**: (قسم کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اللہ کے ساتھ مخصوص ہے) تَاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

۳) **وَ**: (یہ بھی قسم کے لئے استعمال ہوتا ہے) وَاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

وَالشَّمْسِ۔ وَالْقَمَرِ۔ وَالنَّهَارِ۔ وَالَّيْلِ۔ وَالسَّمَاءِ۔ وَالْاَرْضِ۔ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔
وَالطَّارِقِ۔ وَالْعَصْرِ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ۔ وَرَبِّيْ

۴) **كَ**: (کی طرح۔ کی مانند۔ کے جیسا۔ like) كَالْقَمَرِ (چاند کی طرح۔ چاند جیسا)

كَالْحِمَارِ۔ كَالْجِبَالِ۔ كَالْحِجَارَةِ۔ كَالْاَنْعَامِ۔ كَالْمُجْرِمِيْنَ۔ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ۔
كَعَصْفٍ مَّأْكُوْلٍ۔ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ۔ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ۔ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ۔

۵) **فِيْ**: (میں In) فِي الْبَيْتِ (گھر میں)

فِي الْمَسْجِدِ۔ فِي الْكِتَابِ۔ فِي الْغُرْفَةِ۔ فِي الْجَنَّةِ۔ فِي جَهَنَّمَ۔ فِي الَّيْلِ۔ فِي النَّهَارِ
فِي الْاَرْضِ۔ فِي السَّمٰوٰتِ۔ فِي الْقُرْاٰنِ۔ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔
فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ۔ فِي اَمَانِ اللّٰهِ۔ فِي رَحْمَتِهٖ۔ فِيْ اَمْوَالِكُمْ۔ فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى۔
فِي لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔ فِي صُدُوْرِ النَّاسِ۔ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ۔

۶۔۷) **مِنْ** اور **عَنْ**: (سے From) مِنْ مَكَّةَ (مکہ سے)

مِنَ الْمَدِيْنَةِ۔ مِنَ الْبَيْتِ۔ مِنَ الْمَسْجِدِ۔ مِنَ السَّمَاءِ۔ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ۔ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ۔

نوٹ: مِن کے نون ساکن کو آگے ملانے کے لیئے زبر دی جاتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ عَنِ الْفَحْشَاءِ۔ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

٨) **اِلیٰ**: (تک۔کیطرف To,towards) اِلیٰ جَبَلٍ (کسی پہاڑ کی طرف)

اِلیٰ الْبَیْتِ۔ اِلَی السُّوْقِ۔ اِلَی الْاِ بِلِ۔ اِلَی السَّماءِ۔ اِلَی الْجِبَالِ۔ اِلَی الْاَرْضِ۔
اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَ قْصٰی۔ اِلٰی ذِکْرِاللّٰہِ۔

٩) **عَلیٰ**: (پر On - At) عَلیَ الْکُرْسِیِّ (کرسی پر)

عَلیَ الْعَرْشِ۔ عَلیَ الْعَالَمِیْنَ۔ عَلیٰ قُلُوْبِھِمْ۔ عَلیٰ سَمْعِھِمْ۔ عَلیٰ اَبْصَارِھِمْ۔

١٠) **حَتّٰی**: (تک Till) حَتّٰی حِیْنٍ (ایک مقرر وقت تک)

حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

١١) **لِ(لامِ جارہ)**: (کے لئے For) لِزَیْدٍ (زید کے لیے)

لِوَلَدٍ۔ لِبَشَرٍ۔ لِرَجُلٍ۔

نوٹ: لامِ جارہ جب معرف باللّام اسم پر داخل ہوتا ہے تو اسم کا ھمزہ الوصل لکھنے میں بھی نہیں آتا۔

لِلْوَلَدِ۔ لِلرَّجُلِ۔ لِلذِّکْرِ۔ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ لِلْکَافِرِیْنَ۔ لِاَمْرِ اللّٰہِ۔

نوٹ: لام جارہ ملکیت کے لیئے بھی استعمال ہوتا ہے اس وقت اُسے لامِ تملیک یعنی مالک بنانے والی لام کہتے ہیں مثلاً

لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور

لِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

میں لِلّٰہِ کا ترجمہ ''اللہ کا'' کرنا زیادہ مناسب ہے

کچھ حروف جارہ ضمائر کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں چونکہ حروف جارہ اسم کو جر دیتے ہیں لہذا ان کے ساتھ جو ضمائر استعمال ہونگے وہ حالت جر والے ہونگے۔ حروف جارہ کا ضمائر کے ساتھ استعمال درج ذیل ہے

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	بِهٖ	بِهِمَا	بِهِمْ
	مؤنث	بِهَا	بِهِمَا	بِهِنَّ
حاضر 2nd Person	مذکر	بِكَ	بِكُمَا	بِكُمْ
	مؤنث	بِكِ	بِكُمَا	بِكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر	بِیْ	بِنَا	
	مؤنث			

www.iqbalkalmati.blogspot.com

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	مِنْهُ	مِنْهُمَا	مِنْهُمْ
3rd Person	مؤنث	مِنْهَا	مِنْهُمَا	مِنْهُنَّ
حاضر	مذکر	مِنْكَ	مِنْكُمَا	مِنْكُمْ
2nd Person	مؤنث	مِنْكِ	مِنْكُمَا	مِنْكُنَّ
متکلّم	مذکر	مِنِّیْ	مِنَّا	
1st Person	مؤنث			

نوٹ: حروف جار عَنْ کو مِنْ پر قیاس کرتے ہوئے مشق کریں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر			
3rd Person	مؤنث			
حاضر	مذکر			
2nd Person	مؤنث			
متکلّم	مذکر			
1st Person	مؤنث			

www.iqbalkalmati.blogspot.com

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اِلَیْهِ	اِلَیْهِمَا	اِلَیْهِمْ
3rd Person	مؤنث	اِلَیْهَا	اِلَیْهِمَا	اِلَیْهِنَّ
حاضر	مذکر	اِلَیْکَ	اِلَیْکُمَا	اِلَیْکُمْ
2nd Person	مؤنث	اِلَیْکِ	اِلَیْکُمَا	اِلَیْکُنَّ
متکلم	مذکر	اِلَیَّ	اِلَیْنَا	
1st Person	مؤنث			

نوٹ: حروف جار علیٰ کو اِلیٰ پر قیاس کرتے ہوئے مشق کریں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر			
3rd Person	مؤنث			
حاضر	مذکر			
2nd Person	مؤنث			
متکلم	مذکر			
1st Person	مؤنث			

www.iqbalkalmati.blogspot.com

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	فِيْهِ	فِيْهِمَا	فِيْهِمْ
	مؤنث	فِيْهَا	فِيْهِمَا	فِيْهِنَّ
حاضر 2nd Person	مذکر	فِيْكَ	فِيْكُمَا	فِيْكُمْ
	مؤنث	فِيْكِ	فِيكُمَا	فِيْكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر	فِيَّ	فِيْنَا	
	مؤنث			

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	لَهٗ	لَهُمَا	لَهُمْ
	مؤنث	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ
حاضر 2nd Person	مذکر	لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ
	مؤنث	لَكِ	لَكُمَا	لَكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر	لِیْ	لَنَا	
	مؤنث			

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لام جارہ اور ضمائر:

لام جارہ جب ضمائر پر داخل ہوتا ہے تو زبر والا ہوتا ہے سوائے واحد متکلم کے

عربی زبان میں کسی اسم، فعل، حرف پر زور دینے کے لیئے ایک زبر والا لام استعمال کیا جاتا ہے جسے لام تاکید کہتے ہیں لام تاکید اسم کی اعرابی حالت کو تبدیل نہیں کرتا۔

لَزَيْدٌ ۔ لَكَنُوْدٌ ۔ لَشَدِيْدٌ (اسم کے ساتھ)

لَيَنْصُرَنَّ ۔ لَتُسْئَلُنَّ ۔ لَنَكُوْنَنَّ (فعل کے ساتھ)

لَفِی (حرف کے ساتھ)

ضمائر کے ساتھ استعمال ہونے والے لام جارہ اور لام تاکید کی پہچان:

ہم پڑھ آئے ہیں کہ لام جارہ جب ضمائر پر داخل ہوتا ہے تو زبر والا ہوتا ہے سوائے واحد متکلم جبکہ لام تاکید ہوتا ہی زبر والا ہے تو ضمائر کے ساتھ استعمال ہونے پر لام جارہ اور لام تاکید کا فرق کس طرح ہوگا؟

اس سوال کا جواب نہایت آسان ہے۔

زبر والے لام کے ساتھ اگر حالت رفع والی ضمیر استعمال ہو تو وہ لام تاکید ہے اور اگر جر والی ضمیر استعمال ہو تو وہ لام جارہ ہے مثلًا

لَهُوَ لَ + هُوَ = لام تاکید

لَهٗ لَ + هٗ = لام جارہ

لَهِیَ لَ + هِیَ = لام تاکید

لَهَا لَ + هَا = لام جارہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿مرکب تام﴾

تام کے معنی ہیں ''مکمل''

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس میں بات پوری ہو جائے مرکب تام کہلاتا ہے مرکب تامّ کو جملہ بھی کہتے ہیں جس جملے کی ابتداء اسم سے ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔

جملہ اسمیہ:

عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس میں جملہ فعل کے بغیر بھی بن جاتا ہے اور چونکہ ہم نے ابھی تک صرف اسم پڑھا ہے لہذا ہم اسماء کے مرکب سے ہی جملہ بنائیں گے۔

جملہ اسمیہ کے اجزاء معلوم کرنے کے لیئے درج ذیل جملے پر غور کریں۔

لڑکا نیک ہے

جملہ پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوگا کہ اس کے دو اجزاء ہیں ایک لڑکا جس سے جملہ شروع ہو رہا ہے اور جسکے متعلق بات کہی جارہی ہے جبکہ دوسرا اجزو ہے ''نیک ہے'' یعنی وہ بات جو کہی جارہی ہے۔

انگریزی گرامر میں انہیں بالترتیب Subject اور Predicate کہتے ہیں۔

عربی میں جسکے متعلق بات کہی جائے اسے مبتداء کہتے ہیں اور جو بات کہی جائے اسے خبر کہتے ہیں، عربی کے جملہ اسمیہ میں عام طور پر مبتداء پہلے آتا ہے اور خبر بعد میں۔ عربی میں ہے، ہوں یا ہیں کے لیئے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ الفاظ کو ایک خاص ترکیب میں لانے سے یہ مفہوم از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ اردو سے عربی میں ترجمہ کرتے ہوئے جملہ اسمیہ میں سب سے پہلے مبتداء اور خبر کا تعین کرلیں پھر مبتداء اور خبر کے قواعد لاگو کرتے ہوئے جملہ کو مکمل کریں۔

مبتداء اور خبر کے قواعد:

- ☆ وسعت کے لحاظ سے مبتداء عام طور پر معرفہ اور خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے
- ☆ اعراب کے لحاظ سے مبتداء اور خبر دونوں حالت رفع میں ہوتے ہیں
- ☆ جنس اور عدد کے لحاظ سے خبر مبتداء کے مطابق ہوتی ہے

مندرجہ بالا باتوں کا خیال رکھتے ہوئے ''لڑکا نیک ہے'' کا ترجمہ کریں

لڑکا / نیک ہے

مبتداء خبر

اَلْوَلَدُ صَالِحٌ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆ طریقہ کار ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اس طرح ہوگا

۱۔	لڑکی نیک ہے	اَلْبِنْتُ صَالِحَۃٌ
۲۔	دو لڑکے نیک ہیں	اَلْوَلَدَانِ صَالِحَانِ
۳۔	دو لڑکیاں نیک ہیں	اَلْبِنْتَانِ صَالِحَتَانِ
۴۔	لڑکے نیک ہیں	اَلاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ
۵۔	لڑکیاں نیک ہیں	اَلْبَنَاتُ صَالِحَاتٌ
۶۔	قلم نئے ہیں	اَلاَقْلاَمُ جَدِیْدَۃٌ
۷۔	کتابیں پرانی ہیں	اَلْکُتُبُ قَدِیْمَۃٌ

نوٹ: مبتداء جب غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اس کی خبر عموماً واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اللہ رحم کرنے والا ہے

۲۔ محمد رسول ہیں

۳۔ قران حق ہے

۴۔ مسجد وسیع ہے

۵۔ کمرہ بڑا ہے

۶۔ زمین وسیع ہے

۷۔ دو لڑکے سچے ہیں

۸۔ منافق جھوٹے ہیں

۹۔ دو لڑکیاں محنتی ہیں

۱۰۔ عورتیں نیک ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆ ضمائر اور اسمائے اشارہ چونکہ معرفہ ہوتے ہیں لہذا وہ بھی مبتداء بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۱۔ وہ نیک ہے
۲۔ وہ دونوں سچے ہیں
۳۔ وہ (سب) برابر ہیں
۴۔ وہ معلّمہ ہے
۵۔ وہ دونوں (مؤنث) محنتی ہیں
۶۔ وہ (سب مؤنث) عبادت گزار ہیں
۷۔ تم یوسف ہو
۸۔ تم (سب) مسلمان ہو
۹۔ تو فاطمہ ہے
۱۰۔ میں محنتی ہوں
۱۱۔ ہم مومن ہیں
۱۲۔ یہ قلم ہے
۱۳۔ وہ کرسی ہے
۱۴۔ یہ دونوں جادوگر ہیں
۱۵۔ وہ دونوں ذہین ہیں
۱۶۔ وہ فلاح پانے والے ہیں
۱۷۔ یہ پنکھا ہے
۱۸۔ وہ جھوٹی ہیں
۱۹۔ یہ دونوں (مؤنث) محنتی ہیں
۲۰۔ وہ جادوگر ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿جملہ اسمیہ میں مرکبات کا استعمال﴾

اب تک ہم نے جملہ اسمیہ کی جتنی بھی مثالیں کیں ان سب میں مبتداء اور خبر مفرد تھے لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بعض اوقات جملہ اسمیہ میں کبھی مبتدا مرکب ہوتا ہے اور کبھی خبر اور کبھی دونوں ہی مرکب ہوتے ہیں مثلاً

لمبا آدمی نیک ہے	مبتداء مرکب (توصیفی)
قران اللہ کا کلام ہے	خبر مرکب (اضافی)
رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے	مبتداء مرکب (اضافی) خبر مرکب (اضافی)

مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے یعنی پہلے مبتداء اور خبر کا تعین کریں پھر مبتداء اور خبر کے متعلق یہ معلوم کریں کہ آیا وہ مفرد ہیں یا مرکب اگر مرکب ہیں تو کونسا مرکب پھر ترجمہ کرلیں۔

۱) لمبا آدمی/ نیک ہے

مبتداء — خبر

مرکب (توصیفی) — مفرد

اَلرَّجُلُ الطَّوِيْلُ صَالِحٌ

۲) قرآن/ اللہ کا کلام ہے

مبتداء — خبر

مفرد — مرکب (اضافی)

اَلْقُرْاٰنُ كَلَامُ اللّٰهِ

۳) رسول کی اطاعت/ اللہ کی اطاعت ہے

مبتداء — خبر

اِطَاعَةُ الرَّسُوْلِ اِطَاعَةُ اللّٰهِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ زید نیک لڑکا ہے

۲۔ حامد کا بھائی سچا ہے

۳۔ محمد اللہ کے رسول ہیں

۴۔ جھوٹا آدمی موجود ہے

۵۔ اللہ کی مدد قریب ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۶۔ اللہ متقیوں کا ولی ہے
۷۔ نماز دین کا ستون ہے
۸۔ نماز مومن کی معراج ہے
۹۔ دنیا کا سامان قلیل ہے
۱۰۔ دعا عبادت کا مغز ہے
۱۱۔ دنیا مومن کی قید اور کافر کی جنت ہے
۱۲۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے
۱۳۔ روزہ ایک ڈھال ہے
۱۴۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے
۱۵۔ اللہ بدلے کا دن کا مالک ہے
۱۶۔ اللہ تمام جہانوں کا مالک ہے
۱۷۔ یہ کتاب نئی ہے
۱۸۔ حامد کا یہ قلم پرانا ہے
۱۹۔ وہ اللہ کے نیک بندے ہیں
۲۰۔ وہ پنکھا پرانا ہے
۲۱۔ یہ زید کے لڑکے ہیں
۲۲۔ یہ دونوں زید کے لڑکے ہیں
۲۳۔ حامد اور زید نیک ہیں
۲۴۔ فاطمہ اور زید نیک ہیں

نوٹ: مبتداء اگر ایک سے زائد ہوں اور مختلف الجنس ہوں تو خبر مذکر آئے گی۔

درج ذیل پیراگراف کا عربی میں ترجمہ کریں۔

اللہ ہمارا رب ہے۔ وہ ہمارا خالق ہے۔ ہم اس کے بندے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام ہمارا دین ہے۔ محمد ہمارے نبی ہیں۔ وہ عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ فاطمہ اور زینب ان کی بیٹیاں ہیں۔ ابوبکر اور عمر آپ ﷺ کے سسر ہیں۔ عثمان اور علی آپ ﷺ کے داماد ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿جملہ اسمیہ میں متعلق خبر﴾

بعض اوقات جملہ اسمیہ میں مبتداء اور خبر کے علاوہ ایک تیسرا جز و ہوتا ہے جیسے متعلق خبر کہا جاتا ہے مثلاً آدمی گھر میں موجود ہے مذکورہ جملے میں ''آدمی'' مبتدا ''موجود ہے'' خبر اور ''گھر میں'' متعلق خبر ہے عربی میں ترتیب کے لحاظ سے متعلق خبر عموماً خبر کے بعد ہی آتا ہے۔

اَلرَّجُلُ مَوْجُوْدٌ فِی الْبَيْتِ

علم کی طلب ہر مسلم پر فرض ہے

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ

نوٹ: بعض مرتبہ متعلق خبر کو خبر سے پہلے لے آتے ہیں مثلاً

اَللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ قران لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔

۲۔ یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔

۳۔ مرد عورتوں پر قوام ہیں۔

۴۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔

۵۔ احسان کی روش اختیار کرنے والا خیر سے قریب ہوتا ہے اور شر سے دور ہوتا ہے۔

☆ بعض مرتبہ جملہ اسمیہ میں خبر موجود نہیں ہوتی اِس صورت میں متعلق خبر اسکی جگہ لے لیتا ہے اِسی صورت میں متعلق خبر کو قائم مقام خبر یا صرف خبر کہتے ہیں۔

آدمی گھر میں ہے	اَلرَّجُلُ فِي الْبَيْتِ
تمام تعریفیں اللہ کی ہیں	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
جنت متقیوں کے لئے ہے	اَلْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ
جھنم کافروں کے لئے ہے	جَهَنَّمُ لِلْكَافِرِيْنَ
حیاء ایمان میں سے ہے	اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ
انسان خسارے میں ہے	اَلْاِنْسَانُ فِیْ خُسْرٍ
میرا گھر مسجد کے سامنے ہے	بَيْتِیْ اَمَامَ الْمَسْجِدِ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆ بعض مرتبہ قائم مقام خبر کو مبتداء سے مقدم کردیا جاتا ہے جس سے جملے میں ایک طرح کی تاکید پیدا ہوجاتی ہے مثلاً

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالارضِ — آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے

لِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں

اِلَيْنا مَرْجِعُكُمْ — تمہارا لوٹنا ہماری ہی طرف ہے

نوٹ: جار مجرور اور ظرف جملہ اسمیہ میں خبر تو بن سکتے ہیں لیکن مبتداء نہیں عربی زبان میں کوئی جملہ جار مجرور یا ظرف سے شروع ہو رہا ہو تو اسکے بعد آنے والا اسم (خواہ وہ مفرد ہو یا مرکب) مبتدا ہوتا ہے اگرچہ نکرہ ہو

☆ مبتداء کو نکرہ لانے کے لیے یہ اسلوب اختیار کیا جاتا ہے اور اُسے مؤخر کردیا جاتا ہے مثلاً

فِي الْبَيْتِ رَجُلٌ — (گھر میں ایک آدمی ہے)

مَعَ العُسْرِ يُسْرٌ — (تنگی کے ساتھ آسانی ہے)

فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ — (جسم میں ایک لوتھڑا ہے)

فِي قُلُوبِهِم مَرَضٌ

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

عَلٰى قُلُوبِهِم غِشَاوَةٌ

فِي الصُّلْحِ خَيْرٌ

اَمَامَ الْمَسْجِدِ شَجَرَةٌ

فِي الْفَسَادِ شَرٌّ

فِي حَيَاةِ الرَّسُولِ اُسْوَةٌ

لِي اَخٌ

فِي بَيْتِي حَدِيقَةٌ

فِي غُرْفَتِي مِرْوَحَةٌ جَمِيلَةٌ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿جملہ اسمیہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنا﴾

جملہ اسمیہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے عموماً جملے کے شروع میں لفظ ''اِنَّ'' کا اضافہ کرتے ہیں جس کے معنی ''بے شک یا یقیناً'' ہیں جملہ اسمیہ پر جب ''اِنَّ'' داخل ہوتا ہے تو جملہ اسمیہ میں ایک اعرابی تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے وہ یہ کہ جملہ اسمیہ کا مبتدا حالت نصب میں چلا جاتا ہے مثلاً

زید نیک ہے	زَيْدٌ صَالِحٌ
بیشک زید نیک ہے	اِنَّ زَيْدًا صَالِحٌ

جملہ اسمیہ پر ''اِنَّ'' کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا ''اِنَّ کا اسم'' اور خبر ''اِنَّ کی خبر'' کہلاتی ہے

مندرجہ ذیل جملوں پر ''اِنَّ'' داخل کر کے ترجمہ کریں

۱۔ اَللّٰهُ غَفُوْرٌ
۲۔ اَلرَّجُلَانِ صَالِحَانِ
۳۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ مُجْتَهِدُوْنَ
۴۔ اَلْبِنْتَانِ صَادِقَتَانِ
۵۔ اَلنِّسَآءُ مُؤْمِنَاتٌ
۶۔ هُوَ صَادِقٌ
۷۔ هُمْ كَاذِبُوْنَ
۸۔ هِيَ مُجْتَهِدَةٌ
۹۔ اَنْتَ اَمِيْنٌ
۱۰۔ اَنْتِ مِنَ الْخَاطِئِيْنَ
۱۱۔ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ
۱۲۔ اَنَا مُسْلِمٌ
۱۳۔ نَحْنُ عِبَادُاللّٰهِ
۱۴۔ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ
۱۵۔ لِيْ جَارَانِ
۱۶۔ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ و مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
۱۷۔ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ
۱۸۔ خَيْرُالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ
۱۹۔ كِتَابِيْ جَدِيْدٌ
۲۰۔ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ علم نافع ہے
۲۔ یقیناً علم نافع ہے
۳۔ اللہ کی مدد قریب ہے
۴۔ بیشک اللہ کی مدد قریب ہے
۵۔ تیرے رب کی پکڑ سخت ہے
۶۔ یقیناً تیرے رب کی پکڑ سخت ہے
۷۔ یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے
۸۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے
۹۔ یقیناً کافر جہنم کی آگ میں داخل ہونے والے ہیں
۱۰۔ یقیناً وہ نیک ہے
۱۱۔ بے شک تم ذہین ہو
۱۲۔ یقیناً ہم اللہ کے ہیں
۱۳۔ میں اللہ کا بندہ ہوں
۱۴۔ یقیناً میں مسلمانوں میں سے ہوں
۱۵۔ یقیناً یہ دونوں جادوگر ہیں

☆ اِنَّ کی خبر پر لام تاکید داخل کرنے سے جملہ میں مزید تاکید پیدا ہو جاتی ہے

اَلشِّرْكُ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ

اِنَّ الشِّرْكَ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

مندرجہ ذیل جملوں پر اِنَّ اور لام تاکید کا استعمال کریں

۱۔ بَطْشُ رَبِّكَ شَدِيْدٌ
۲۔ اَلْمُنَافِقُوْنَ كَاذِبُوْنَ
۳۔ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
۴۔ اَنْتَ رَسُوْلُهٗ
۵۔ اَلْاِنْسَانُ فِيْ خُسْرٍ
۶۔ اَلْاَبْرَارُ فِيْ نَعِيْمٍ
۷۔ اَلْفُجَّارُ فِيْ جَحِيْمٍ
۸۔ اَلْاِنْسَانُ لِرَبِّهٖ كَنُوْدٌ
۹۔ هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ شَهِيْدٌ
۱۰۔ هُوَ لِحُبِّ الْخَيْرِ شَدِيْدٌ
۱۱۔ رَبُّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَبِيْرٌ
۱۲۔ هٰذَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿حروف مشبہ بالفعل﴾

عربی زبان میں چھ حروف ایسے ہیں جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں جبکہ خبر اپنی اصلی حالت میں ہی رہتی ہے۔ انھیں حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں، ان میں سے ایک حرف ''اِنَّ'' کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں لہذا باقی حروف کے عمل کو سمجھنے میں ہمیں مشکل نہیں ہوگی۔

ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے

۱) اِنَّ (بے شک۔ یقیناً)

اس کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔

۲) اَنَّ (بے شک۔ یقیناً)

اِنَّ عام طور پر جملے کے شروع میں آتا ہے، جبکہ اَنَّ جملے کے درمیان میں

☆ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۳) كَاَنَّ (گویا کہ)

یہ حروف تشبیہ کی لئے استعمال ہوتا ہے، حرف جار ''کَ'' کے مقابلے میں اسکی تشبیہ قوی تر ہوتی ہے۔

كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)

كَاَنَّ الطِّفْلَ قَمَرٌ (گویا کہ بچہ چاند ہے)

۴) لٰكِنَّ (لیکن)

عام طور پر دو جملوں کے درمیان میں آتا ہے

☆ بے شک قران واضح ہے لیکن کافر جاہل ہیں

اِنَّ (الْقُرْاٰنَ بَيِّنٌ) لٰكِنَّ (الْكَافِرُوْنَ جَاهِلُوْنَ)

اِنَّ الْقُرْاٰنَ بَيِّنٌ لٰكِنَّ الْكَافِرِيْنَ جَاهِلُوْنَ

☆ زید عالم ہے لیکن اسکا بیٹا جاہل ہے

زَيْدٌ عَالِمٌ لٰكِنَّ ابْنَهٗ جَاهِلٌ

☆ آدمی امیر ہے لیکن (وہ) بخیل ہے

اَلرَّجُلُ غَنِيٌّ لٰكِنَّهٗ بَخِيْلٌ

☆ لوگوں کے حساب کا وقت قریب ہے لیکن انکی اکثریت غافل ہے

وَقْتُ حِسَابِ النَّاسِ قَرِيْبٌ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ غَافِلُوْنَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۵) لَیْتَ (کاش)

تمنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

☆ کاش اسلام غالب ہو

لَیْتَ الْاِسْلَامَ غَالِبٌ

☆ کاش صحت دائمی ہوتی

لَیْتَ الصِّحَّۃَ دَائِمَۃٌ

☆ کاش اس کا باپ زندہ ہوتا

لَیْتَ اَبَاہُ حَیٌّ

۶) لَعَلَّ (شاید۔تاکہ)

امید اور توقع کے معنی میں آتا ہے اندیشے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے

☆ شاید زید سچا ہو

لَعَلَّ زَیْدًا صَادِقٌ

☆ شاید زید بیمار ہو

لَعَلَّ زَیْدًا مَرِیْضٌ

نوٹ: یادر ہے حروف مشبہ بالفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں اور اب جملہ اسمیہ کا مبتدا ان حروف کا اسم اور خبر ان حروف کی خبر کہلاتی ہے۔

۔ اگر ان حروف کے ساتھ "مَا" زائدہ لگ جائے تو وہ ان حروف کا اثر ختم کر دیتی ہے یعنی انکا عمل روک دیتی ہے یہ مَا کَافَّہ کہلاتی ہے یعنی عمل روک دینے والی مَا۔

یہ "مَا" ان حروف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہے جیسے

اِنَّمَا ۔ اَنَّمَا ۔ لَیْتَمَا وغیرہ۔

❖ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

❖ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ

❖ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ

❖ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّرٌ

❖ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ

❖ اِنَّمَا ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿جملہ اسمیہ میں تخصیص یا حصر کا مفہوم پیدا کرنا﴾

جملہ اسمیہ میں تخصیص یا حصر یعنی ''ہی'' کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے

☆ مبتدا اور خبر کے درمیان حالت رفع والی ضمیر لائیں جو مبتدا کے مطابق ہو۔

☆ خبر کو معرفہ بنا دیں (اگر معرفہ نہ ہو) مثلاً

۱) **اَللّٰہُ غَفُوْرٌ**

i) اَللّٰہُ ھُوَ غَفُوْرٌ

ii) اَللّٰہُ ھُوَ الْغَفُوْرُ (اللہ ہی بخشنے والا ہے)

۲) **اَلْقُرْاٰنُ حَقٌّ**

i) اَلْقُرْاٰنُ ھُوَ حَقٌّ

ii) اَلْقُرْاٰنُ ھُوَالْحَقُّ (قرآن ہی حق ہے)

درج ذیل جملوں میں حصر کا مفہوم پیدا کریں

۱) اُولٰئِکَ مُفْلِحُوْنَ

۲) اَلْکَافِرُوْنَ ظَالِمُوْنَ

۳) اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ فَائِزُوْنَ

۴) ھٰذَا کِتَابُکَ

۵) اَلْاٰخِرَۃُ دَارُالْقَرَارِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱) یقیناً اللہ ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

۲) یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے

۳) یقیناً وہ ہی سننے والا جاننے والا ہے

۴) یقیناً وہ ہی بے وقوف ہیں

۵) یقیناً وہ ہی فساد کرنے والے ہیں

۶) (اللہ نے فرمایا) یقیناً میں ہی اللہ ہوں

مندرجہ ذیل جملے میں حصر کا مفہوم پیدا کر کے اِنَّ اور لام تاکید کا اضافہ کریں

اَلدَّارُالْاٰخِرَۃُ حَیَوَانٌ (آخری گھر (آخرت کا گھر) زندگی ہے)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴾جملہ اسمیہ کو منفی بنانا﴿

جملہ اسمیہ میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے اس کے شروع میں زیادہ تر " مَا" یا "لَیْسَ " کا اضافہ کرتے ہیں "مَا" یا "لَیْسَ " کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے مثلاً

زَیْدٌ صَالِحٌ (زید نیک ہے)

مَا / لَیْسَ (زَیْدٌ صَالِحٌ)

مَا زَیْدٌ صَالِحًا ______ زید نیک نہیں ہے

لَیْسَ زَیْدٌ صَالِحًا ______ زید نیک نہیں ہے

اَلرَّجُلُ طَوِیْلٌ	(آدمی لمبا ہے)
لَیْسَ الرَّجُلُ طَوِیْلًا	(آدمی لمبا نہیں ہے)
ھٰذَا بَشَرٌ	(یہ بشر ہے)
مَا ھٰذَا بَشَرًا	(یہ بشر نہیں ہے)

عربی سیکھنے کی اس Stage پر " لَیْسَ " کا استعمال صرف اس وقت کریں جب مبتدا

☆ واحد مذکر ہو

☆ ضمیر نہ ہو

جملہ اسمیہ پر "مَا" یا "لَیْسَ" کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا اور خبر بالترتیب "مَا" یا "لَیْسَ" کا اسم اور خبر کہلاتے ہیں۔

"مَا" یا "لَیْسَ" کی خبر پر حرف جار "بِ" کے داخل ہونے سے خبر حالت جر میں چلی جاتی ہے اور منفی جملے میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔

مَا اللّٰهُ غَافِلًا	(اللہ غافل نہیں ہے)
مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ	(اللہ ہرگز غافل نہیں ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عربی میں ترجمہ کریں

۱) لڑکا محنتی نہیں ہے
۲) لڑکا بالکل محنتی نہیں ہے
۳) وہ ہرگز مومن نہیں ہے
۴) دولڑکیاں سچی نہیں ہیں
۵) لڑکے نیک نہیں ہیں
۶) وہ (اشارہ) ہرگز مومن نہیں ہیں
۷) وہ ان کی مائیں نہیں ہیں
۸) تم ہرگز مجنوں نہیں ہو
۹) عورتیں جھوٹی نہیں ہیں
۱۰) طالبات حاضر نہیں ہیں

جملہ اسمیہ پر حرف ''لَا'' داخل کرنے سے بھی نفی کا مفہوم پیدا ہوتا ہے اور ''لَا'' بھی وہی عمل کرتا ہے جو ''مَا'' اور ''لَیسَ'' کرتے ہیں لیکن ''مَا'' اور ''لَا'' کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ ''لَا'' کا اسم ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے

لَا وَلَدٌ صَالِحًا (کوئی لڑکا نیک نہیں ہے)

لَا رَجُلٌ مُجْتَهِدًا (کوئی آدمی محنتی نہیں ہے)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿لائے نفی جنس﴾

اگر لا کے بعد کوئی نکرہ اسم بغیر تنوین کے حالت نصب میں نظر آئے تو اس اسم کی پوری جنس کی نفی ہو جاتی ہے یہ لا لائے نفی جنس کہلاتا ہے۔اردو میں اس لا کا ترجمہ درج ذیل انداز میں کیا جاسکتا ہے۔

۱) کوئی ______ ہی نہیں

۲) کسی قسم کا ______ ہے ہی نہیں

۳) کوئی بھی ______ نہیں

- لَا رَيْبَ فِيْهِ
- لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
- لَا خَالِقَ إِلَّا اللّٰهُ لَا مَالِكَ إِلَّا اللّٰهُ
- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
- لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ
- لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ
- لَا مُضِلَّ لَهٗ
- لَا هَادِيَ لَهٗ
- لَا سَهْلَ

جملے میں زور پیدا کرنے کا ایک اور انداز:

ہم کہتے ہیں عبادت کے لائق اللہ ہے تو یہ ایک سادہ سی خبر ہے، لیکن جب ہم کہتے ہیں کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے تو یہ خبر تو وہی رہتی ہے مگر بات کا لہجہ بدل جاتا ہے، عربی زبان میں یہ اسلوب درج ذیل طریقے سے ادا کیا جاتا ہے۔

۱) مَا ______ إِلَّا ______

۲) لَا ______ إِلَّا ______

۳) اِنْ ______ إِلَّا ______

- مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ
- لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
- اِنْ هٰذَا إِلَّا ذِكْرٌ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿حروفِ ندا﴾

ندا کے معنی ہیں "بلانا یا پکارنا" ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لئے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں مثلاً اردو میں "اے لڑکے" اور "ارے بھائی"

کسی کو پکارنے کے لیئے جو الفاظ استعمال کیئے جاتے ہیں انھیں حروفِ ندا کہتے ہیں اور جسکو پکارا جائے وہ مُنَادٰی کہلاتا ہے جیسے "اے لڑکے" میں "اے" حرف ندا ہے اور "لڑکا" منادٰی۔ عربی میں پکارنے کے لیئے زیادہ تر حرف "یا" استعمال ہوتا ہے۔

حرفِ ندأ یا کے استعمال کی مختلف صورتیں:

۱) منادٰی اگر مفرد لفظ ہو جیسے زَیْدٌ، نَارٌ، مَرْیَمُ، اِبْرَاهِیْمُ، مُوْسٰی تو جن اسماء پر تنوین آتی ہے انکی تنوین ختم ہو جاتی ہے۔

یَا + زَیْدٌ = یَا زَیْدُ (اے زید)

یَا + نَارٌ = یَانَارُ (اے آگ)

یَا + مَرْیَمُ = یَا مَرْیَمُ (اے مریم)

یَا + اِبْرَاهِیْمُ = یَا اِبْرَاهِیْمُ (اے ابراھیم)

یَا + مُوْسٰی = یَا مُوْسٰی (اے موسیٰ)

۲) منادی اگر معرف باللام ہو جیسے "اَلرَّجُلُ"، "اَلْبِنْتُ" تو مذکر کے لیئے حرف ندا اور منادی کے درمیان "اَیُّهَا" اور مؤنث کے لیئے "اَیَّتُهَا" کا اضافہ کرتے ہیں۔

مذکر	مؤنث
یَا + اَلرَّجُلُ = یَااَیُّهَا الرَّجُلُ	یَا + اَلْبِنْتُ = یَا اَیَّتُهَا الْبِنْتُ
یَا + اَلنَّبِیُّ = یَا اَیُّهَاالنَّبِیُّ	یَا + اَلطِّفْلَةُ = یَا اَیَّتُهَا الطِّفْلَةُ
یَا + اَلْاِنْسَانُ = یَا اَیُّهَا اَلْاِنْسَانُ	یَا + اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ = یَا اَیَّتُهَاالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

۳) منادی اگر مرکب اضافی ہو جیسے عَبْدُاللّٰهِ، اُخْتُ هٰرُوْنَ، تو حرف ندا مضاف کو حالت نصب میں لے جاتا ہے۔

یَا + عَبْدُاللّٰهِ = یَاعَبْدَاللّٰهِ

یَا + اُخْتُ هٰرُوْنَ = یَااُخْتَ هٰرُوْنَ

یَا + رَبُّنَا = یَا رَبَّنَا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نوٹ: عربی میں میم مشدد (مَّ) بھی حرف ندا ہے لیکن

☆ منادی کے بعد آتا ہے

☆ صرف اللہ کے ساتھ مخصوص ہے (اسلام سے پہلے بھی اور آج بھی)

اَللّٰهُ + مَّ = اَللّٰهُمَّ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اے آسمانوں اور زمین کے رب

۲۔ اے جیل کے دوساتھیو

۳۔ اے میری قوم

۴۔ اے میرے بیٹو

۵۔ اے اسرائیل کے بیٹو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿جملہ اسمیہ کو سوالیہ بنانا﴾

سوال دو طرح کے ہوتے ہیں

☆جن کا جواب ہاں یا ناں میں دیا جا سکے مثلاً ''کیا یہ قلم ہے''

☆جن کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو مثلاً ''یہ کیا ہے''

پہلی قسم کے سوالوں کے لئے جملہ اسمیہ کے شروع میں '' أ'' یا '' هَلْ '' لگادیں '' أ'' یا '' هَلْ '' کو حروف استفہام کہتے ہیں حروف استفہام کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ میں کوئی اعرابی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

أ یا هَلْ / زَیْدٌ صَالِحٌ (کیا زید نیک ہے)

هَلِ الرَّجُلُ صَالِحٌ (کیا آدمی نیک ہے)

نوٹ: معرف باللام اسماء پر فی الحال '' أ'' کی بجائے '' هَلْ '' لگائیں۔

عربی میں ترجمہ کریں

۱) کیا زید نیک ہے؟

۲) ہاں وہ نیک ہے

۳) کیا دونوں لڑکیاں سچی ہیں؟

۴) کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟

۵) کیا حامد زید کا لڑکا ہے؟

سوالات کی وہ قسم جس کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو انکے لئے اسمائے استفہام استعمال ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اسمائے استفہام

۱۔ مَا (کیا What)

مَا هٰذَا (یہ کیا ہے)

مَا اسْمُکَ (تیرا نام کیا ہے)

۲۔ مَنْ (کون Who)

مَنْ أنتَ (تو کون ہے)

مَنْ رَبُّکَ (تیرا رب کون ہے)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۳۔ کَیْفَ (کیسا How)

کَیْفَ اَنْتَ (تو کیسا ہے)

کَیْفَ حَالُکَ (تیرا حال کیسا ہے)

۴۔ اَیْنَ (کہاں Where)

اَیْنَ اَخُوْكَ (تیرا بھائی کہاں ہے)

اَیْنَ الْمَفَرُّ (فرار کی جگہ کہاں ہے)

۵۔۶ مَتٰی۔ اَ یَّانَ (کب When)

مَتٰی نَصْرُاللّٰہِ (اللہ کی مدد کب آئے گی)

مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ (یہ وعدہ کب پورا ہوگا)

اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ (قیامت کا دن کب آئے گا)

۷۔ اَنّٰی (کہاں سے، کیونکر Where from)

اَنّٰی لَکَ ھٰذَا (یہ تیرے لیے کہاں سے (آیا)؟)

اَنّٰی لَھُمُ الذِّکْرٰی (ان کے لیے نصیحت کہاں؟)

۸۔ اَیٌّ (کونسا Which)

اَیُّ شَیْءٍ (کونسی چیز)

اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ (دو فریقوں میں سے کونسا)

اَیُّکُمْ (تم میں سے کون)

۹۔ کَمْ (کتنا۔ بہترے How many, How much)

دو طرح سے استعمال ہوتا ہے

۱) کَمْ استفہامیہ:

جسکے بعد والا اسم واحد، نکرہ اور حالت نصب میں ہوتا ہے۔

کَمْ کِتَابًا عِنْدَكَ (تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں)

کَمْ سَنَۃً عُمُرُكَ (تیری عمر کتنے سال ہے؟)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۲) کَمْ خبریہ:

جسکے بعد والا اسم حالت جر میں ہوتا ہے اور اس سے پہلے عام طور پر حرف جار" مِنْ "ہوتا ہے۔

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيٍّ فِي الْاَ وَّلِيْنَ

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَعُيُوْنٍ

كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُوْنِ

اسمائے استفہام کے شروع میں حروف جارہ لگانے سے ان کے مفہوم میں حروف جارہ کی مناسبت سے کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔

۱۔ لِ + مَا = لِمَا یا لِمَ (کیوں۔کس لیئے)

لِمَ اَنْتَ جَالِس" فِي الْبَيْتِ

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ

۲۔ فِيْ + مَا = فِيْمَا (کس چیز میں)

فِيْمَا اَنْتَ مَشْغُوْل"

۳۔ مِنْ + مَا = مِمَّا ۔ مِمَّ (کس چیز سے)

فَلْيَنْظُرِ الْاِ نْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

۴۔ عَنْ + مَا = عَمَّا ۔ عَمَّ (کس چیز کی نسبت سے)

عَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ

۵۔ لِ + مَنْ = لِمَنْ (کس کے لیئے)

لِمَنْ هٰذَا الْكِتَابُ

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

۶۔ مِنْ اَيْنَ (کہاں سے)

مِنْ اَيْنَ اَنْتَ

۷۔ اِلٰى اَيْنَ (کہاں کو)

اِلٰى اَيْنَ اَنْتَ ذَاهِب"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۸۔ اِلٰی مَتٰی (کب تک)

اِلٰی مَتٰی اَنْتَ رَاجِعٌ

۹۔ بِکَمْ (کتنے میں)

بِکَمْ ھٰذِہِ الْبَقَرَۃُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿اسمائے موصولہ﴾

اردو میں جوکام ''ج'' سے شروع ہونے والے الفاظ جو/ جس/ جہاں/ جونسا وغیرہ جیسے الفاظ سے لیا جاتا ہے انگریزی اور عربی میں یہ کام دو طرح سے لیا جاتا ہے۔

انگریزی میں:

۱) That اور Those کے اسمائے اشارہ کو استعمال کر کے جیسے

All that glittres is not Gold

۲) Interrogative Nouns کو جملے کے درمیان میں لاکر

God helps those who help themselves

The book which i have read is veryuseful.

عربی میں:

۱) اسمائے استفہام کے استعمال سے

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيْدِ

نوٹ: (زیادہ تر ''مَا'' اور ''مَنْ'' استعمال ہوتے ہیں)

۲) اور عربی زبان میں علیحدہ سے اسمائے موصولہ بھی وضع کیے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں

	واحد	مثنّٰی		جمع
		رفع	نصب/جر	
مذکر	اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ	اَللَّذَیْنِ	اَلَّذِیْنَ
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّتَیْنِ	اَللَّاتِیْ اَللَّائِیْ

اسمائے موصولہ کے متعلق ضروری باتیں:

☆ اسمائے موصولہ مبنی ہیں سوائے مثنّٰی کے

☆ اسم موصول چونکہ مبہم ہوتا ہے اس سے واضح نہیں ہوتا کہ کون مراد ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس لیئے اس کے ابہام کو دور کرنے کے لیئے اس کے بعد ایک جملہ (یا مرکب) لایا جاتا ہے جسے "صِلہ" کہتے ہیں اِسم موصول اور صلہ مل کر جملے کا حصہ بنتے ہیں۔

اَلرَّجُلُ الَّذِیْ عِنْدَكَ کَاذِبٌ"

(وہ شخص جو تیرے پاس ہے جھوٹا ہے)

اِس جملے میں "اَلَّذِیْ" اسم موصول اور "عِنْدَكَ" اس کا صلہ ہے۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ وہ لڑکا جو مسجد میں ہے زید کا بھائی ہے

۲۔ وہ لڑکی جو معلّمہ کے سامنے ہے ذہین ہے

۳۔ وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں

۴۔ وہ کتاب جو میز پر ہے زید کی ہے

۵۔ وہ عورتیں جو گھر میں ہیں مومنات ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میرا گھر

یہ میرا گھر ہے۔میرا گھر مسجد کے سامنے ہے۔ اس میں ایک باغ ہے۔ میرا گھر وسیع ہے۔ یہ میرا کمرہ ہے۔اس میں ایک بڑا پنکھا ہے۔ یہ میرا پلنگ، یہ میری کرسی اور یہ میری میز ہے۔میری کتابیں میز پر ہیں۔میرے کمرے میں ایک خوبصورت گھڑی ہے۔میرا ایک بھائی ہے۔اسکا نام اسامہ ہے۔میری ایک بہن ہے۔اسکا نام زینب ہے۔یہ میرے بھائی کا کمرہ اور وہ میری بہن کا کمرہ ہے۔میرے بھائی کا کمرہ بڑا اور میری بہن کا کمرہ چھوٹا ہے۔میرے بھائی کا کمرہ میرے کمرے کے سامنے اور میری بہن کا کمرہ کچن کے سامنے ہے۔میرے والدین اُس بڑے کمرے میں ہیں۔ہم سب مطمئن ہیں۔

سامنے	اَمَامَ	کچن	مَطْبَخٌ	بہن	اُخْتٌ
باغ	حَدِیْقَةٌ	مطمئن	مُطْمَئِنٌ	بڑا	کَبِیْرٌ
پلنگ	سَرِیْرٌ	خوبصورت	جَمِیْلٌ	چھوٹا	صَغِیْرٌ
میز	مَکْتَبٌ	پنکھا	مِرْوَحَةٌ		
گھڑی	سَاعَةٌ	بھائی	اَخٌ		

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ

بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل۔۹)

عربی سیکھیں

اور

قرآن سمجھیں

(عربی زبان کے بنیادی قواعد پر مبنی نوٹس)

(حصّہ دوئم)

مرتب: عامر سہیل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

Note: This page is not the integral part of these handouts

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

Dear brothers and sisters,

These handouts are scanned with due care however I apologize for any error or mistake you may find in scanning them. I have done this with the permission of Br. Aamir Sohail and you are also permitted to freely distribute them to all those who are eager to benefit from this, In sh Allah

About Br. Aamir Sohail:

He is another brilliant student of Dr. Abdus Sami as Br. Nouman Ali Khan is. His method of teaching is truly unique and effective, bestowing the gift of Arabic to many fortunate students with ease.

After trying various other alternatives available to learn Quranic Arabic grammar, I personally assure you that his method of teaching the subject is very effective.

About Handouts:

Use these handouts as you progress with the course
Part 1: mainly includes the topics relating to the "اسم"
Part 2: mainly includes the topics relating to the "فعل"
and the topics relating to the "حرف" are randomly discussed in both parts.

If at any time you feel the need of virtual assistance or if you would like to work as a virtual assistant in helping others learn Arabic Grammar, please feel free to contact me at: an_aamir@yahoo.com (it is fe sabeel Allah)

May Allah guide us to the staight way and enable us to understand this beautiful language of AlQuran, and help us implement it in our lives. Aameen!

و السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

عامرمنظور

۳۰ جولائ ۲۰۱۱

Fecebook users may visit this link www.facebook.com/fahmulquran to watch video lectures of Br. Aamir Sohail online or to download them

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿فعل﴾

کلمہ کی وہ قسم جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کو کسی زمانے میں ظاہر کرے اسے فعل کہتے ہیں۔زمانے تین ہیں، ماضی، حال اور مستقبل۔ ہم جانتے ہیں کہ اردو اور انگریزی میں زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین اقسام ہیں۔

ا۔ فعل ماضی Past Tense (جس میں کسی کام کے گزرے ہوئے زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)

۲۔ فعل حال Present Tense (جس میں کسی کام کے موجودہ زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)

۳۔ فعل مستقبل Future Tense (جس میں کسی کام کے آنے والے زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)

عربی زبان میں ان تین زمانوں کے لیئے دو فعل استعمال ہوتے ہیں

ا۔ فعل ماضی (زمانہ ماضی کے لیئے)

۲۔ فعل مضارع (زمانہ حال اور مستقبل کے لیئے)

فعل کا باقاعدہ آغاز کرنے سے پہلے چند باتیں ذہین میں واضح کرلیں۔

مادہ اور وزن کا مفہوم:

عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس کے ۹۹ فیصد الفاظ ایسے ہیں جن کی بنیاد کسی نہ کسی تین حروف پر ہوتی ہے۔ان تین حروف کو ''مادہ'' کہا جاتا ہے۔دوسری اہم چیز عربی زبان میں استعمال ہونے والی مختلف ''Dies'' ہیں جن میں سے ہر ''Die'' ایک خاص مفہوم رکھتی ہے۔ ان ''Dies'' کو وزن کہا جاتا ہے۔

فا، عین اور لام تین حروف کو ''Standard'' مان کر مادہ اور وزن کا ایک نظام ترتیب دیا گیا ہے۔

مختلف مادوں کو مختلف ''Dies'' میں ڈالنے کے بعد جو الفاظ بنتے ہیں۔ان الفاظ کے معنی میں مادہ اور وزن دونوں کا مفہوم شامل ہوتا ہے مثلاً ''ك ت ب'' تین حروف پر مشتمل ایک مادہ ہے جو لکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔اور (ـَ ا ـِ '') ایک ''Die'' ہے جو کام کرنے والے کا مفہوم دینے کے لیئے استعمال ہوتی ہے۔جب ''ك ت ب'' مادے کو اس ''Die'' میں ڈالا جائے گا تو لفظ بنے گا۔ کَاتِب'' جس کے معنی ہونگے ''لکھنے والا''

اسی طرح (مَ ' ' وْ '') ایک ''Die'' ہے جس میں ''جس پر کام ہوا ہو'' کا مفہوم ہوتا ہے۔ جب ''ك ت ب'' مادے کو اِس ''Die'' میں ڈالیں گے تو لفظ بنے گا مَكْتُوب'' جس کے معنی ہونگے ''لکھا ہوا''

www.iqbalkalmati.blogspot.com

درج ذیل مادوں اور ”Dies“ کو استعمال کر کے مختلف الفاظ بنائیں

مادہ	وزن	وزن
ع ب د	َ ا ِ ”	مَ ْ ُ وْ ”
س ج د	َ ا ِ ”	مَ ْ ُ وْ ”
ع ل م	َ ا ِ ”	مَ ْ ُ وْ ”
ظ ل م	َ ا ِ ”	مَ ْ ُ وْ ”
ح م د	َ ا ِ ”	مَ ْ ُ وْ ”
ق ت ل	َ ا ِ ”	مَ ْ ُ وْ ”

☆ عربی زبان میں مادے اور وزن کے نظام کو سمجھ لینے سے افعال کے استعمال کو سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

☆ عربی زبان میں ۹۹ فیصد افعال ایسے ہیں جن کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھیں ثلاثی کہتے ہیں۔

☆ کسی فعل سے مختلف زمانوں کا مفہوم رکھنے والے مختلف الفاظ صیغے کہلاتے ہیں۔

☆ کسی فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد اس زبان میں استعمال ہونے والی ضمیروں کے مطابق ہوتی ہے۔

☆ ضمائر تین طرح کے ہوتے ہیں ۱) غائب کے ضمائر ۲) حاضر کے ضمائر ۳) متکلم کے ضمائر

☆ ضمیر کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی گردان کہتے ہیں جبکہ عربی میں اسے فعل کی تصریف کہا جاتا ہے۔

☆ اردو میں فعل کی گردان بعض افعال میں مذکر اور مؤنث کے فرق کے ساتھ ہوتی ہے

مثلاً

وہ گیا	وہ گئے	وہ گئی	وہ گئیں
تو گیا	تم گئے	تو گئی	تم گئیں
میں گیا	ہم گئے	میں گئی	ہم گئیں

☆ جبکہ بعض افعال میں مذکر اور مؤنث یکساں رہتا ہے

مثلاً

اُس نے مارا	انھوں نے مارا
تو نے مارا	تم نے مارا
میں نے مارا	ہم نے مارا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆ اردو کے برعکس انگریزی میں گردان متکلم سے شروع ہوکر غائب پرختم ہوتی ہے

مثلاً I Went We Went

You Went

He Went They Went

☆ اردواور انگریزی کی گردان کے ہر صیغے میں فعل کے ساتھ ایک ضمیر بھی لانی پڑتی ہے جبکہ عربی میں صیغے ہی اسطرح بنائے جاتے ہیں کہ ہر صیغے میں متعلقہ ضمیر چھپی ہوئی تصور کی جاتی ہے اور اسے صیغے کی بناوٹ سے سمجھا جاسکتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴾فعل ماضی اور جملہ فعلیہ﴿

وہ فعل جس میں کسی کام کے گزشتہ زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل ماضی کہلاتا ہے۔

فعل ماضی کی گردان

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ
حاضر	مذکر	فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ
متکلم	مذکر	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	
1st Person	مؤنث			

مندرجہ بالا گردان کے ہر صیغے کا اردو میں ترجمہ کچھ اسطرح ہوگا

فَعَلَ	اُس (ایک مذکر) نے کیا
فَعَلَا	اُن (دو مذکر) نے کیا
فَعَلُوْا	اُن (سب مذکر) نے کیا
فَعَلَتْ	اُس (ایک مؤنث) نے کیا
فَعَلَتَا	اُن (دو مؤنث) نے کیا
فَعَلْنَ	اُن (سب مؤنث) نے کیا
فَعَلْتَ	تو (ایک مذکر) نے کیا
فَعَلْتُمَا	تم (دو مذکر) نے کیا
فَعَلْتُمْ	تم (سب مذکر) نے کیا
فَعَلْتِ	تو (ایک مؤنث) نے کیا
فَعَلْتُمَا	تم (دو مؤنث) نے کیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فَعَلْتُنَّ تم (سب مؤنث) نے کیا

فَعَلْتُ میں (مذکر/مؤنث) نے کیا

فَعَلْنَا ہم (دو یا سب مذکر/مؤنث) نے کیا

مادے اور وزن کے نظام کے سمجھ لینے کے بعد آپ کے سامنے فعل ماضی کا ایک وزن '' فَعَلَ '' آیا۔ اب ہم فعل ماضی کے دو اور اوزان '' فَعِلَ '' اور '' فَعُلَ '' کی گردان کریں گے۔ آپ نوٹ کریں گے کہ ان تینوں گردانوں میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فعِل	فعِلاَ	فعِلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعِلَتْ	فَعِلَتَا	فَعِلْنَ
حاضر	مذکر	فَعِلْتَ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعِلْتِ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُنَّ
متکلّم	مذکر	فَعِلْتُ		فَعِلْنَا
1st Person	مؤنث			

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَعُلَ	فَعُلاَ	فَعُلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعُلَتْ	فَعُلَتَا	فَعُلْنَ
حاضر	مذکر	فَعُلْتَ	فَعُلْتُمَا	فَعُلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعُلْتِ	فَعُلْتُمَا	فَعُلْتُنَّ
متکلّم	مذکر	فَعُلْتُ		فَعُلْنَا
1st Person	مؤنث			

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عربی زبان میں کونسا مادہ فعل ماضی کے کس وزن پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ آپکو لغت اور محاورے سے معلوم ہوگا۔ اب ہم تینوں اوزان پر آنے والے مختلف افعال کی پریکٹس کرتے ہیں۔ جو تین فہرستوں میں دیے گئے ہیں۔ ان تین فہرستوں میں موجود مواد کو ہم نے بنیاد بنا کر بہت سے نتائج نکالنے ہیں لہذا ان فہرستوں کو آپ نے اچھی طرح سمجھنا ہے اور یاد کرنا ہے۔

ا۔ فَعَلَ

۱۔	خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا
۲۔	جَعَلَ	اُس نے بنایا
۳۔	غَفَرَ	اُس نے بخشا
۴۔	صَبَرَ	اُس نے صبر کیا
۵۔	فَتَحَ	اُس نے کھولا
۶۔	عَبَدَ	اُس نے عبادت کی
۷۔	رَفَعَ	اُس نے بلند کیا
۸۔	حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا
۹۔	غَفَلَ	وہ غافل ہوا
۱۰۔	عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا
۱۱۔	سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا
۱۲۔	جَلَسَ	وہ بیٹھا
۱۳۔	ضَرَبَ	اُس نے مارا
۱۴۔	دَخَلَ	وہ داخل ہوا
۱۵۔	خَرَجَ	وہ نکلا
۱۶۔	ذَهَبَ	وہ گیا
۱۷۔	رَزَقَ	اُس نے عطا کیا
۱۸۔	ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا
۱۹۔	نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا
۲۰۔	رَجَعَ	وہ لوٹا
۲۱۔	بَلَغَ	وہ پہنچا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۲۲۔	جَهَدَ	اُس نے کوشش کی
۲۳۔	نَفَعَ	اُس نے نفع دیا
۲۴۔	نَظَرَ	اُس نے دیکھا
۲۵۔	نَزَلَ	وہ اترا
۲۶۔	صَدَقَ	اُس نے سچ کہا
۲۷۔	كَذَبَ	اُس نے جھوٹ کہا
۲۸۔	شَكَرَ	اُس نے شکر کیا
۲۹۔	نَقَصَ	اُس نے کمی کی
۳۰۔	تَرَكَ	اُس نے چھوڑا

۲۔ فَعِلَ

۱۔	فَرِحَ	وہ خوش ہوا
۲۔	عَمِلَ	اُس نے عمل کیا
۳۔	عَلِمَ	اُس نے جانا
۴۔	ضَحِكَ	وہ ہنسا
۵۔	قَدِمَ	وہ آیا
۶۔	حَمِدَ	اُس نے حمد کی
۷۔	سَمِعَ	اُس نے سُنا
۸۔	حَسِبَ	اُس نے گمان کیا
۹۔	شَرِبَ	اُس نے پیا
۱۰۔	حَفِظَ	اُس نے یاد کیا
۱۱۔	رَحِمَ	اُس نے رحم کیا
۱۲۔	رَكِبَ	وہ سوار ہوا
۱۳۔	شَهِدَ	اُس نے گواہی دی
۱۴۔	قَبِلَ	اُس نے قبول کیا
۱۵۔	مَرِضَ	وہ بیمار ہوا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۳۔ فَعُلَ

۱۔	قَرُبَ	وہ قریب ہوا
۲۔	بَعُدَ	وہ دور رہوا
۳۔	کَرُمَ	وہ باعزت ہوا
۴۔	ثَقُلَ	وہ بھاری ہوا
۵۔	ضَعُفَ	وہ کمزور ہوا

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ ہم نے ماضی کے جو تین اوزان پڑھے ہیں ان کی گردان میں استعمال ہونے والا ہر صیغہ ایک مکمل جملہ فعلیہ ہے اور ہر صیغے میں ایک فاعل ضمیر کی صورت میں موجود ہے اور چھپا ہوا ہے۔ فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے لہذا ہر صیغے میں چھپی ہوئی ضمیر بھی حالت رفع والی ضمیر ہوگی یعنی

عَبَدَ	میں	هُوَ
خَرَجَا	میں	هُمَا
سَجَدُوْا	میں	هُمْ
شَرِبَتْ	میں	هِیَ
دَخَلَتَا	میں	هُمَا
ذَهَبْنَ	میں	هُنَّ
خَلَقْتَ	میں	اَنْتَ
مَرِضْتُمَا	میں	اَنْتُمَا
جَلَسْتُمْ	میں	اَنْتُمْ
ضَحِکْتِ	میں	اَنْتِ
فَرِحْتُمَا	میں	اَنْتُمَا
صَدَقْتُنَّ	میں	اَنْتُنَّ
قَرُبْتُ	میں	اَنَا
نَصَرْنَا	میں	نَحْنُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جملہ فعلیہ میں فاعل اسم ظاہر کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے اور ہم نے پڑھ لیا ہے کہ فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے

زید داخل ہوا	دَخَلَ زَیْدٌ
اللہ نے پیدا کیا	خَلَقَ اللّٰہُ
ابراھیم نے مدد کی	نَصرَ اِبْرَاھِیْمُ
ایوب نے صبر کیا	صَبَرَ اَیُّوْبُ
موسیٰ نکلے	خَرَجَ مُوْسٰی

جملہ فعلیہ کا اہم ترین قاعدہ:

- جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا چاہے فاعل واحد ہو مثنّٰی ہو یا جمع ہو

کسی معلم نے لکھا	کَتَبَ مُعَلِّمٌ
(کوئی سے) دو معلموں نے لکھا	کَتَبَ مُعَلِّمَانِ
(کچھ) معلموں نے لکھا	کَتَبَ مُعَلِّمُوْنَ

البتہ جنس کا لحاظ رکھا جائے گا

(کسی) معلّمہ نے لکھا	کَتَبَتْ مُعَلِّمَۃٌ
(کوئی سی) دو معلمات نے لکھا	کَتَبَتْ مُعَلِّمَتَانِ
(کچھ) معلمات نے لکھا	کَتَبَتْ مُعَلِّمَاتٌ

- فاعل اگر غیر عاقل (مذکر/مؤنث) کی جمع مکسر ہو تو فعل مؤنث آئے گا

اُونٹ گئے	ذَھَبَتِ الْجِمَالُ
اُونٹنیاں گئیں	ذَھَبَتِ النُّوْقُ

- مندرجہ ذیل صورتوں میں فعل کا مذکر یا مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے

۱) **فاعل اگر عاقل (مذکر یا مؤنث) کی جمع مکسر ہو**

مرد داخل ہوئے	دَخَلَ الرِّجَالُ	یا	دَخَلَتِ الرِّجَالُ
عورتیں داخل ہوئیں	دَخَلَتِ النِّسَاءُ	یا	دَخَلَ النِّسَاءُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۲) فاعل اگر اسم جمع (Collective Noun) ہو

قوم غالب ہوئی　　غَلَبَ الْقَوْمُ　　یا　　غَلَبَتِ الْقَوْمُ

۳) فاعل اگر غیر حقیقی مؤنث ہو

سورج طلوع ہوا　　طَلَعَتِ الشَّمْسُ　　یا　　طَلَعَ الشَّمْسُ

۴) فاعل اگرچہ حقیقی مؤنث ہو لیکن فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو

فاطمہ نے آج پڑھا　　قَرَءَ تِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ　　یا　　قَرَءَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ زید گیا

۲۔ حامد نے مدد کی

۳۔ کسی گواہی دینے والے نے گواہی دی

۴۔ مسلمانوں نے سجدہ کیا

۵۔ تم نے ظلم کیا

۶۔ عورتیں کامیاب ہوئیں

۷۔ تم دونوں نے صبر کیا

۸۔ ہم نے شکر کیا

۹۔ معلمات بیٹھیں

۱۰۔ اللہ نے سنا

۱۱۔ (کچھ) مرد آئے

۱۲۔ وہ بیٹھے

۱۳۔ ابراہیم بیمار رہوا

۱۴۔ لڑکیوں نے پڑھا

۱۵۔ دو مسلمانوں نے مدد کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿جملہ فعلیہ میں مفعول کا استعمال﴾

جس اسم پر فعل واقع ہو اسے مفعول کہتے ہیں۔ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیئے مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی انھیں لازم افعال (Intransitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً زید گیا ۔ حامد آیا

جبکہ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیئے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ انھیں متعدی افعال (Transitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً لڑکے نے پانی پیا ۔ حامد نے محمود کو مارا

ہم جانتے ہیں کہ جملہ فعلیہ میں فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے۔ اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے۔ اور ترتیب کے لحاظ سے عام طور پر فاعل کے بعد آتا ہے۔ ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کچھ اسطرح ہوگا۔

لڑکے نے پانی پیا	شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ
حامد نے محمود کو مارا	ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا

نوٹ: اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کیلیئے پہلے فعل، فاعل اور مفعول کا تعین کریں۔ پھر جملہ فعلیہ کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے جملہ فعلیہ کی ترتیب کے مطابق ترجمہ کریں۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اللہ نے زمین کو پیدا کیا

۲۔ اللہ نے آسمانوں کو پیدا کیا

۳۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

۴۔ حامد نے محمود کی مدد کی

۵۔ زید نے دو لڑکوں کو مارا

۶۔ میں نے قرآن پڑھا

۷۔ مسلمانوں نے کافروں کو قتل کیا

۸۔ ہم نے قرآن سنا

۹۔ مسلمان نے گائے کو ذبح کیا

۱۰۔ زینب نے سبق یاد کیا

۱۱۔ دو لڑکیوں نے لڑکے کو مارا

۱۲۔ اللہ نے مومنوں سے وعدہ کیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۱۳۔ ابراہیم نے اُسامہ کی مدد کی

۱۴۔ داود نے جالوت کو قتل کیا

۱۵۔ دو چوروں نے مال چرایا

۔ کچھ متعدی افعال ایسے ہوتے ہیں جن کو بات پوری کرنے کے لیئے دو مفعول کی ضرورت ہوتی ہے ایسے افعال اَلْمُتَعَدِّی اِلٰی مَفْعُوْلَیْن کہلاتے ہیں۔ایسی صورت میں دونوں مفعول حالت نصب میں استعمال ہوتے ہیں۔

اللہ نے زمین کو ایک فرش بنایا	جَعَلَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فِرَاشًا
اللہ نے آسمان کو ایک چھت بنایا	جَعَلَ اللّٰهُ السَّمَاءَ بِنَاءً
حامد نے محمود کو ایک عالم گمان کیا	حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَالِمًا

جملہ فعلیہ میں اسم ضمیر بطور مفعول

بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فاعل کی طرح مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آتا ہے۔مثلاً حامد نے محمود کو مارا کی بجائے ہم کہیں کہ اُس نے اُس کو مارا تو اس جملہ میں فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے لہذا ضمیر بھی حالت نصب والی ہی استعمال کریں گے۔

اس نے مارا	ضَرَبَ
اس نے اس کو مارا	ضَرَبَهٗ
اس نے ان دو (مذکر) کو مارا	ضَرَبَهُمَا
اس نے ان (سب مذکر) کو مارا	ضَرَبَهُمْ
اس نے اس (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَهَا
اس نے ان دو (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَهُمَا
اس نے ان (سب مؤنث) کو مارا	ضَرَبَهُنَّ
اس نے تجھ (مذکر) کو مارا	ضَرَبَكَ
اس نے تم دو (مذکر) کو مارا	ضَرَبَكُمَا
اس نے تم (سب مذکر) کو مارا	ضَرَبَكُمْ
اس نے تجھ (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَكِ
اس نے تم دو (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَكُمَا
اس نے تم (سب مؤنث) کو مارا	ضَرَبَكُنَّ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- یائے متکلم کے مفعول آنے کی صورت میں یائے متکلم کی ماقبل کسرہ کی demand پوری کرنے کے لیئے فعل اور یائے متکلم کے درمیان ایک نون لایا جاتا ہے جسے نون وقایہ کہتے ہیں۔ فعل چونکہ یائے متکلم کی زیروالی demand پوری نہیں کرتا لہذا اِس نون وقایہ کو زیر دے دی جاتی ہے۔

اس نے مجھ (مذکر رموئنث) کو مارا	ضَرَبَنِیْ
اس نے ہم (دو رسب رمذکر رموئنث) کو مارا	ضَرَبَنَا

- فعل ماضی کے جمع مذکر غائب کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں آنے والا الف لکھنے میں نہیں آتا۔

انھوں نے حامد کو مارا	ضَرَبُوْا حَامِدًا
انھوں نے اُس کو مارا	ضَرَبُوْهُ

- فعل ماضی کے جمع مذکر حاضر کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر حاضر کے صیغے کے آخر میں آنے والا "تُمْ" "تُمُوْ" میں تبدیل ہوجاتا ہے۔

تم (سب) نے حامد کو مارا	ضَرَبْتُمْ حَامِدًا
تم (سب) نے اُس کو مارا	ضَرَبْتُمُوْهُ

- جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو اور مفعول اسم ضمیر ہو تو جملہ فعلیہ کی نارمل ترتیب بدل جاتی ہے اور مفعول فاعل سے پہلے فعل ہی کے ساتھ متصل (attach) ہو کر آتا ہے۔

حامد نے اس کو مارا	ضَرَبَه' حَامِد"
حامد نے تجھ (مذکر) کو مارا	ضَرَبَكَ حَامِد"
حامد نے مجھے مارا	ضَرَبَنِیْ حَامِد"

- بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فعل، فاعل اور مفعول کے علاوہ بھی کچھ اجزاء ہوتے ہیں انھیں متعلق فعل کہا جاتا ہے۔ فعل لازم ہونے کی صورت میں انھیں فاعل کے بعد اور فعل متعدی ہونے کی صورت میں انھیں مفعول کے بعد لایا جاتا ہے مثلاً

زید کرسی پر بیٹھا	جَلَسَ زَيْد" عَلَى الْكُرْسِيِّ
فاطمہ گھر میں داخل ہوئی	دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فِى الْبَيْتِ
ابراہیم مسجد سے گھر کی طرف گیا	ذَهَبَ اِبْرَاهِيْمُ مِنَ الْمَسْجِدِ اِلَى الْبَيْتِ
اسامہ نے ابراہیم کو کوڑے سے مارا	ضَرَبَ اُسَامَةُ اِبْرَاهِيْمَ بِالسَّوْطِ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿جملہ فعلیہ میں مرکبات کا استعمال﴾

بعض مرتبہ جملہ فعلیہ میں فاعل مرکب کی صورت میں استعمال ہوتا ہے تو کبھی مفعول اور کبھی دونوں مثلاً

حامد کا بھائی خوش ہوا	فَرِحَ اَخُوْ حَامِدٍ	(فاعل بطور مرکب)
زید نے حامد کے بھائی کو مارا	ضَرَبَ زَیْدٌ اَخَا حَامِدٍ	(مفعول بطور مرکب)
مسجد کے امام نے ایک طویل خطبہ پڑھا	قَرَءَ اِمَامُ الْمَسْجِدِ خُطْبَۃً طَوِیْلَۃً	(فاعل اور مفعول دونوں مرکب)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

١۔ عظیم اللہ نے سچ کہا

٢۔ تیرے رب نے مدد کی

٣۔ محمود کے دونوں لڑکے بیمار ہو گئے

٤۔ لوگوں نے خطیب کا کلام سُنا

٥۔ اللہ نے اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیا

٦۔ سکول کے چوکیدار نے سکول کا دروازہ کھولا

٧۔ اِس سکول کے لڑکے نے اُس سکول کے لڑکے کو مارا

٨۔ میرا دوست ہنسا

٩۔ میں نے اپنے دوست کی مدد کی

١٠۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا

١١۔ اللہ نے ہماری مدد کی

١٢۔ تو نے اُس کو مارا

١٣۔ تم (سب مؤنث) نے اُس (مذکر) کی مدد کی

١٤۔ تم دونوں نے حامد کا قلم چرایا

١٥۔ زید کے بھائی نے تم دونوں کو طلب کیا

١٦۔ مسلمانوں نے گائے کو ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا

١٧۔ دو چور گھر میں داخل ہوئے اور انھوں نے مال چُرایا

١٨۔ موسیٰ اپنی قوم کی طرف لوٹے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۱۹۔ تیرے لڑکے نے مجھے مارا

۲۰۔ حامد اور محمود مدرسہ میں آئے اور اپنا سبق یاد کیا

۲۱۔ فاطمہ اور زینب گھر میں داخل ہوئیں اور انہوں نے کھانا کھایا

۲۲۔ کچھ مرد آئے، وہ بیٹھے پھر چلے گے

۲۳۔ تم (سب) نے چھوٹے لڑکے کو مارا

۲۴۔ اللہ نے موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا

۲۵۔ ابراہیم کے چھوٹے لڑکے نے زید کے بڑے لڑکے کو مارا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿فعل کے ساتھ صِلَہ Preposition کا استعمال﴾

انگریزی زبان کے حوالے سے ہم جانتے ہیں کہ Verb کے ساتھ Preposition کا استعمال Verb کے مفہوم کو بدل دیتا ہے مثلاً

To give	دینا
To give up	ترک کردینا

اسی طرح

To look	دیکھنا
To look for	تلاش کرنا
To look after	دیکھ بھال کرنا
To look into	غور کرنا

اور

To break	توڑنا
To break out	پھیل جانا

اور

To bear	برداشت کرنا
To bear out	تصدیق کرنا

عربی زبان میں اس مقصد کے لیئے حروف جارہ استعمال کیئے جاتے ہیں جنہیں ''صلہ'' کہتے ہیں۔حروف جارہ کے بدلنے سے فعل کے معنی میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔کس فعل کے ساتھ کون سا صِلہ کیا معنی دیتا ہے؟اس کے لیئے کوئی لگے بندھے اصول نہیں ہوتے یہ سب اہل زبان کے محاورے کے مطابق ہوتا ہے۔مطالعے کی کثرت اور عربی لغت (Dictionary) اس سلسلے میں ہمیں مدد دیں گے۔

بعض افعال اوران کے ساتھ مختلف صِلوں کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

ذَهَبَ	وہ گیا	
ذَهَبَ بِ	وہ لے گیا	ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ (اللہ ان کا نور لے گیا)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نَزَلَ وہ اُترا

نَزَلَ بِ اُس نے اُتارا نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ

- فعل سَجَدَ کے ساتھ "ل" کا صلہ ضرور استعمال ہوتا ہے

اُس نے اللہ کو سجدہ کیا سَجَدَ لِلّٰهِ

تمام فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ لِاٰدَمَ

- فعل غَفَرَ بھی "ل" کے صلے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے

اللہ نے زید کو بخش دیا غَفَرَ اللّٰهُ لِزَيْدٍ

- فعل شَكَرَ بغیر صلہ کے بھی استعمال ہوتا ہے "ل" کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے اور شاذ "ب" کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔

اُس نے اللہ کا شکر ادا کیا شَكَرَ اللّٰهَ ، شَكَرَ لِلّٰهِ ، شَكَرَ بِاللّٰهِ

- فعل اَمَرَ (اس نے حکم دیا) کے دو مفعول ہوتے ہیں۔

۱) جسے حکم دیا جائے

۲) جو حکم دیا جائے

پہلا مفعول بغیر صلہ کے استعمال ہوتا ہے جبکہ دوسرے مفعول کے ساتھ "ب" کا صلہ استعمال ہوتا ہے۔

میرے رب نے مجھے نماز کا حکم دیا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِالصَّلٰوةِ

- فعل ضَرَبَ مارنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اسکے مختلف استعمالات درج ذیل ہیں

۱۔ ضَرَبَ مَثَلًا مثال بیان کرنا

۲۔ ضَرَبَ فِي الْاَرْضِ تجارت یا جنگ کے لیئے سفر کرنا

۳۔ ضَرَبَ عَنْ اِعراض کرنا

۴۔ ضَرَبَ عَلٰى تھوپ دینا۔ مسلط کر دینا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿فعل ماضی میں نفی کے معنی پیدا کرنا﴾

فعل ماضی پر مَا لگا دینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً

فَرِحَ زَیْدٌ	زید خوش ہوا
مَافَرِحَ زَیْدٌ	زید خوش نہیں ہوا
مَا ضَرَبْتُ زَیْدًا	میں نے زید کو نہیں مارا

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ لڑکوں نے اپنا سبق نہیں پڑھا (قَرَءَ)
۲۔ زید نے تمہاری کتاب نہیں چرائی (سَرَقَ)
۳۔ اسے اس کے مال نے نفع نہیں دیا (نَفَعَ)
۴۔ زید مسجد سے نہیں لوٹا (رَجَعَ)
۵۔ یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا (قَتَلَ)
۶۔ انہوں نے اُس کو قتل نہیں کیا
۷۔ تم (سب) نے آج قرآن نہیں پڑھا
۸۔ ان کی تجارت نفع بخش نہ ہوئی (رَبِحَ)
۹۔ زینب نے فاطمہ کی مدد نہ کی (نَصَرَ)
۱۰۔ لڑکے نے پانی نہ پیا (شَرِبَ)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿جملہ فعلیہ کو سوالیہ بنانا﴾

جملہ فعلیہ کو سوالیہ بنانے کے لیئے اس کے شروع میں حروف استفہام یا اسمائے استفہام کا استعمال کیا جاتا ہے

تو نے دروازہ کھولا	فَتَحْتَ الْبَابَ
کیا تو نے دروازہ کھولا؟	اَفَتَحْتَ الْبَابَ
نہیں! میں نے نہیں دروازہ کھولا	لَا مَا فَتَحْتُ الْبَابَ
تو نے زید کو کیوں مارا؟	لِمَ ضَرَبْتَ زَيْدًا

عربی میں ترجمہ کریں

۱) کیا تم (سب مؤنث) نے آج قرآن پڑھا؟
۲) ہاں ہم نے آج قرآن پڑھا
۳) کیا تو (مؤنث) نے اپنا کھانا کھالیا؟
۴) ہاں میں نے اپنا کھانا کھایا
۵) تو نے مجھے کیوں مارا؟
۶) تیرا بھائی کہاں گیا؟
۷) تمہارے ابو لاہور سے کب آئے؟
۸) اے فاطمہ! تجھے کس نے پیدا کیا؟
۹) اے لوگو! آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟
۱۰) اے کافرو! تم نے اللہ کا کیونکر انکار کیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فعل ماضی کے ساتھ قَدْ کا استعمال

فعل ماضی پر حرف " قد " کے داخل ہونے سے یا تو اُس میں

۱) تاکید اور فی الواقع ہونے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے یا

۲) ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں

- قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ
- قَدْ حَبِطَ عَمَلُه'
- قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

کبھی مزید تاکید کے لیئے " قَدْ " پر لام تاکید کا اضافہ کیا جاتا ہے

- لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ
- لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ
- لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِی هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

ماضی قریب کا مفہوم:

- قَدْ فَرِقَ الْوَلَدُ	لڑکا ڈر گیا ہے
- قَدْ شَرِبْنَا اللَّبَنَ	ہم نے دودھ پی لیا ہے
- قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ	سورج طلوع ہو چکا ہے
- قَدْ نَجَحَ زَیْدٌ فِی الْاِمْتِحَانِ	زید امتحان میں پاس ہو گیا ہے
- قَدْ صَبَرَتِ الْمُسْلِمَةُ عَلَی الْمُصِیْبَةِ	مسلمان (مؤنث) نے مصیبت پر صبر کر لیا ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿فعل ماضی مجہول﴾

ہم جانتے ہیں کہ کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ البتہ بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں مفہوم مکمل کرنے کے لیئے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض کو نہیں۔ لیکن ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے اور وہ اسم ضمیر یا اسم ظاہر کی شکل میں موجود ہوتا ہے ایسا فعل ''فعل معروف'' یا ''فعل معلوم'' کہلاتا ہے یعنی ایسا فعل جس کا فاعل جانا پہچانا ہو یا معلوم ہو مثلاً

شَرِبَ الْمَاءَ　　اُس نے پانی پیا　　(فاعل اسم ضمیر کی صورت میں)

شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ　　لڑکے نے پانی پیا　　(فاعل اسم ظاہر کی صورت میں)

بعض مرتبہ فعل کا فاعل مذکور نہیں ہوتا یعنی معلوم نہیں ہوتا۔ ایسا فعل ''فعل مجہول'' کہلاتا ہے مثلاً پانی پیا گیا۔

فعل ماضی کا مجہول بنانا نہایت آسان ہے۔ ماضی معروف کے تین اوزان ہم پڑھ چکے ہیں فَعَلَ ۔ فَعِلَ اور فَعُلَ ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہے'' فُعِلَ ''

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فُعِلَ	فُعِلَا	فُعِلُوْا
3rd Person	مؤنث	فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ
حاضر	مذکر	فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ
متکلّم 1st Person	مذکر / مؤنث	فُعِلْتُ	فُعِلْنَا	

- کسی بھی مادے کو '' فُعِلَ '' کے وزن پر لے آئیں۔ مثلاً

نَصَرَ　سے　نُصِرَ

قَتَلَ　سے　قُتِلَ

شَرِبَ　سے　شُرِبَ

- مفعول کو فاعل کی غیر موجودگی میں فاعل کا status دے دیں یعنی حالت رفع میں لے آئیں

پانی پیا گیا　　شُرِبَ الْمَاءُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فعل مجہول بنانے کے لیئے چند باتیں سمجھنا بہت ضروری ہیں

۱۔ فعل مجہول صرف متعدی افعال سے بنے گا

۲۔ فعل مجہول میں چونکہ فاعل مذکور نہیں ہوتا بلکہ اسکی جگہ مفعول کا ذکر ہوتا ہے لہذا مفعول کو فاعل کی غیر موجودگی میں فاعل کا Status دے دیا جاتا ہے یعنی وہ حالت رفع میں آجاتا ہے۔اسے گرائمر کی اصطلاح میں مَفْعُوْل'' مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُه'، یعنی '' وہ مفعول جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو'' کہتے ہیں۔اور اُسے آسانی کی خاطر نائب الفاعل کہہ دیا جاتا ہے

۳۔ نائب الفاعل کے جملہ میں مذکور نہ ہونے کی صورت میں مجہول صیغہ میں موجود ضمیریں ہی نائب الفاعل ہوتی ہیں۔مثلاً

ضُرِبَ	میں	هُوَ
قُتِلَا	میں	هُمَا
نُصِرُوْا	میں	هُمْ
سُطِحَتْ	میں	هِيَ
ضُرِبْتَ	میں	اَنْتَ
طُلِبْتُ	میں	اَنَا
نُصِرْنَا	میں	نَحْنُ

۴۔ دو مفعول والے متعدی افعال کے لیئے جب مجہول کا صیغہ آتا ہے تو پہلا مفعول قاعدے کے مطابق نائب الفاعل بن کر حالت رفع میں آتا ہے۔لیکن دوسرا مفعول بدستور حالت نصب میں ہی رہتا ہے مثلاً

محمود کو عالم گمان کیا گیا　　　حُسِبَ مَحْمُوْدٌ'' عَالِمًا

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ حامد کو مارا گیا

۲۔ زید کو طلب کیا گیا

۳۔ دو لڑکوں کی مدد کی گئی

۴۔ کافر قتل کیئے گئے

۵۔ موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا گیا

۶۔ میری مدد کی گئی

۷۔ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیئے گئے

۸۔ دروازہ بند کیا گیا

۹۔ رزق پھیلا دیا گیا

۱۰۔ رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا گیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ میں تبدیل کرنا﴾

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ جملہ فعلیہ کی نارمل ترتیب میں سب سے پہلے فعل، پھر فاعل اور پھر مفعول ہوتا ہے۔ اگر ہم فاعل کو فعل سے پہلے لے آئیں تو وہ جملہ فعلیہ نہیں رہتا بلکہ جملہ اسمیہ بن جاتا ہے۔ اور پھر جملہ اسمیہ کے قواعد مطابق فعل (خبر) عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل (مبتداء) کے مطابق آتا ہے۔

خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ (جملہ فعلیہ)

اَللّٰهُ خَلَقَ الْاَرْضَ (جملہ اسمیہ)

مبتدا + خبر (جملہ فعلیہ) = جملہ اسمیہ

- دَخَلَ الْمُعَلِّمُ سے اَلْمُعَلِّمُ دَخَلَ
- دَخَلَ الْمُعَلِّمَانِ سے اَلْمُعَلِّمَانِ دَخَلَا
- دَخَلَ الْمُعَلِّمُوْنَ سے اَلْمُعَلِّمُوْنَ دَخَلُوْا
- دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَةُ سے اَلْمُعَلِّمَةُ دَخَلَتْ
- دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ سے اَلْمُعَلِّمَتَانِ دَخَلَتَا
- دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَاتُ سے اَلْمُعَلِّمَاتُ دَخَلْنَ
- دَخَلَ سے هُوَ دَخَلَ
- دَخَلَا سے هُمَا دَخَلَا
- دَخَلُوْا سے هُمْ دَخَلُوْا
- دَخَلَتْ سے هِيَ دَخَلَتْ
- دَخَلْتَ سے اَنْتَ دَخَلْتَ
- دَخَلْتِ سے اَنْتِ دَخَلْتِ
- دَخَلْتُ سے اَنَا دَخَلْتُ
- دَخَلْنَا سے نَحْنُ دَخَلْنَا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

درج ذیل فعلیہ جملوں کو اسمیہ جملوں میں تبدیل کریں۔

۱۔ جَلَسَ الْوَلَدَانِ اَمَامَ الْمُعَلِّمِ
۲۔ نَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَانَهُمْ
۳۔ شَرِبَ الْاَوْلَادُ اللَّبَنَ
۴۔ اَ كَلَ الْمُسَافِرُوْنَ الطَّعَامَ
۵۔ كَتَبْتُ رِسَالَةً اِلٰى اَخِىْ
۶۔ هَلْ ضَرَبْتَ حَامِدًا
۷۔ اَفَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَااِبْرَاهِيْمُ
۸۔ سَمِعَ النَّاسُ كَلَامَ الْخَطِيْبِ
۹۔ دخَلَ الْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ فِي الْمَسْجِدِ
۱۰۔ خَرَجَ فَاطِمَةُ وَ زَيْنَبُ وَ حَامِدٌ مِنَ الْبَيْتِ
۱۱۔ رَجَعَتِ الْبَنَاتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ
۱۲۔ طَلَبَ الْمُدِيْرُ الطُّلَّابَ
۱۳۔ دَخَلَ السَّارِقَانِ فِي الْبَيْتِ
۱۴۔ لِمَ ضَرَبْتُمُوْنِىْ
۱۵۔ اَيْنَ ذَهَبَ زَيْدٌ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴾فعل مضارع﴿

وہ فعل جس میں کسی کام کے موجودہ یا آنے والے زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل مضارع کہلاتا ہے۔ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی زبان میں حال اور مستقبل کے لیئے ایک ہی فعل استعمال ہوتا ہے جسے فعل مضارع کہتے ہیں۔

فعل مضارع کی چار علامات ہیں (ی ۔ ت ۔ ا ۔ ن) جن میں سے "ا" صرف واحد متکلم اور "ن" صرف جمع متکلم کے صیغے سے پہلے لگتا ہے۔ "ی" چار صیغوں میں استعمال ہوتی ہے جن میں سے تین مذکر غائب کے صیغے ہیں جبکہ ایک مؤنث غائب کا باقی آٹھ صیغوں میں علامت مضارع "ت" استعمال ہوتی ہے۔

فعل ماضی معروف کی طرح فعل مضارع معروف کے بھی تین وزن ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱) يَفْعَلُ
۲) يَفْعِلُ
۳) يَفْعُلُ

﴾فعل مضارع کی گردان﴿

۱۔ يَفْعَلُ

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَفْعَلُ	يَفْعَلَانِ	يَفْعَلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	يَفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفْعَلِيْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْعَلُ	نَفْعَلُ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۲۔ يَفْعِلُ

جمع	مثنّٰی	واحد		
يَفْعِلُوْنَ	يَفْعِلَانِ	يَفْعِلُ	مذکر	غائب
يَفْعِلْنَ	تَفْعِلَانِ	تَفْعِلُ	مؤنث	3rd Person
تَفْعِلُوْنَ	تَفْعِلَانِ	تَفْعِلُ	مذکر	حاضر
تَفْعِلْنَ	تَفْعِلَانِ	تَفْعِلِيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَفْعِلُ		اَفْعِلُ	مذکر	متکلّم
			مؤنث	1st Person

۳۔ يَفْعُلُ

جمع	مثنّٰی	واحد		
يَفْعُلُوْنَ	يَفْعُلَانِ	يَفْعُلُ	مذکر	غائب
يَفْعُلْنَ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلُ	مؤنث	3rd Person
تَفْعُلُوْنَ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلُ	مذکر	حاضر
تَفْعُلْنَ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلِيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَفْعُلُ		اَفْعُلُ	مذکر	متکلّم
			مؤنث	1st Person

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وہ افعال جن کا ماضی " فَعَلَ " کے وزن پر آتا ہو لازمی نہیں ہوتا کہ ان کا مضارع بھی عین کلمہ کی زبر یعنی " یَفْعَلُ " کے وزن پر ہی آئے۔ وہ " یَفْعِلُ " کے وزن پر بھی آ سکتا ہے اور " یَفْعُلُ " کے وزن پر بھی یہ سب اہل زبان کے استعمال سے ہی معلوم ہوتا ہے ہم نے ماضی کے اوزان کی جو تین فہرستیں بنائیں تھیں ان تینوں فہرستوں میں استعمال ہونے والے افعال کے مضارع جس جس وزن پر آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(۱)

۱۔	خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا	یَخْلُقُ	وہ پیدا کرتا ہے/ کرے گا
۲۔	جَعَلَ	اُس نے بنایا	یَجْعَلُ	وہ بناتا ہے/ بنائے گا
۳۔	غَفَرَ	اُس نے بخشا	یَغْفِرُ	وہ بخشتا ہے/ بخشے گا
۴۔	صَبَرَ	اُس نے صبر کیا	یَصْبِرُ	وہ صبر کرتا ہے/ کرے گا
۵۔	فَتَحَ	اُس نے کھولا	یَفْتَحُ	
۶۔	عَبَدَ	اُس نے عبادت کی	یَعْبُدُ	
۷۔	رَفَعَ	اُس نے بلند کیا	یَرْفَعُ	
۸۔	حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا	یَحْشُرُ	
۹۔	غَفَلَ	وہ غافل ہوا	یَغْفُلُ	
۱۰۔	عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا	یَعْقِلُ	
۱۱۔	سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا	یَسْجُدُ	
۱۲۔	جَلَسَ	وہ بیٹھا	یَجْلِسُ	
۱۳۔	ضَرَبَ	اُس نے مارا	یَضْرِبُ	
۱۴۔	دَخَلَ	وہ داخل ہوا	یَدْخُلُ	
۱۵۔	خَرَجَ	وہ نکلا	یَخْرُجُ	
۱۶۔	ذَهَبَ	وہ گیا	یَذْهَبُ	
۱۷۔	رَزَقَ	اُس نے عطا کیا	یَرْزُقُ	
۱۸۔	ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا	یَظْلِمُ	
۱۹۔	نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا	یَنْجَحُ	
۲۰۔	رَجَعَ	وہ لوٹا	یَرْجِعُ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۲۱۔	بَلَغَ	وہ پہنچا	يَبْلُغُ
۲۲۔	جَهَدَ	اُس نے کوشش کی	يَجْهَدُ
۲۳۔	نَفَعَ	اُس نے نفع دیا	يَنْفَعُ
۲۴۔	نَظَرَ	اُس نے دیکھا	يَنْظُرُ
۲۵۔	نَزَلَ	وہ اترا	يَنْزِلُ
۲۶۔	صَدَقَ	اُس نے سچ کہا	يَصْدُقُ
۲۷۔	كَذَبَ	اُس نے جھوٹ کہا	يَكْذِبُ
۲۸۔	شَكَرَ	اُس نے شکر کیا	يَشْكُرُ
۲۹۔	نَقَصَ	اُس نے کمی کی	يَنْقُصُ
۳۰۔	تَرَكَ	اُس نے چھوڑا	يَتْرُكُ

(۲)

۱۔	فَرِحَ	وہ خوش ہوا	يَفْرَحُ
۲۔	عَمِلَ	اُس نے عمل کیا	يَعْمَلُ
۳۔	عَلِمَ	اُس نے جانا	يَعْلَمُ
۴۔	ضَحِكَ	وہ ہنسا	يَضْحَكُ
۵۔	قَدِمَ	وہ آیا	يَقْدَمُ
۶۔	حَمِدَ	اُس نے حمد کی	يَحْمَدُ
۷۔	سَمِعَ	اُس نے سُنا	يَسْمَعُ
۸۔	حَسِبَ	اُس نے گمان کیا	يَحْسِبُ
۹۔	شَرِبَ	اُس نے پیا	يَشْرَبُ
۱۰۔	حَفِظَ	اُس نے یاد کیا	يَحْفَظُ
۱۱۔	رَحِمَ	اُس نے رحم کیا	يَرْحَمُ
۱۲۔	رَكِبَ	وہ سوار ہوا	يَرْكَبُ
۱۳۔	شَهِدَ	اُس نے گواہی دی	يَشْهَدُ
۱۴۔	قَبِلَ	اُس نے قبول کیا	يَقْبَلُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۱۵۔ مَرِضَ	وہ بیمار ہوا	یَمْرَضُ

(۳)

۱۔ قَرُبَ	وہ قریب ہوا	یَقْرُبُ
۲۔ بَعُدَ	وہ دور ہوا	یَبْعُدُ
۳۔ کَرُمَ	وہ باعزت ہوا	یَکْرُمُ
۴۔ ثَقُلَ	وہ بھاری ہوا	یَثْقُلُ
۵۔ ضَعُفَ	وہ کمزور ہوا	یَضْعُفُ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ ہم صبر کرتے ہیں
۲۔ وہ ٹھنڈا پانی پیتے ہیں
۳۔ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں
۴۔ میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں
۵۔ مسلمان گائے کو ذبح کریں گے
۶۔ اللہ ہمیں رزق دیتا ہے
۷۔ اللہ اسلام کے لیئے ہمارا سینا کھول دے گا
۸۔ اللہ گناہوں کو بخش دیتا ہے
۹۔ کافر مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں
۱۰۔ ان کے پاؤں گواہی دیں گے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فعل مضارع کو منفی بنانا:

فعل مضارع سے پہلے عام طور پر "لَا" لگانے سے مضارع منفی بن جاتا ہے مثلاً

وہ نہیں لکھتا / لکھے گا	لَا یَکْتُبُ
تم صبر نہیں کرتے / کرو گے	لَا تَصْبِرُ
مسلمان کافروں کی مدد نہیں کرتے	لَا یَنْصُرُ الْمُسْلِمُوْنَ الْکَافِرِیْنَ

فعل مضارع کو حال کے ساتھ مخصوص کرنا:

فعل مضارع سے پہلے لامِ مفتوح "لَ" لگانے سے مضارع صرف حال کے لیئے مخصوص ہو جاتا ہے مثلاً

لَیَنْصُرُ	وہ مدد کرتا ہے
لَیَکْتُبُ	وہ لکھتا ہے

فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا:

فعل مضارع سے پہلے سین مفتوح "سَ" یا "سَوْفَ" لگانے سے مضارع مستقبل کے لیئے مخصوص ہو جاتا ہے۔ مثلاً

سَیَنْصُرُ	وہ ابھی یا عنقریب مدد کرے گا
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	تم جلدی جان لوگے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿مضارع مجہول﴾

جس طرح ماضی مجہول کا ایک ہی وزن تھا۔ فُعِلَ

اسی طرح مضارع مجہول کا بھی ایک ہی وزن ہے۔ یُفْعَلُ

یَنْصُرُ سے یُنْصَرُ

یَقْبَلُ سے یُقْبَلُ

یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ

فعل مجہول کے بارے میں تفصیل سے گفتگو ہم ماضی مجہول کے سبق میں کر چکے ہیں۔

درج ذیل کا عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ وہ قتل کیا جاتا ہے

۲۔ انھیں رزق دیا جاتا ہے

۳۔ تم (سب) لوٹائے جاؤ گے

۴۔ آج مسجد کا دروازہ کھولا جائے گا

۵۔ اُس (مؤنث) سے کوئی سفارش قبول نہیں کی جائے گی

۶۔ وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کیئے جاتے ہیں

۷۔ تم (سب) سے سوال نہیں کیا جائے گا

۸۔ اس پر رحم نہیں کیا جائے گا

۹۔ مجرم قیامت کے روز اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے

۱۰۔ یہ کتاب عنقریب پڑھ لی جائے گی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿ابواب ثلاثی مجرد﴾

ہم جانتے ہیں کہ جن افعال کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھیں ثلاثی کہتے ہیں اور ایسے افعال کی تعداد تقریباً ۹۹ فیصد ہے۔
جن افعال کا مادہ چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھیں رباعی کہتے ہیں اور یہ تعداد میں بہت کم ہیں۔

فعل کے مادے کے حروف کا پتہ ہمیں ماضی کے پہلے صیغے سے لگتا ہے۔ ثلاثی میں اگر ماضی کے پہلے صیغے میں حروف مادہ کے علاوہ کوئی اضافی حرف ہو تو اُسے ثلاثی مزید فیہ کہتے ہیں اور اگر صرف مادے کے ہی تین حروف ہوں تو وہ ثلاثی مجرد کہلاتا ہے۔

ہم نے ماضی معروف کے تین وزن پڑھے ہیں۔ فَعَلَ ۔ فَعِلَ ۔ فَعُلَ
اور مضارع معروف کے بھی تین ہی وزن پڑھے ہیں۔ یَفْعَلُ۔ یَفْعِلُ ۔ یَفْعُلُ

ماضی اور مضارع کے تینوں اوزان میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ جو افعال ماضی میں عین کلمہ کی جس حرکت سے استعمال ہوں وہ مضارع میں بھی عین کلمہ کی اسی حرکت سے لازماً استعمال ہوں گے۔

افعال کی دی گئی گذشتہ فہرستوں پر غور کر کے ہم درج ذیل نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔

۱۔ ماضی میں عین کلمہ جب پیش والا ہو تو مضارع میں بھی وہ لازماً پیش والا ہوتا ہے۔
مثلاً کَرُمَ یَکْرُمُ

۲۔ ماضی میں عین کلمہ جب زیر والا ہو تو مضارع میں وہ زبر والا بھی ہو سکتا ہے اور زیر والا بھی
مثلاً سَمِعَ یَسْمَعُ
حَسِبَ یَحْسِبُ

۳۔ ماضی میں عین کلمہ جب زبر والا ہو تو مضارع میں وہ زبر، زیر اور پیش تینوں حرکات والا ہو سکتا ہے۔
مثلاً فَتَحَ یَفْتَحُ
ضَرَبَ یَضْرِبُ
نَصَرَ یَنْصُرُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

علمائے لغت نے جب ثلاثی مجرد کے تمام افعال پر غور کیا تو انھیں ماضی اور مضارع کے مندرجہ بالا چھ Combinations ہی نظر آئے۔ پھر انھوں نے مندرجہ بالا چھ افعال کو ہی بنیاد بنا کر ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ترتیب دے دیے۔ پھر مزید آسانی کی خاطر ہر باب کے نام کا پہلا حرف اس کی علامت، اس کی پہچان بن گیا مثلاً

۱)	كَرُمَ	يَكرُمُ	(ك)
۲)	نَصَرَ	يَنْصُرُ	(ن)
۳)	فَتَحَ	يَفْتَحُ	(ف)
۴)	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	(ض)
۵)	سَمِعَ	يَسْمَعُ	(س)
۶)	حَسِبَ	يَحْسِبُ	(ح)

ثلاثی مجرد کے چھ ابواب معلوم ہونے کا ہمیں یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ اگر ہمارے پاس تین حروف پر مشتمل مادہ ہو اور باب کا نام معلوم ہو تو ہم اس باب کی مدد سے اس مادے کا ماضی اور مضارع بنا سکتے ہیں مثلاً (د خ ل) ایک مادہ ہے اب ہمیں نہیں معلوم کہ اس مادے سے ماضی کس وزن پر بنانا ہے اور مضارع کس وزن پر۔ لیکن اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ (د خ ل) مادہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ یا (ن) سے استعمال ہوتا ہے تو ہم فوری طور پر (د خ ل) مادے سے مقررہ باب کا استعمال کرتے ہوئے مطلوبہ صیغے (دَخَلَ يَدْخُلُ) بنالیں گے۔

۔ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ کوئی مادہ کس باب سے استعمال ہوتا ہے؟ اس کے لیئے ہمیں عربی لغت (Dictionary) کی ضرورت پڑے گی۔

۔ عربی لغت میں مادہ کے ساتھ باب کا نام ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں۔

۱) مادہ کے ساتھ بریکٹ میں باب کی علامت لکھ دی جاتی ہے جیسے

علم (س) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے

۲) ماضی کا صیغہ عین کلمہ کی حرکت کے ساتھ لکھ کر بریکٹ میں مضارع کی عین کلمہ کی حرکت لکھ دی جاتی ہے مثلاً

عَلِم (ـَـ) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

درج ذیل مادوں سے بریکٹ میں دے ہوئے باب کی مدد سے ماضی اور مضارع تحریر کریں۔

مادہ	باب	ماضی اور مضارع	مادہ	باب	ماضی اور مضارع
سجد	(ن)		نظر	(ن)	
کتب	(ن)		ضحک	(س)	
خرج	(ن)		دخل	(ن)	
رزق	(ن)		رفع	(ف)	
علم	(س)		فرح	(س)	
تبع	(س)		حسب	(س)	
غفر	(ض)		ذبح	(ف)	
ملک	(ض)		عبد	(ن)	
قطع	(ف)		صدق	(ن)	
منع	(ف)		ذهب	(ف)	
صبر	(ض)		حفظ	(س)	
قبل	(س)		ذكر	(ن)	
نزل	(ض)		نعم	(ح)	
شفع	(ف)		غفل	(ن)	
شهد	(س)		ترك	(ن)	
ضعف	(ك)		جمل	(س)	
كسر	(ض)		رجع	(ض)	
حمد	(س)		عمل	(س)	
حكم	(ن)		طلب	(ن)	
كبر	(ك)		رحم	(س)	
ركب	(س)		نقص	(ن)	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اے فاطمہ ! کیا تو جانتی ہے تجھے کس نے پیدا کیا؟
ہاں ! میں جانتی ہوں اللہ نے مجھے پیدا کیا

جاننا مادہ (ع ل م) باب (س)
پیدا کرنا مادہ (خ ل ق) باب (ن)

۲۔ اے لڑکے! کیا تو جانتا ہے زید کہاں گیا؟
میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا

جانا مادہ (ذ ھ ب) باب (ف)

۳۔ یقیناً اللہ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے

دیکھنا مادہ (ن ظ ر) باب (ف)

۴۔ وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
وہ جانتا ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور
وہ جانتا ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے

نکلنا مادہ (خ ر ج) باب (ن)
نازل ہونا مادہ (ن ز ل) باب (ض)

۵۔ کیا تم (سب) عربی زبان سمجھتے ہو؟

سمجھنا مادہ (ف ھ م) باب (س)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴾غیر صحیح افعال﴿

عربی زبان میں حروف مادہ کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے

۱۔ صحیح فعل

۲۔ غیر صحیح فعل

کسی فعل کے حروف مادہ میں یعنی فا، عین یا لام کلمہ میں سے کسی جگہ پر اگر ھمزہ آجائے، ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے یا حرف علت (یعنی و اور ی میں سے کوئی حرف) آجائے تو وہ فعل غیر صحیح فعل کہلاتا ہے۔

غیر صحیح فعل کی درج ذیل اقسام ہیں

۱۔ مَهْمُوز: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی جگہ ھمزہ آجائے

مثلاً اَمَرَ ۔ سَئَلَ ۔ قَرَءَ

۲۔ مُضَاعَف: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی حرف کی تکرار ہو

مثلاً فَرَرَ ۔ تَبَبَ ۔ حَضَضَ

۳۔ مِثَال: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں فا کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً وَجَدَ ۔ وَعَدَ ۔ يَسَرَ

٤۔ اَجْوَف: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں عین کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً قَوَلَ ۔ خَوِفَ ۔ بَيَعَ

٥۔ نَاقِص: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً دَعَوَ ۔ تَلَوَ ۔ هَدَيَ

٦۔ لَفِيف: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں دو جگہ حرف علت آجائے

مثلاً وَقَيَ ۔ خَبِيَ ۔ رَوَيَ

کسی فعل کے غیر صحیح ہونے کی صورت میں فعل کی گردان میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ کہیں تبدیلی کم ہوتی ہے کہیں زیادہ لیکن ہر تبدیلی ایک قاعدہ کے تحت ہوتی ہے۔ ہمارے بزرگوں نے غیر صحیح افعال میں ہونے والی تبدیلیوں کے جس طرح قواعد مرتب کیئے واقعی وہ قابل تحسین ہیں۔ آئندہ آنے والے اسباق میں ضروری قواعد کو آسان کر کے بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی اور مزید قواعد مطالعے میں اضافے کے ساتھ معلوم ہوتے جائیں گے۔ اس وقت تک ہم نے صرف ثلاثی مجرد ابواب پڑھے ہیں لہٰذا غیر صحیح افعال کے قواعد بھی فی الحال ثلاثی مجرد ابواب کی حد تک ہی سمجھیں گے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مھموز

جس فعل کے حروف مادہ میں کسی جگہ ھمزہ آجائے تو اسے مھموز کہتے ہیں۔
اگر فاءکلمہ کی جگہ ھمزہ آجائے تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں مثلاً أَمَرَ ۔ أَكَلَ ۔ أَخَذَ
اگر عین کلمہ کی جگہ ھمزہ آجائے تو اُسے مہموز العین کہتے ہیں مثلاً سَئَلَ ۔ يَئِسَ
اگر لام کلمہ کی جگہ ھمزہ آجائے تو اُسے مہموز اللام کہتے ہیں مثلاً قَرَءَ

مہموز الفاء میں تبدیلیاں زیادہ ہوتی ہیں جبکہ مہموز العین اور مہموز اللاّم میں بہت کم۔ مہموز الفاء میں اگر کسی لفظ میں دو ھمزہ اکٹھے ہو جائیں اسطرح کہ پہلا ھمزہ متحرک اور دوسرا ساکن ہوتو دوسرے ھمزے کو پہلے ھمزے کی حرکت کے موافق حرف میں لازماً تبدیل کردیا جاتا ہے۔

مثلاً	أأمُرُ	سے	آمُرُ
	أأكُلُ	سے	آكُلُ

اگر کسی لفظ میں ساکن ھمزہ سے پہلے کوئی اور حرف (ھمزہ کے علاوہ) متحرک ہوتو دوسرے ھمزے کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

رَأْس"	سے	رَاس"
ذِئْب"	سے	ذِيْب"
مُؤْمِن"	سے	مُوْمِن"

نوٹ: ہم نے اب تک ثلاثی مجرد کے ٦ ابواب پڑھے ہیں ان ابواب کے مضارع میں واحد متکلم (حرف) کے صیغے میں یہ Situation واقع ہوتی ہے لہذا قاعدہ بھی صرف وہیں استعمال ہوگا

میں اسے حکم دیتا ہوں آمُرُهٗ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿مُضَاعَف﴾

ایسے اسماء وافعال جن کے حروفِ مادہ میں ایک ہی حرف دو مرتبہ آ جائے۔ انھیں مضاعف کہتے ہیں۔
ایک ہی حرف کے دو مرتبہ آنے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱) جب فا اور عین کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً "بَبَر"
۲) جب فا اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً "ثُلُث"
۳) جب عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً "مَدَد"

اس سبق میں ہم صرف تیسری صورت کے متعلق پڑھیں گے۔ یعنی وہ صورت جب حروف مادہ کا عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً

(م د د) (ق ص ص) (ض ر ر) (د ع ع)
(ف ر ر) (ت ب ب) (م س س)

عین اور لام کلمہ کے حروف کے لیئے ہم "مثلین" کی اصطلاح استعمال کریں گے۔ جن میں عین کلمہ مثلِ اول اور لام کلمہ مثلِ ثانی ہوگا۔
ایسی صورت میں کبھی مثلین کا ادغام کیا جائے گا اور کبھی نہیں۔

ادغام کی آئیڈیل صورت:

مثلِ اَوّل ساکن اور مثلِ ثانی متحرک

مثلِ اَوّل اگر ساکن نہ ہو تو اسے ساکن کریں گے۔
مثلِ اَوّل کو ساکن کرنے کے دو طریقے ہیں۔

۱) مثلِ اول کی حرکت ماقبل منتقل کر کے (اگر ماقبل ساکن ہو) ورنہ
۲) مثلِ اول کو زبردستی ساکن کر دیں گے یعنی حرکت ختم کر دیں گے۔

مثلِ ثانی اگر متحرک نہ ہو تو (اسے متحرک نہیں کریں گے اور اس صورت میں) ادغام نہیں ہوگا۔

مضاعف ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ نَصَرَ يَنْصُرُ مثلاً ضَرَرَ يَضْرُرُ سے ضَرَّ يَضُرُّ
۲۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ مثلاً فَرَرَ يَفْرِرُ سے فَرَّ يَفِرُّ
۳۔ سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً مَسِسَ يَمْسَسُ سے مَسَّ يَمَسُّ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ض رر (ن) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

دع ع (ن) یَدُعُّ الْیَتِیْمَ

ح ض ض (ن) وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ

ت ب ب(ن) تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ

ق ص ص (ن) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ

م ن ن (ن) قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا

ف رر (ض) یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ

م س س (س) وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِی سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿ مِثال ﴾

حروف مادہ میں فاکلمہ اگر حرف علت یعنی ''و'' یا ''ی'' ہوتو اس فعل کو مثال کہتے ہیں۔

فاکلمہ اگر ''و'' ہوتو مثال واوی	مثلاً	(و ج د)	(و ع د)	(و ذ ر)	
اگر ''ی'' ہوتو مثال یائی	مثلاً	(ی ق ن)	(ی س ر)	(ی ء س)	

مثال واوی میں تبدیلیاں زیادہ ہوتی ہیں اور مثال یائی میں تبدیلیاں کم

مثال واوی:

۔ مثال واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے استعمال نہیں ہوتا

۔ مثال واوی میں تبدیلی صرف مضارع معروف میں ہوتی ہے

۔ تبدیلی صرف ۳ ابواب میں ہوتی ہے۔

۱) فَتَحَ يَفْتَحُ

۲) ضَرَبَ يَضْرِبُ

۳) حَسِبَ يَحْسِبُ

تبدیلی یہ ہوتی ہے کہ مضارع معروف میں ''و'' گر جاتا ہے

مثلاً	و ه ب (ف)	وَهَبَ	يَهَبُ	(عطا کرنا)
	و ل ج (ض)	وَلَجَ	يَلِجُ	(داخل ہونا)
	و ر ث (ح)	وَرِثَ	يَرِثُ	(وارث ہونا)

مثال یائی:

مثال یائی ثلاثی مجرد کے ابواب (ن) اور (ح) سے استعمال نہیں ہوتا

ی س ر (ض)	يَسَرَ	يَيْسِرُ	(آسان ہونا)
ی ن ع (ف)	يَنَعَ	يَيْنَعُ	(میوے کا پکنا)
ی ت م (س)	يَتِمَ	يَيْتَمُ	(یتیم ہونا)
ی ق ظ (ك)	يَقُظَ	يَيْقُظُ	(جاگنا)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مثال کے چند اور قواعد:

۱) "و" ساکن کے ماقبل اگر کسرہ (زیر) ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

۲) "ی" ساکن کے ماقبل ضمّہ (پیش) ہو تو "ی" کو "و" میں بدل دیتے ہیں۔

مثلاً وص ل (افعال) سے مصدر اِوْصَالٌ بنتا ہے۔

اِوْصَالٌ ← اِیْصَالٌ

اور ی ق ن (افعال) سے مضارع یُیْقِنُ بنتا ہے۔

یُیْقِنُ ← یُوْقِنُ

و ج د (ض) وَوَجَدَكَ عَائِلًا

وَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ

یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُحْضَرًا

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ

وزر (ف) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی

ول ج (ض) یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا

وع د (ض) اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ

وع ظ (ض) وَهُوَ یَعِظُهٗ

ورث (ح) اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْهَا

وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ

وذر (ف) وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ

وهب (ف) وَیَهَبُ لِمَنْ یَّشَاءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَاءُ الذُّكُوْرَ

ی ء س (س) لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿اَجُوَف﴾

حروف مادہ میں عین کلمہ اگر حرف علت یعنی "و" یا "ی" ہو تو اس فعل کو اجوف کہتے ہیں۔

عین کلمہ اگر "و" ہو تو اجوف واوی مثلاً (ق و ل) (ک و ن) (خ و ف)

اگر "ی" ہو تو اجوف یائی مثلاً (ب ی ع) (ز ی د) (ش ی ء)

اجوف واوی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ نَصَرَ یَنْصُرُ

۲۔ سَمِعَ یَسْمَعُ

اجوف یائی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ

۲۔ سَمِعَ یَسْمَعُ

اجوف کے قواعد کا تعلق تین Situations کے ساتھ ہے۔ فعل کی گردان میں جہاں جو Situation واقع ہوگی اسی کے مطابق قاعدہ استعمال ہوگا۔

	ماقبل	حرف علت	مابعد
۱)	فتحہ	متحرک	متحرک
۲)	ساکن	متحرک	متحرک
۳)	فتحہ یا ساکن	متحرک	ساکن

قاعدہ نمبر(۱) حرف علت متحرک ہو، ماقبل فتحہ ہو اور مابعد بھی متحرک ہو تو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

اجوف واوی	اجوف یائی
قَوَلَ سے قَالَ	زَیَدَ سے زَادَ
خَوِفَ سے خَافَ	شَیِءَ سے شَاءَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قاعدہ نمبر(۲) حرف علت متحرک ہو، ماقبل ساکن ہو اور مابعد متحرک ہو تو حرف علت اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے خود اس حرکت کے موافق حرف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

اجوف یائی	اجوف واوی
يَزْيِدُ ــــ يَزِيْدُ	يَقْوُلُ ــــ يَقُوْلُ
يَشْيَءُ ــــ يَشَاءُ	يَخْوَفُ ــــ يَخَافُ

قاعدہ نمبر(۳الف) حرف علت متحرک ہو، ماقبل فتحہ یا ساکن ہو لیکن مابعد ساکن ہو تو حرف علت قاعدہ نمبر(۱) یا قاعدہ نمبر(۲) کی Application کے بعد ڈراپ ہو جاتا ہے۔ پھر

قاعدہ نمبر(۳ب) کے تحت فاکلمہ کی حرکت کا فیصلہ کیا جاتا ہے کہ فاکلمہ کی حرکت تبدیل کی جائے یا نہیں۔ اصول یہ ہے کہ اگر فاکلمہ کی حرکت اصلی ہے تو وہ لازماً تبدیل ہوگی اور اگر منتقل ہو کر آئی ہے تو تبدیل نہیں ہوگی۔ تبدیل ہونے کی صورت میں باب (ن) اور (ک) میں پیش آتی ہے باقی میں زیر۔ جبکہ اجوف یائی میں زیر ہی آتی ہے۔ مثلاً

اجوف یائی	اجوف واوی
زَيَدْنَ ــــ زِدْنَ	قَوَلْنَ ــــ قُلْنَ
شَيِئْنَ ــــ شِئْنَ	خَوِفْنَ ــــ خِفْنَ
يَشْيَئْنَ ــــ يَشَئْنَ	يَقْوُلْنَ ــــ يَقُلْنَ
يَزْيِدْنَ ــــ يَزِدْنَ	يَخْوَفْنَ ــــ يَخَفْنَ

قاعدہ (۳ب) کا اطلاق اجوف کے ثلاثی مجرد ابواب میں ہی ہوتا ہے۔

نوٹ: ۱) اجوف کے قاعدہ غیر (۳ب) کا اطلاق ثلاثی مزید فیہ ابواب میں نہیں ہوتا

۲) اجوف کے قواعد کا اطلاق اسم الآلہ، اسم التفضیل، الوان وعیوب اور افعال تعجب میں نہیں ہوتا

۳) اجوف میں مجہول "قِيْلَ" کے وزن پر استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً قُوِلَ ــــ قِيْلَ

سُوِقَ ــــ سِيْقَ

جُيِءَ ــــ جِيْءَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ق و ل (ن) وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰئِکَةِ ، وَ اِذْقُلْنَالِلْمَلٰئِکَةِ

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِن مَّزِيْدٍ

وَاِذَاقِيْلَ لَهُمْ

ق و م (ن) يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰئِکَةُصَفًّا

قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ

ک و ن (ن) يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ

ع و ذ (ن) اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

س و ق (ن) وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْااِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا

خ و ف (س) وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ

ز ى د (ض) فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا

زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

ج ى ء (ض) اِذَا جَاءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ

فَكَيْفَ اِذَاجِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍبِشَهِيْدٍوَجِئْنَابِکَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا

وَجِاىْٓءَ يَوْمَئِذٍبِجَهَنَّمَ

ش ى ء (س) اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مادہ: قول (ن)

نَصَرَ يَنْصُرُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	قَالَ	قَالَا	قَالُوْا
3rd Person	مؤنث	قَالَتْ	قَالَتَا	قُلْنَ
حاضر	مذکر	قُلْتَ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	قُلْتُ	قُلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَقُوْلُ	يَقُوْلَانِ	يَقُوْلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	يَقُلْنَ
حاضر	مذکر	تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	تَقُوْلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَقُوْلِيْنَ	تَقُوْلَانِ	تَقُلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَقُوْلُ	نَقُوْلُ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مادہ: س م ع (س)

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	خَافَ	خَافَا	خَافُوْا
3rd Person	مؤنث	خَافَتْ	خَافَتَا	خِفْنَ
حاضر	مذکر	خِفْتَ	خِفْتُمَا	خِفْتُمْ
2nd Person	مؤنث	خِفْتِ	خِفْتُمَا	خِفْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	خِفْتُ	خِفْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَخَافُ	يَخَافَان	يَخَافُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَخَافُ	تَخَافَان	يَخَفْنَ
حاضر	مذکر	تَخَافُ	تَخَافَان	تَخَافُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَخَافِيْنَ	تَخَافَان	تَخَفْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَخَافُ	نَخَافُ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مادہ: ب ی ع (ض)

ضَرَبَ يَضْرِبُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	بَاعَ	بَاعَا	بَاعُوْا
3rd Person	مؤنث	بَاعَتْ	بَاعَتَا	بِعْنَ
حاضر	مذکر	بِعْتَ	بِعْتُمَا	بِعْتُمْ
2nd Person	مؤنث	بِعْتِ	بِعْتُمَا	بِعْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	بِعْتُ	بِعْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَبِيْعُ	يَبِيْعَانِ	يَبِيْعُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَبِيْعُ	تَبِيْعَانِ	يَبِعْنَ
حاضر	مذکر	تَبِيْعُ	تَبِيْعَانِ	تَبِيْعُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَبِيْعِيْنَ	تَبِيْعَانِ	تَبِعْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَبِيْعُ	نَبِيْعُ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مادہ: ش ی ء (س)

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	شَاءَ	شَاءَا	شَاءُوْا
3rd Person	مؤنث	شَاءَتْ	شَاءَتَا	شِئْنَ
حاضر	مذکر	شِئْتَ	شِئْتُمَا	شِئْتُمْ
2nd Person	مؤنث	شِئْتِ	شِئْتُمَا	شِئْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	شِئْتُ	شِئْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَشَاءُ	يَشَاءَانِ	يَشَاءُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَشَاءُ	تَشَاءَانِ	يَشَئْنَ
حاضر	مذکر	تَشَاءُ	تَشَاءَانِ	تَشَاءُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَشَائِيْنَ	تَشَاءَانِ	تَشَئْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَشَاءُ	نَشَاءُ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کَانَ ۔ یَکُوْنُ کے استعمالات

- کَانَ کے معنی ہیں۔ وہ تھا
- یَکُوْنُ کے معنی ہیں۔وہ ہوگا یا ہوجائے گا

کَانَ عموماً ماضی کے لیئے ہی استعمال ہوتا ہےاور یَکُوْنُ عموماً صرف مستقبل کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔حال کے لیئے زیادہ تر جملہ اسمیہ استعمال کیا جاتا ہے مثلاً

- زید بیمار ہے (جملہ اسمیہ)
- زید بیمار تھا (کَانَ استعمال کریں گے)
- زید بیمار ہوجائے گا (یَکُوْنُ استعمال کریں گے)

جملہ اسمیہ پر کَانَ کے داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے۔مندرجہ بالا جملوں کی عربی کچھ اس طرح ہوگی

- زید بیمار ہے زَیْدٌ مَرِیْضٌ
- زید بیمار تھا کَانَ زَیْدٌ مَرِیْضًا
- زید بیمار ہوجائے گا یَکُوْنُ زَیْدٌ مَرِیْضًا

کَانَ دراصل ایک فعل ناقص ہے۔فعل ناقص اس فعل کو کہا جاتا ہے جو اپنے فاعل کے ساتھ مل کر بھی مفہوم واضح نہ کرے۔

جَاءَ زَیْدٌ	زید آیا	مفہوم مکمل
ضَرَبَ زَیْدٌ	زید نے مارا	مفہوم مکمل
کَانَ زَیْدٌ	زید تھا	مفہوم نامکمل

مفہوم کو مکمل اور واضح کرنے کے لیئے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔کَانَ کا فاعل دراصل کَانَ کا اسم اور کَانَ کا مفعول کَانَ کی خبر کہلاتے ہیں اور کَانَ کی خبر حالت نصب میں ہوتی ہے۔

کَانَ اگرچہ فعل ناقص ہے لیکن اس پر فعل کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے یعنی فاعل اگر اسم ظاہر ہے تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا خواہ فاعل واحد ہو مثنّی ہو یا جمع ہو۔

کَانَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا	کَانَتِ الْمُعَلِّمَةُ قَائِمَةً
کَانَ الْمُعَلِّمَانِ قَائِمَیْنِ	کَانَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ قَائِمَتَیْنِ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

كَانَ الْمُعَلِّمُوْنَ قَا ئِمِيْنَ　　　كَانَتِ الْمُعَلِّمَاتُ قَائِمَاتٍ

فاعل اگر اسم ضمیر ہو تو فعل کی گردان چلے گی

كَانَ قَائِمًا	كُنْتَ قَائِمًا	كُنْتُ قَائِمًا
كَانَا قَائِمَيْنِ	كُنْتُمَا قَائِمَيْنِ	كُنَّا قَائِمِيْنَ
كَانُوْا قَائِمِيْنَ	كُنْتُمْ قَائِمِيْنَ	
كَانَتْ قَائِمَةً	كُنْتِ قَائِمَةً	
كَانَتَا قَائِمَتَيْنِ	كُنْتُمَا قَائِمَتَيْنِ	
كُنَّ قَائِمَاتٍ	كُنْتُنَّ قَا ئِمَاتٍ	

كَانَ اور يَكُوْنُ فعل کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں فعل کے ساتھ استعمال کی صورتیں درج ذیل ہیں۔

ا۔ كَانَ + ماضی = ماضی بعید

كَانَ كَتَبَ　(اس نے لکھا تھا)

كَانَ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۲۔ كَانَ + مضارع = ماضی استمراری

كَانَ يَكْتُبُ　(وہ لکھتا تھا یا لکھا کرتا تھا)

كَانَ اور فعل (مضارع) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۳۔ يَكُوْنُ + ماضی = ماضی شکیہ

يَكُوْنُ كَتَبَ　(اس نے لکھا ہوگا)

يَكُوْنُ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

- لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
- وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ
- وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ

کچھ آفاقی صداقتیں (Universal truths) ہوتی ہیں جو زمانے سے بے نیاز ہوتی ہیں۔ ماضی میں بھی وہی صداقت، حال میں بھی وہی صداقت اور مستقبل میں بھی وہی صداقت۔ زبانوں کا مسئلہ ہے کہ کوئی ایسا لفظ، فعل یا اسم نہیں ہے جو تینوں زمانوں پر بیک

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وقت حاوی ہو۔اس لئے مجبوراً ہر زبان میں ایسی آفاقی صداقت کو بیان کرنے کے لیئے کسی ایک مخصوص زمانہ کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ اردو میں اس کا اظہار زمانہ حال سے کرتے ہیں جبکہ عربی میں ماضی سے۔

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا (اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے)

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (اللہ جاننے والا حکمت والا ہے)

كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (شیطان انسان کا دشمن ہے)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿ناقص﴾

حروف مادہ میں لام کلمہ اگر حرف علت یعنی ''و'' یا ''ی'' ہو تو اس فعل کو ناقص کہتے ہیں۔

لام کلمہ اگر ''و'' ہو تو ناقص واوی مثلاً (د ع و) (ت ل و) (ر ض و)

اگر ''ی'' ہو تو ناقص یائی مثلاً (ھ د ی) (س ع ی) (ن س ی)

ناقص واوی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ نَصَرَ يَنْصُرُ مثلاً دَعَوَ يَدْعُوُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً رَضِوَ يَرْضَوُ

ناقص یائی زیادہ تر تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبَ مثلاً هَدَىَ يَهْدِىُ

۲۔ فَتَحَ يُفْتَحُ مثلاً سَعَىَ يَسْعَىُ

۳۔ سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً نَسِىَ يَنْسَى

ناقص کے قواعد:

۱) حرف علت متحرک ہو اور ماقبل فتح ہو تو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے ناقص واوی میں اسے الف یعنی '' ا '' اور ناقص یائی میں اسے الف مقصورہ یعنی '' ی '' کی صورت میں لکھتے ہیں مثلاً

دَعَوَ ← دَعَا هَدَىَ ← هَدٰى

الف مقصورہ کے بعد اگر کوئی ضمیر مفعول کے طور پر آ جائے تو اس الف مقصورہ کو بھی الف کی صورت میں ہی لکھتے ہیں مثلاً

عَصٰى + هُ = عَصَاهُ

۲) ناقص کا حرف علت اور صیغے کا حرف علت اکٹھے ہو جائیں تو ناقص کا حرف علت گر جاتا ہے پھر اگر ماقبل حرف پر زبر ہو تو وہ برقرار رہتا ہے ورنہ صیغے کے حرف علت کی مناسبت سے حرکت لگائی جاتی ہے مثلاً

دَعَوُوْا ← دَعَوْا نَسِيُوْا ← نَسُوْا

يَدْعُوُوْنَ ← يَدْعُوْنَ يَنْسَيُوْنَ ← يَنْسَوْنَ

تَدْعُوِيْنَ ← تَدْعِيْنَ تَنْسَيِيْنَ ← تَنْسَيْنَ

هَدَيُوْا ← هَدَوْا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

يَهْدِيُوْنَ ← يَهْدُوْنَ

تَهْدِيِيْنَ ← تَهْدِيْنَ

۳) حرف علت متحرک ہو ما قبل فتحہ ہو اور ما بعد ساکن ہو تو حرف علت گر جاتا ہے مثلاً

دَعَوَتْ ← دَعَتْ هَدَيَتْ ← هَدَتْ

۴) فعل ماضی میں پانچواں صیغہ یعنی مثنّٰی مؤنث غائب کا صیغہ چوتھے صیغے یعنی واحد مؤنث غائب کے صیغے سے بنتا ہے مثلاً

دَعَتْ ← دَعَتَا هَدَتْ ← هَدَتَا

۵) مضموم واو سے پہلے پیش ہو تو واو ساکن ہو جاتی ہے مثلاً

يَدْعُوُ ← يَدْعُوْ

مضموم یاء سے پہلے زیر ہو تو یاء ساکن ہو جاتی ہے

يَهْدِيُ ← يَهْدِىْ

۶) کسی لفظ کے آخر میں آنے والی واو "و" (جو عموماً ناقص واوی کا لام کلمہ ہوتا ہے) کے ما قبل کسرہ ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں مثلاً

رَضِوَ ← رَضِىَ

۷) جب "و" کسی لفظ میں تین حروف یا اس کے بھی بعد واقع ہو اور اس کے ما قبل ضمّہ نہ ہو تو بھی "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں مثلاً

يَرْضَوُ ← يَرْضَىُ

نوٹ: قاعدہ نمبر ۶ اور ۷ کا اطلاق زیادہ تر ماضی مجہول اور مضارع مجہول پر ہوتا ہے۔

دع و (ن) يَارَبِّ اِنِّى دَعَوْتُ قَوْمِى لَيْلًا وَّنَهَارًا

رض و (س) رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

ھدی (ض) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ

س ع ی (ف) يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ

ن س ی (س) وَ نَسِىَ خَلْقَهٗ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نَصَرَ يَنْصُرُ

ماده: د ع و (ن)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	دَعَا	دَعَوَا	دَعَوْا
3rd Person	مؤنث	دَعَتْ	دَعَتَا	دَعَوْنَ
حاضر	مذکر	دَعَوْتَ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ
2nd Person	مؤنث	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَدْعُوْ	يَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ
حاضر	مذکر	تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَدْعِيْنَ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَدْعُوْ	نَدْعُوْ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سَمِعَ يَسْمَعُ

مادہ: رضو (س)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	رَضِیَ	رَضِیَا	رَضُوْا
3rd Person	مؤنث	رَضِیَتْ	رَضِیَتَا	رَضِیْنَ
حاضر	مذکر	رَضِیْتَ	رَضِیْتُمَا	رَضِیْتُمْ
2nd Person	مؤنث	رَضِیْتِ	رَضِیْتُمَا	رَضِیْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	رَضِیْتُ	رَضِیْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یَرْضٰی	یَرْضَیَانِ	یَرْضَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَرْضٰی	تَرْضَیَانِ	یَرْضَیْنَ
حاضر	مذکر	تَرْضٰی	تَرْضَیَانِ	تَرْضَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَرْضَیْنَ	تَرْضَیَانِ	تَرْضَیْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَرْضٰی	نَرْضٰی	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ضَرَبَ يَضْرِبُ

مادہ: ج ب و (ض)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	جَبَا	جَبَوَا	جَبَوْا
3rd Person	مؤنث	جَبَتْ	جَبَتَا	جَبَوْنَ
حاضر	مذکر	جَبَوْتَ	جَبَوْتُمَا	جَبَوْتُمْ
2nd Person	مؤنث	جَبَوْتِ	جَبَوْتُمَا	جَبَوْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	جَبَوْتُ	جَبَوْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَجْبِىْ	يَجْبِيَانِ	يَجْبُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَجْبِىْ	تَجْبِيَانِ	يَجْبِيْنَ
حاضر	مذکر	تَجْبِىْ	تَجْبِيَانِ	تَجْبُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَجْبِيْنَ	تَجْبِيَانِ	تَجْبِيْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَجْبِىْ	نَجْبِىْ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فَتَحَ يَفْتَحُ

مادہ: س ع ی (ف ۔ ۔)

جمع	مثنّٰی	واحد		ماضی
سَعَوْا	سَعَيَا	سَعٰی	مذکر	غائب
سَعَيْنَ	سَعَتَا	سَعَتْ	مؤنث	3rd Person
سَعَيْتُم	سَعَيْتُمَا	سَعَيْتَ	مذکر	حاضر
سَعَيْتُنَّ	سَعَيْتُمَا	سَعَيْتِ	مؤنث	2nd Person
سَعَيْنَا		سَعَيْتُ	مذکر مؤنث	متکلّم 1st Person

جمع	مثنّٰی	واحد		مضارع
يَسْعَوْنَ	يَسْعَيَانِ	يَسْعٰی	مذکر	غائب
يَسْعَيْنَ	تَسْعَيَانِ	تَسْعٰی	مؤنث	3rd Person
تَسْعَوْنَ	تَسْعَيَانِ	تَسْعٰی	مذکر	حاضر
تَسْعَيْنَ	تَسْعَيَانِ	تَسْعَيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَسْعٰی		اَسْعٰی	مذکر مؤنث	متکلّم 1st Person

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سَمِعَ یَسْمَعُ

مادہ: ن س ی (س)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	نَسِیَ	نَسِیَا	نَسُوْا
3rd Person	مؤنث	نَسِیَتْ	نَسِیَتَا	نَسِیْنَ
حاضر	مذکر	نَسِیْتَ	نَسِیْتُمَا	نَسِیْتُمْ
2nd Person	مؤنث	نَسِیْتِ	نَسِیْتُمَا	نَسِیْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	نَسِیْتُ	نَسِیْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یَنْسٰی	یَنْسَیَانِ	یَنْسَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَنْسٰی	تَنْسَیَانِ	یَنْسَیْنَ
حاضر	مذکر	تَنْسٰی	تَنْسَیَانِ	تَنْسَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَنْسَیْنَ	تَنْسَیَانِ	تَنْسَیْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَنْسٰی	نَنْسٰی	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ضَرَبَ يَضْرِبُ

مادہ: ھ د ی (ض)

ماضی		واحد	مثنّی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	هَدٰی	هَدَيَا	هَدَوْا
	مؤنث	هَدَتْ	هَدَتَا	هَدَيْنَ
حاضر 2nd Person	مذکر	هَدَيْتَ	هَدَيْتُمَا	هَدَيْتُمْ
	مؤنث	هَدَيْتِ	هَدَيْتُمَا	هَدَيْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	هَدَيْتُ	هَدَيْنَا	

مضارع		واحد	مثنّی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	يَهْدِیْ	يَهْدِيَانِ	يَهْدُوْنَ
	مؤنث	تَهْدِیْ	تَهْدِيَانِ	يَهْدِيْنَ
حاضر 2nd Person	مذکر	تَهْدِیْ	تَهْدِيَانِ	تَهْدُوْنَ
	مؤنث	تَهْدِيْنَ	تَهْدِيَانِ	تَهْدِيْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَهْدِیْ	نَهْدِیْ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لفیف

حروف مادہ میں اگر دو جگہ پر حرف علت آجائے تو اس فعل کو لفیف کہتے ہیں۔ مثلاً (و ق ی) ۔ (س و ی) ۔ (ح ی ی)
لفیف کی دو اقسام ہیں۔

۱) لفیف مفروق: جب دونوں حروف علت کے درمیان کوئی اور حرف آجائے تو اُسے لفیف مفروق کہتے ہیں
مثلاً (و ق ی) (و ف ی) (و ل ی)

۲) لفیف مقرون: جب دونوں حروف علت ساتھ ساتھ واقع ہوں تو اسے لفیف مقرون کہتے ہیں
مثلاً (ر و ی) (ھ و ی) (ح ی ی)

لفیف مفروق

۔ ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ
۲۔ سَمِعَ یَسْمَعُ
۳۔ حِسِبَ یَحْسِبُ

۔ لفیف مفروق = مثال + ناقص
مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱۔ و ق ی (ض) وَقَیَ یَوْقِیُ
وَقٰی یَقِیُ
۲۔ و ھ ی (س) وَھِیَ یَوْھَیُ
وَھِیَ یَوْھٰی
۳۔ و ل ی (ح) وَلِیَ یَوْلِیُ
وَلِیَ یَلِیُ

۔ فا کلمہ پر ہمیشہ ''وٗ'' اور لا کلمہ پر ''ی'' آتا ہے

لفیف مقرون

۔ ثلاثی مجرد کے دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ
۲۔ سَمِعَ یَسْمَعُ

۔ لفیف مقرون = اجوف + ناقص
صرف ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱۔ ر و ی (ض) رَوَیَ یَرْوِیُ
رَوٰی یَرْوِیُ
۲۔ ح ی ی (س) حَیِیَ یَحْیَیُ
حَیِیَ یَحْیٰی

۔ عین کلمہ پر ''وٗ'' اور لام کلمہ پر ''ی'' آتا ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نوٹ: ۱) فا اور عین کلمہ پر حروف علت کے یکجا ہونے والے مادے بہت کم ہیں اور اگر ہیں تو ان سے فعل استعمال نہیں ہوتا
مثلاً وَیْل" - یَوْم"

۲) بعض اوقات لفیف مقرون مضاعف بھی ہوتا ہے۔ مثلاً (ح ی ی) - (ع ی ی)
ایسی صورت میں مثلین کا ادغام کرنا یا نا کرنا دونوں جائز ہیں

ح ی ی (س) حَیِیَ یَحْیَیُ یا حَیَّ یَحَیُّ (زندہ ہونا)
ع ی ی (س) عَیِیَ یَعْیَیُ یا عَیَّ یَعَیُّ (تھک جانا)

م و ت (ن) ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحیٰی
ح ی ی (س) اللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی
ع ی ی (س) اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿ابواب ثلاثی مزید فیہ﴾

ہم جانتے ہیں کہ فعل ثلاثی مجرد سے مراد تین حروف پر مشتمل مادے کا ایسا فعل ہے جسکے اصلی حروف میں مزید کسی حرف کا اضافہ نہ کیا گیا ہو۔ کسی فعل کے مادے کے اصلی حروف معلوم کرنے کے لیئے ہمیں فعل ماضی کے پہلے صیغے کی طرح رجوع کرنا پڑتا ہے کیونکہ ثلاثی مجرد افعال کے ماضی کے پہلے صیغے میں ہمیں صرف مادے کے ہی تین حروف ملتے ہیں۔ اگر ثلاثی مجرد افعال میں مادے کے حروف کے ساتھ ایک، دو یا تین حروف کا اضافہ کر دیا جائے تو وہ فعل ثلاثی مجرد نہیں رہتا بلکہ ثلاثی مزید فیہ بن جاتا ہے۔ ثلاثی مجرد افعال کے چھ ابواب ہم پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم ثلاثی مزید فیہ افعال کے آٹھ ابواب کا مطالعہ کریں گے۔

۔ ثلاثی مزید فیہ کے ماضی کے پہلے صیغے میں زائد حروف کا اضافہ یا تو فا کلمہ سے پہلے ہوتا ہے یا فا اور عین کلمہ کے درمیان ہوتا ہے۔ کسی باب میں ایک حرف کا اضافہ ہوتا ہے کسی میں دو کا اور کسی میں تین کا۔

۔ ایک مادہ ثلاثی مجرد کے باب سے ثلاثی مزید فیہ کے باب میں آتا ہے تو اسکے مفہوم میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے یہ تبدیلی اس باب کی خصوصیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ہر باب کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں ہم ہر باب کی صرف ایک اہم خصوصیت کا مطالعہ کریں گے باقی خصوصیات ہمیں مطالعے میں اضافے کے ساتھ ساتھ معلوم ہونگی

ثلاثی مجرد ابواب کے مصدر کا پتہ ہمیں یا تو ڈکشنری سے چلتا ہے یا پھر اہل زبان سے سنکر۔ لیکن ثلاثی مزید فیہ ابواب کے نام ہی ان ابواب کے مصدر ہوتے ہیں اور ثلاثی مزید فیہ ابواب کے مصدر ہمیں باب کے معنی بتانے میں اہم کردار ادا کریں گے کیونکہ تقریباً سب الفاظ عربی زبان کے ہی الفاظ ہیں جو ہم اردو میں استعمال کرتے ہیں۔

ثلاثی مزید فیہ کے درج ذیل آٹھ ابواب ہم نے پڑھنے ہیں:۔

۱۔ اِفْعَال

۲۔ تَفْعِيْل

۳۔ مُفَاعَلَه

۴۔ تَفَعُّل

۵۔ تَفَاعُل

۶۔ اِفْتِعَال

۷۔ اِنْفِعَال

۸۔ اِسْتِفْعَال

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿إفْعَال﴾

اس باب کے نام کے وزن پر استعمال ہونے والے بہت سے الفاظ ہم اردو زبان میں استعمال کرتے ہیں مثلاً

اِکْرَام	اِخْرَاج	اِنْکَار	اِقْرَار
اِدْغَام	اِنْفَاق	اِنْصَاف	اِسْلَام
اِنْذَار	اِحْسَان	اِسْرَاف	اِرْسَال
اِفْهَام	اِنْعَام	اِصْلَاح	اِعْرَاض

اَفْعَلَ   يُفْعِلُ   اِفْعَالاً

خصوصیت:۔ یہ باب فعل لازم کو متعدی بنانے کے کام آتا ہے۔

مثلاً

نزل	(ض)	نَزَلَ	يَنْزِلُ	(اترنا)
	(افعال)	اَنْزَلَ	يُنْزِلُ	(اتارنا)
خرج	(ن)	خَرَجَ	يَخْرُجُ	(نکلنا)
	(افعال)	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	(نکالنا)
دخل	(ن)	دَخَلَ	يَدْخُلُ	(داخل ہونا)
	(افعال)	اَدْخَلَ	يُدْخِلُ	(داخل کرنا)

ن ز ل   اَنْزَلَ   يُنْزِلُ   اِنْزَالاً   (نازل کرنا)

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

ر س ل   اَرْسَلَ   يُرْسِلُ   اِرْسَالاً   (بھیجنا)

اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ

اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِه

هُوَ الَّذِى اَرْسَلَ رَسُوْلَه' بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِ

ن ع م   اَنْعَمَ   يُنْعِمُ   اِنْعَامًا   (انعام کرنا)

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

يٰبَنِیٓ اِسۡرَائِیۡلَ اذۡکُرُوۡانِعۡمَتِیَ الَّتِیۡ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ

خ ر ج — اَخۡرَجَ — یُخۡرِجُ — اِخۡرَاجًا — (نکالنا)

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِین اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُھُمۡ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ

والذین کَفَرُوۡا اَوۡلِیَاءُ ھُمُ الطَّاغُوۡتُ یُخۡرِجُوۡنَھُمۡ مِنَ النُّوۡرِ اِلَی

الظُّلُمٰتِ ۔ اُولٰئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ھُمۡ فِیۡھَا خَالِدُوۡنَ

ن ذ ر — اَنۡذَرَ — یُنۡذِرُ — اِنۡذَارًا — (خبردار کرنا)

اِنَّا اَنۡذَرۡنَا کُمۡ عَذَابًا قَرِیۡبًا

اِنِّیۡ اَنۡذَرۡتُکُمۡ نَارًا تَلَظّٰی

ن ف ق — اَنۡفَقَ — یُنۡفِقُ — اِنۡفَاقًا — (خرچ کرنا)

وَمِمَّا رَزَقۡنَاھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ

وَمَا اَنۡفَقۡتُمۡ مِنۡ نَفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِنۡ نَذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُہٗ

ط ع م — اَطۡعَمَ — یُطۡعِمُ — اِطۡعَامًا — (کھلانا)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَطۡعَمَنِیۡ وَسَقَانِیۡ وَجَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ

د خ ل — اَدۡخَلَ — یُدۡخِلُ — اِدۡخَالًا — (داخل کرنا)

وَاَدۡخَلۡنَا ھُمۡ فِیۡ رَحۡمَتِنَا

یُدۡخِلُ مَنۡ یَّشَاءُ فِیۡ رَحۡمَتِہٖ

ب ل غ — اَبۡلَغَ — یُبۡلِغُ — اِبۡلَاغًا — (پہنچانا)

لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُکُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّیۡ

ف ل ح — اَفۡلَحَ — یُفۡلِحُ — اِفۡلَاحًا — (فلاح پانا)

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ

ء م ن — اٰمَنَ — یُؤۡمِنُ — اِیۡمَانًا — (ایمان لانا)

اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَ مَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ

یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ح ب ب   اَحَبَّ   يُحِبُّ   اِحْبَابًا   (محبت کرنا)

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِىْ فَاَ حَبَّنِىْ

بَلْ تُحِبُّـوْ نَ الْعَاجِلَةَ

ول ج   اَوْلَجَ   يُوْلِجُ   اِيْلاَ جًا   (داخل کرنا)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ

ى ق ن   اَيْقَنَ   يُوْقِنُ   اِيْقَانًا   (یقین رکھنا)

وَبِا لْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

م و ت   اَمَاتَ   يُمِيْتُ   اِمَاتَةً   (مارنا)

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ

ز ى غ   اَزَاغَ   يُزِيْغُ   اِزَاغَةً   (ٹیڑھا کرنا)

فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْ بَهُمْ

ل ه و   اَلْهٰى   يُلْهِىْ   اِلْهَاءً   (غافل کرنا)

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

ء ذ ى   اٰذٰى   يُؤْذِىْ   اِيْذَاءً   (اذیت دینا)

لِمَ تُؤْ ذُوْنَنِىْ

و ح ى   اَوْحٰى   يُوْحِىْ   اِيْحَاءً   (وحی کرنا)

اِنَّآ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ

ح ى ى   اَحْيٰى   يُحْيِىْ   اِحْيَاءً   (زندہ کرنا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

باب (اِفْعَال)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اَفْعَلَ	اَفْعَلَا	اَفْعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	اَفْعَلَتْ	اَفْعَلَتَا	اَفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	اَفْعَلْتَ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اَفْعَلْتِ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْعَلْتُ	اَفْعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُفْعِلُ	يُفْعِلَانِ	يُفْعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	يُفْعِلْنَ
حاضر	مذکر	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُفْعِلِيْنَ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اُفْعِلُ	نُفْعِلُ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿تفعیل﴾

تعلیم	تدریس	تصدیق	تکذیب	تکریم
ترسیل	تسلیم	تکفیر	تدبیر	تقدیر
تکویر	تذلیل	تعریف	ترغیب	تذکیر
تجدید	تجوید	تنزیل	تسبیح	تنبیہ
توحید	تبدیل	تضحیک	تفہیم	

فَعَّلَ یُفَعِّلُ تَفْعِیْلاً یا تَفْعِلَةً

خصوصیت:۔ فعل لازم کو فعل متعدی میں تبدیل کرتا ہے۔

ع ل م عَلَّمَ یُعَلِّمُ تَعْلِیْمًا (سکھانا)

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۔ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ
یُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ

ن ز ل نَزَّلَ یُنَزِّلُ تَنْزِیْلاً (نازل کرنا)

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ
هُوَ الَّذِی یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ

س ب ح سَبَّحَ یُسَبِّحُ تَسْبِیْحًا (تسبیح کرنا)

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

ک ل م کَلَّمَ یُکَلِّمُ تَکْلِیْمًا (کلام کرنا)

کَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا

ک ذ ب کَذَّبَ یُکَذِّبُ تَکْذِیْبًا (جھٹلانا)

فَکَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا
اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ح د ث　　حَدَّثَ　　يُحَدِّثُ　　تَحْدِيْثًا　　(بیان کرنا)

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا

ق د م　　قَدَّمَ　　يُقَدِّمُ　　تَقْدِيْمًا

ا خ ر　　اَخَّرَ　　يُؤَخِّرُ　　تَأْخِيْرًا

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ

رَبِّ لَوْ لَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ

و د ع　　وَدَّعَ　　يُوَدِّعُ　　تَوْدِيْعًا　　(چھوڑ دینا)

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ

ی س ر　　يَسَّرَ　　يُيَسِّرُ　　تَيْسِيْرًا　　(آسان کرنا)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى

ع د د　　وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ

ص و ر　　صَوَّرَ　　يُصَوِّرُ　　تَصْوِيْرًا　　(صورت بنانا)

هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ

ب ی ن　　بَيَّنَ　　يُبَيِّنُ　　تَبْيِيْنًا　　(واضح کر دینا)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

ز ک و　　زَكّٰى　　يُزَكِّىْ　　تَزْكِيَةً　　(پاک کرنا)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

ج ل ی　　جَلّٰى　　يُجَلِّىْ　　تَجْلِيَةً　　(روشن کرنا۔ظاہر کرنا)

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

و ص ی وَصّٰی یُوَصِّیُ تَوْصِیَةً (وصیت کرنا)

وَوَصّٰی بِهَا اِبْرَاهِیْمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ

س و ی سَوّٰی یُسَوِّیُ تَسْوِیَةً (برابر کرنا۔سنوارنا)

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰ ھَا

فَاِذَا سَوَّیْتُه' وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُوْحِیْ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(تَفْعِيل)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَعَّلَ	فَعَّلَا	فَعَّلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعَّلَتْ	فَعَّلَتَا	فَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	فَعَّلْتَ	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعَّلْتِ	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	فَعَّلْتُ	فَعَّلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلْنَ
حاضر	مذکر	تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُفَعِّلِيْنَ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اُفَعِّلُ	نُفَعِّلُ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿مُفَاعَلَة﴾

مقابلہ مشاہدہ مجاہدہ مناظرہ مراقبہ
مراسلہ مباہلہ معالجہ مقاربہ مطالبہ
معاشقہ محاصرہ مقاتلہ معاشرہ مشاعرہ
مباحثہ مذاکرہ

فَاعَلَ يُفَاعِلُ مُفَاعَلَةً يا فِعَالاً

خصوصیت: مشارکت:۔ دواشخاص یادوگروہ فعل میں اسطرح شریک ہوں کہ ایک فاعل ہواور دوسرا مفعول

خ د ع خَادَعَ يُخَادِعُ مُخَادَعَةً (دھوکا دینا)

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

ن ف ق نَافَقَ يُنَافِقُ مُنَافَقَةً يا نِفَاقًا (منافق ہونا)

نَافَقَ حَنْظَلَةُ"

ق ت ل قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً يا قِتَالاً (جنگ کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا

ج ھ د جَاهَدَ يُجَاهِدُ مُجَاهَدَةً يا جِهَادًا (جہاد کرنا)

مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ

ج د ل جَادَلَ يُجَادِلُ مُجَادَلَةً (جھگڑنا)

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا

ظ ھ ر ظَاهَرَ يُظَاهِرُ مُظَاهَرَةً يا ظِهَارًا (اظہار کرنا)

اَلَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَاءِ هِمْ مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ح ف ظ　حَافَظَ　يُحَافِظُ　مُحَافَظَةً　(محافظت کرنا)

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلاَ تِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

د ف ع　دَافَعَ　يُدَافِعُ　مُدَافَعَةً يا دِفَاعًا　(دفاع کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ض ع ف　ضَاعَفَ　يُضَاعِفُ　مُضَاعَفَةً　(بڑھانا۔دوگنا کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُضَاعِفُ اَجْرَ مَنْ يَشَاءُ

ھ ج ر　هَاجَرَ　يُهَاجِرُ　مُهَاجَرَةً　(ہجرت کرنا۔چھوڑ دینا)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَ اَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَنَصَرُوْا
اُولٰئِكَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَة" وَ رِزْق" كَرِيْم"

ء خ ذ　اٰخَذَ　يُؤَاخِذُ　مُؤَاخَذَةً　(گرفت کرنا)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَ لٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ
اِلٰى اَجَلٍ مُسَمّٰى

ح ج ج　حَاجَّ　يُحَاجُّ　مُحَاجَّةً

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَاجَّ اِبْرَاهِيْمَ فِىْ رَبِّهٖ

و ع د　وَاعَدَ　يُوَاعِدُ　مُوَاعِدَةً يا مِيْعَادًا

وَاِذْ وَاعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

ر و د　رَاوَدَ　يُرَاوِدُ　مُرَاوَدَةً

وَقَالَ نِسْوَة" فِى الْمَدِيْنَةِ امْرَاَةُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَفْسِهٖ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ع ف و   عَافَا   يُعَافِىْ   مُعَافَةٌ   (صحت دینا۔ بلا اور برائی سے بچانا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنِّىْ الْاَذٰى وَعَافَانِىْ

ن د ی   نَادٰى   يُنَادِىْ   نِدَاءٌ   (پکارنا)

اِذْنَادٰى رَبَّهٗ نِدَاءً خَفِيًّا

و ر ی   وَارٰى   يُوَارِىْ   مُوَارَاةً

كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْءَةَ اَخِىْ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(مُفَاعَلَة)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَاعَلَ	فَاعَلَا	فَاعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَاعَلَتْ	فَاعَلَتَا	فَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	فَاعَلْتَ	فَاعَلْتُمَا	فَاعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَاعَلْتِ	فَاعَلْتُمَا	فَاعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	فَاعَلْتُ	فَاعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُفَاعِلُ	يُفَاعِلَانِ	يُفَاعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُفَاعِلُ	تُفَاعِلَانِ	يُفَاعِلْنَ
حاضر	مذکر	تُفَاعِلُ	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُفَاعِلِيْنَ	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اُفَاعِلُ	نُفَاعِلُ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿تَفَعُّل﴾

تدبّر	تَذکر	تکبر	تبسم	تحفظ
تعجب	تحمل	تجمل	تردد	تَنزل
تعلم	تربص	توکل	تشکر	تجس
تصدق	تقدم	تکلم	تکلف	تصرف

تَفَعَّلَ یَتَفَعَّلُ تَفَعُّلاً

خصوصیت:۔ اس باب کی سب سے نمایاں خصوصیت تکلف ہے۔ جس فعل کا ذکر ہو رہا ہو اسکو خود حاصل کرنا۔

ع ل م تَعَلَّمَ یَتَعَلَّمُ تَعَلُّمًا (سیکھنا)

خَیۡرُکُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَہٗ

ذ ک ر تَذَکَّرَ یَتَذَکَّرُ تَذَکُّرًا (یادکرنا to recall)

یَوۡمَئِذٍ یَتَذَکَّرُ الۡاِنۡسَانُ وَاَنّٰی لَہُ الذِّکۡرٰی

ف ک ر تَفَکَّرَ یَتَفَکَّرُ تَفَکُّرًا (غوروفکرکرنا)

وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ

د ب ر تَدَبَّرَ یَتَدَبَّرُ تَدَبُّرًا (غوروفکرکرنا)

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ

ک ل م تَکَلَّمَ یَتَکَلَّمُ تَکَلُّمًا

لَا یَتَکَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَہُ الرَّحۡمٰنُ

ص د ق تَصَدَّقَ یَتَصَدَّقُ تَصَدُّقًا (صدقہ کرنا)

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخۡفَاهَا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ن ز ل — تَنَزَّلَ — يَتَنَزَّلُ — تَنَزُّلاً — (نازل ہونا)

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ

نوٹ:۔ فعل مضارع کے جن صیغوں میں دو "ت" اکٹھی ہو جاتی ہیں ان میں سے ایک "ت" کو گرا دینا جائز ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَ الرُّوْحُ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

خ ب ط — تَخَبَّطَ — يَتَخَبَّطُ — تَخَبُّطًا — (باؤلا کر دینا)

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ

ء خ ر — تَاَخَّرَ — يَتَاَخَّرُ — تَاَخُّرًا — (دیر کرنا)

وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ

ج س س — تَجَسَّسَ — يَتَجَسَّسُ — تَجَسُّسًا — (تجسس کرنا)

لَا يَتَجَسَّسُ الْمُؤْمِنُوْنَ

و ک ل — تَوَكَّلَ — يَتَوَكَّلُ — تَوَكُّلاً — (توکل کرنا)

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

ط و ع — تَطَوَّعَ — يَتَطَوَّعُ — تَطَوُّعًا

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

م ی ز — تَمَيَّزَ — يَتَمَيَّزُ — تَمَيُّزًا — (پھٹ جانا)

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ

و ف ی — تَوَفّٰى — يَتَوَفّٰى — تَوَفِّيًا — (پورا پورا لینا)

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(تَفَعَّل)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	تَفَعَّلَ	تَفَعَّلَا	تَفَعَّلُوْا
3rd Person	مؤنث	تَفَعَّلَتْ	تَفَعَّلَتَا	تَفَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	تَفَعَّلْتَ	تَفَعَّلْتُمَا	تَفَعَّلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	تَفَعَّلْتِ	تَفَعَّلْتُمَا	تَفَعَّلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	تَفَعَّلْتُ	تَفَعَّلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَتَفَعَّلُ	يَتَفَعَّلَانِ	يَتَفَعَّلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَتَفَعَّلُ	تَتَفَعَّلَانِ	يَتَفَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	تَتَفَعَّلُ	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَتَفَعَّلِيْنَ	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَتَفَعَّلُ	نَتَفَعَّلُ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿تَفَاعُل﴾

تکاثر	تفاخر	تغابن	تعارف	توازن
تعاون	تواتر	تعاقب	تصادم	تناسب
تناسل	تجاوز	تقابل	تناظر	تدارك

تَفَاعَلَ یَتَفَاعَلُ تَفَاعُلاً

خصوصیت: **تشارک:۔** کسی کام کے ہونے میں دوافراد یا دو چیزوں کا شریک ہونا اس شرط کے ساتھ کہ دونوں فاعل ہوں۔

غ م ز تَغَامَزَ یَتَغَامَزُ تَغَامُزًا (ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کرنا)

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ

د ر س تَدَارَسَ یَتَدَارَسُ تَدَارُسًا (باہم پڑھنا)

یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَه' بَیْنَهُمْ

ع ق ب تَعَاقَبَ یَتَعَاقَبُ تَعَاقُبًا (یکے بعد دیگرے آنا)

اِنَّ الْعُسْرَوَالْیُسْرَ یَتَعَاقَبَانِ

ن ص ر تَنَاصَرَ یَتَنَاصَرُ تَنَاصُرًا (ایک دوسرے کی مدد کرنا)

مَالَکُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ

خ ف ت تَخَافَتَ یَتَخَافَتُ تَخَافُتًا (ایک دوسرے سے چپکے چپکے بات کرنا)

وَهُمْ یَتَخَافَتُوْنَ

ن ز ع تَنَازَعَ یَتَنَازَعُ تَنَازُعًا (باہم جھگڑنا)

لَا یَتَنَازَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَلَی الْمَالِ

ک ث ر تَکَاثَرَ یَتَکَاثَرُ تَکَاثُرًا (باہم کثرت طلب کرنا)

اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ف خ ر　تَفَاخَرَ　يَتَفَاخَرُ　تَفَاخُرًا　(ایک دوسرے پر فخر کرنا)

اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِب" وَلَهْو" وَ زِيْنَة" وَتَفَاخُر" بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُر"
فِي الْاَ مْوَالِ وَ الْاَ وْلَا دِ

س ء ل　تَسَاءَ لَ　يَتَسَاءَ لُ　تَسَاءُ لًا　(ایک دوسرے سے سوال کرنا)

عَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ

ح ب ب　تَحَابَّ　يَتَحَابُّ　تَحَابًّا　(ایک دوسرے سے محبت کرنا)

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ

ج و ز　تَجَاوَزَ　يَتَجَاوَزُ　تَجَاوُزًا

وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَا تِهِم

د ی ن　تَدَايَنَ　يَتَدَايَنُ　تَدَايُنًا　(ایک دوسرے کو ادھار دینا)

اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ

ع ل و　تَعَالٰى　يَتَعَالٰى　تَعَالِيًا　(بلند و برتر ہونا)

فَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

ع ط ی　تَعَاطٰى　يَتَعَاطٰى　تَعَاطِيًا

فَنَا دَوْصَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ

و ص ی　تَوَاصٰى　يَتَوَاصٰى　تَوَاصِيًا　(ایک دوسرے کو وصیت کرنا)

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(تَفَاعُل)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	تَفَاعَلَ	تَفَاعَلَا	تَفَاعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	تَفَاعَلَتْ	تَفَاعَلَتَا	تَفَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	تَفَاعَلْتَ	تَفَاعَلْتُمَا	تَفَاعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	تَفَاعَلْتِ	تَفَاعَلْتُمَا	تَفَاعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	تَفَاعَلْتُ	تَفَاعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَتَفَاعَلُ	يَتَفَاعَلَانِ	يَتَفَاعَلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَتَفَاعَلُ	تَتَفَاعَلَانِ	يَتَفَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	تَتَفَاعَلُ	تَتَفَاعَلَانِ	تَتَفَاعَلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَتَفَاعَلِيْنَ	تَتَفَاعَلَانِ	تَتَفَاعَلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَتَفَاعَلُ	نَتَفَاعَلُ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿افتعال﴾

اختلاف	اجتناب	اقتدار	اقتباس	اجتهاد
اکتساب	اشتعال	امتحان	اجتماع	اختیار
احترام	اہتمام	اعتراف	اعتبار	اختصار
انتقام	انتظار	انتشار	انتخاب	انتقال

اِفْتَعَلَ يَفْتَعِلُ اِفْتِعَالاً

خصوصیت:۔ جس فعل کا ذکر ہو اس کو اہتمام سے کرنا اہمیت دے کر کرنا

نوٹ:۔ باب افتعال کا ھمزہ، ھمزہ الوصل ہوتا ہے۔

ک س ب اِکْتَسَبَ يَكْتَسِبُ اِكْتِسَابًا (کمانا)

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

ق ر ب اِقْتَرَبَ يَقْتَرِبُ اِقْتِرَابًا (قریب ہونا)

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُعْرِضُوْنَ

ج م ع اِجْتَمَعَ يَجْتَمِعُ اِجْتِمَاعًا (اکٹھے ہونا)

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ

ع ر ف اِعْتَرَفَ يَعْتَرِفُ اِعْتِرَافًا (اعتراف کرنا)

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْبِهِمْ

ن ق م اِنْتَقَمَ يَنْتَقِمُ اِنْتِقَامًا (انتقام لینا)

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ

ع ذ ر اِعْتَذَرَ يَعْتَذِرُ اِعْتِذَارًا (عذر پیش کرنا)

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

م ل ء　اِمْتَلَأَ　يَمْتَلِأُ　اِمْتِلَاءً　(بھر جانا)

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ　وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ

ه ز ز　اِهْتَزَّ　يَهْتَزُّ　اِهْتِزَازًا

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَانٌّ

ک ی ل　اِكْتَالَ　يَكْتَالُ　اِكْتِيَالًا　(ماپ کرلینا)

اَلَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ

ب ل و　اِبْتَلٰى　يَبْتَلِيْ　اِبْتِلَاءً　(آزمانا)

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ اَكْرَمَنِ

ن ہ ی　اِنْتَهٰى　يَنْتَهِيْ　اِنْتِهَاءً　(بازآنا)

فَمَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ

س و ی　اِسْتَوٰى　يَسْتَوِيْ　اِسْتِوَاءً　(بازآنا)

لَا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ

لَا يَسْتَوِيْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(اِفْتِعَال)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اِفْتَعَلَ	اِفْتَعَلَا	اِفْتَعَلُوا
3rd Person	مؤنث	اِفْتَعَلَتْ	اِفْتَعَلَتَا	اِفْتَعَلْنَ
حاضر	مذکر	اِفْتَعَلْتَ	اِفْتَعَلْتُمَا	اِفْتَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِفْتَعَلْتِ	اِفْتَعَلْتُمَا	اِفْتَعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اِفْتَعَلْتُ	اِفْتَعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَفْتَعِلُ	يَفْتَعِلَانِ	يَفْتَعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفْتَعِلُ	تَفْتَعِلَانِ	يَفْتَعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْتَعِلُ	تَفْتَعِلَانِ	تَفْتَعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفْتَعِلِيْنَ	تَفْتَعِلَانِ	تَفْتَعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْتَعِلُ	نَفْتَعِلُ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تفعّل اور تفاعل کے خصوصی قواعد

ت د ذ ز س ش ص ض ط ظ

- باب تفعّل اور تفاعل کا ''ف'' کلمہ اگر مندرجہ بالا حروف میں سے کوئی حرف ہو تو ان دونوں ابواب کی ''ت'' تبدیل ہوکر وہی حرف بن جاتی ہے جو ''ف'' کلمہ پر ہے۔ پھر ادغام کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔

ذ ک ر (تفعّل) تَذَكَّرَ ذَذَكَّرَ ذُذَكَّرَ اذْذَكَّرَ اِذْذَكَّرَ اِذَّكَّرَ

يَتَذَكَّرُ يَذَذَكَّرُ يَذْذَكَّر يَذَّكَّرُ

ث ق ل (تفاعل) تَثَاقَلَ ثَثَاقَلَ ثُثَاقَلَ اثْثَاقَلَ اِثْثَاقَلَ اِثَّاقَلَ

يَتَثَاقَلُ يَثَثَاقَلُ يَثْثَاقَلُ يَثَّاقَلُ

نوٹ: یہ قاعدہ اختیاری ہے لازمی نہیں۔

- باب تفعّل اور تفاعل کے فعل مضارع کی گردان کے جن صیغوں میں دو ''ت'' اکٹھے آجائیں ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔

ن ز ل (تفعّل) تَتَنَزَّلُ سے تَنَزَّلُ

ن ص ر (تفاعل) تَتَنَاصَرُوْنَ سے تَنَاصَرُوْنَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

افتعال کے خصوصی قواعد

- باب افتعال کا ''ف'' کلمہ اگر (د ذ ز) میں سے کوئی حرف ہوتو باب افتعال کی ''ت'' کو ''د'' میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

فا کلمہ اگر ''د'' ہوتو دونوں ''د'' کا ادغام کر دیا جاتا ہے۔

دخل	اِدْتَخَلَ	اِدْدَخَلَ	اِدَّخَلَ	یَدْتَخِلُ	یَدْدَخِلُ	یَدَّخِلُ
ذکر	اِذْتَکَرَ	اِذْدَکَرَ		یَذْتَکِرُ	یَذْدَکِرُ	
زجر	اِزْتَجَرَ	اِزْدَجَرَ		یَزْتَجِرُ	یَزْدَجِرُ	

''ذ'' کو ''د'' میں اور ''د'' کو ''ذ'' میں بدل کر دونوں کا ادغام کرنا بھی جائز ہے۔

	اِذْدَکَرَ	اِذْذَکَرَ	اِذَّکَرَ	یَذْدَکِرُ	یَذْذَکِرُ	یَذَّکِرُ
	اِذْدَکَرَ	اِدْدَکَرَ	اِدَّکَرَ	یَذْدَکِرُ	یَدْدَکِرُ	یَدَّکِرُ

- باب افتعال کا ''ف'' کلمہ اگر (ص ض ط ظ) میں سے کوئی حرف ہوتو باب افتعال کی ''ت'' تبدیل ہوکر (ط) بن جاتی ہے۔

صبر	اِصْتَبَرَ	اِصْطَبَرَ		یَصْتَبِرُ	یَصْطَبِرُ	
ضرب	اِضْتَرَبَ	اِضْطَرَبَ		یَضْتَرِبُ	یَضْطَرِبُ	
طلع	اِطْتَلَعَ	اِطْطَلَعَ	اِطَّلَعَ	یَطْتَلِعُ	یَطْطَلِعُ	یَطَّلِعُ
ظلم	اِظْتَلَمَ	اِظْطَلَمَ		یَظْتَلِمُ	یَظْطَلِمُ	

''ظ'' کو ''ط'' میں یا ''ط'' کو ''ظ'' میں تبدیل کر کے ادغام بھی کیا جاسکتا ہے

	اِظْطَلَمَ	اِظْظَلَمَ	اِظَّلَمَ	یَظْطَلِمُ	یَظْظَلِمُ	یَظَّلِمُ
	اِظْطَلَمَ	اِطْطَلَمَ	اِطَّلَمَ	یَظْطَلِمُ	یَطْطَلِمُ	یَطَّلِمُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- باب افتعال کا ''ف'' کلمہ اگر (و یا ی) ہوتو اسے ''ت'' میں تبدیل کر کے باب افتعال کی ''ت'' میں مدغم کر دیتے ہیں۔

وق ی	اِوْتَقٰی	اِتْتَقٰی	اِتَّقٰی	یَوْتَقِیُ	یَتْتَقِیُ	یَتَّقِیُ
ی س ر	اِیْتَسَرَ	اِتْتَسَرَ	اِتَّسَرَ	یَیْتَسِرَ	یَتْتَسِرَ	یَتَّسِرُ

(و) کی تبدیلی لازمی ہے جبکہ (ی) کی تبدیلی اختیاری ہے۔

- (اَخَذَ) جب باب افتعال سے آتا ہے تو خلاف قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

ا خ ذ	اِاْتَخَذَ	اِتْتَخَذَ	اِتَّخَذَ	یَاْتَخِذُ	یَتْتَخِذُ	یَتَّخِذُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿انفعال﴾

انقلاب	انکسار	انکشاف	انحراف	انفطار
انشقاق	انشراح	انحصار	انحطاط	انقطاع

اِنْفَعَلَ یَنْفَعِلُ اِنْفِعَالاً

خصوصیت:۔ متعدی افعال کولازم بنانے کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔
باب انفعال کا ھمزہ بھی ھمزہ الوصل ہوتا ہے۔

ک س ر اِنْکَسَرَ یَنْکَسِرُ اِنْکِسَارًا (ٹوٹ جانا)

اِنْکَسَرَ الْقَلَمُ

ص ر ف اِنْصَرَفَ یَنْصَرِفُ اِنْصِرَافًا (پھر جانا)

اِنْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ

ک د ر اِنْکَدَرَ یَنْکَدِرُ اِنْکِدَارًا (گدلا ہوجانا)

وَاِذَاالنُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ

ب ع ث اِنْبَعَثَ یَنْبَعِثُ اِنْبِعَاثًا (اٹھ کھڑا ہونا)

اِذِانْبَعَثَ اَشْقَاھَا

ط ل ق اِنْطَلَقَ یَنْطَلِقُ اِنْطِلَاقًا (چلنا)

لَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ

ق ل ب اِنْقَلَبَ یَنْقَلِبُ اِنْقِلَابًا (واپس مڑنا)

وَیَنْقَلِبُ اِلٰی اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا

ف ج ر اِنْفَجَرَ یَنْفَجِرُ اِنْفِجَارًا (پھٹ پڑنا)

فَا نْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ق ط ع　اِنْقَطَعَ　يَنْقَطِعُ　اِنْقِطَاعًا　(کٹ جانا)

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُه‘

ف ط ر　اِنْفَطَرَ　يَنْفَطِرُ　اِنْفِطَارًا　(پھٹ جانا)

اِذَالسَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

ش ق ق　اِنْشَقَّ　يَنْشَقُّ　اِنْشِقَاقًا　(پھٹ جانا)

اِذَالسَّمَاءُ انْشَقَّتْ

ب غ ی　اِنْبَغٰی　يَنْبَغِیْ　اِنْبِغَاءً　(شایانِ شان ہونا)

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِیْ لَه‘

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(اِنْفِعَال)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	اِنْفَعَلَ	اِنْفَعَلَا	اِنْفَعَلُوْا
	مؤنث	اِنْفَعَلَتْ	اِنْفَعَلَتَا	اِنْفَعَلْنَ
حاضر 2nd Person	مذکر	اِنْفَعَلْتَ	اِنْفَعَلْتُمَا	اِنْفَعَلْتُمْ
	مؤنث	اِنْفَعَلْتِ	اِنْفَعَلْتُمَا	اِنْفَعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اِنْفَعَلْتُ	اِنْفَعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	يَنْفَعِلُ	يَنْفَعِلَانِ	يَنْفَعِلُوْنَ
	مؤنث	تَنْفَعِلُ	تَنْفَعِلَانِ	يَنْفَعِلْنَ
حاضر 2nd Person	مذکر	تَنْفَعِلُ	تَنْفَعِلَانِ	تَنْفَعِلُوْنَ
	مؤنث	تَنْفَعِلِيْنَ	تَنْفَعِلَانِ	تَنْفَعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَنْفَعِلُ	نَنْفَعِلُ	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿اِسْتِفْعَال﴾

استغفار　استقبال　استخراج　استکبار　استحصال

استقرار　استحکام　استهزاء　استدراج　استخلاف

اِسْتَفْعَلَ　یَسْتَفْعِلُ　اِسْتِفْعَالاً

خصوصیت:۔　زیادہ تر کسی کام کو طلب کرنے کا مفہوم ہوتا ہے

باب استفعال کا همزہ بھی همزۃ الوصل ہوتا ہے۔

غ ف ر　اِسْتَغْفَرَ　یَسْتَغْفِرُ　اِسْتِغْفَارًا　(بخش مانگنا)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

ک ب ر　اِسْتَکْبَرَ　یَسْتَکْبِرُ　اِسْتِکْبَارًا　(بڑائی چاہنا)

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ

ب د ل　اِسْتَبْدَلَ　یَسْتَبْدِلُ　اِسْتِبْدَالاً　(بدلنا چاہنا)

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ"

ط ع م　اِسْتَطْعَمَ　یَسْتَطْعِمُ　اِسْتِطْعَامًا　(کھانا طلب کرنا)

اِسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا

ع ج ل　اِسْتَعْجَلَ　یَسْتَعْجِلُ　اِسْتِعْجَالاً　(جلدی مانگنا)

وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالْعَذَابِ

ء ذ ن　اِسْتَأْذَنَ　یَسْتَأْذِنُ　اِسْتِئْذَانًا　(اجازت طلب کرنا)

لَا یَسْتَأْذِنُکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ

ه ز ء　اِسْتَهْزَءَ　یَسْتَهْزِءُ　اِسْتِهْزَاءً　(استهزاء کرنا)

اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ یَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ق ر ر　اِسْتَقَرَّ　یَسْتَقِرُّ　اِسْتِقْرَارًا　(قرار پکڑنا)

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِیْ

و ق د　اِسْتَوْقَدَ　یَسْتَوْقِدُ　اِسْتِیْقَادًا

مَثَلُهُمْ کَمَثَلِ الَّذِیْ اسْتَوْقَدَ نَارًا

ع و ن　اِسْتَعَانَ　یَسْتَعِیْنُ　اِسْتِعَانَةً　(مدد طلب کرنا)

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ

خ ی ر　اِسْتَخَارَ　یَسْتَخِیْرُ　اِسْتِخَارَةً　(بھلائی طلب کرنا)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِکَ

ع ل و　اِسْتَعْلٰی　یَسْتَعْلِیْ　اِسْتِعْلَاءً

وَقَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰی

س ق ی　اِسْتَسْقٰی　یَسْتَسْقِیْ　اِسْتِسْقَاءً　(پانی مانگنا)

وَاِذِاسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ

و ف ی　اِسْتَوْفٰی　یَسْتَوْفِیْ　اِسْتِیْفَاءً　(پورا پورا مانگنا)

اَلَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ

ح ی ی　اِسْتَحْیٰ　یَسْتَحْیِ　اِسْتِحْیَاءً　(شرمانا)

وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیِ مِنَ الْحَقِّ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(اِسْتِفْعَال)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	اِسْتَفْعَلَ	اِسْتَفْعَلَا	اِسْتَفْعَلُوْا
	مؤنث	اِسْتَفْعَلَتْ	اِسْتَفْعَلَتَا	اِسْتَفْعَلْنَ
حاضر 2nd Person	مذکر	اِسْتَفْعَلْتَ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتُمْ
	مؤنث	اِسْتَفْعَلْتِ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اِسْتَفْعَلْتُ		اِسْتَفْعَلْنَا

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	يَسْتَفْعِلُ	يَسْتَفْعِلَانِ	يَسْتَفْعِلُوْنَ
	مؤنث	تَسْتَفْعِلُ	تَسْتَفْعِلَانِ	يَسْتَفْعِلْنَ
حاضر 2nd Person	مذکر	تَسْتَفْعِلُ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلُوْنَ
	مؤنث	تَسْتَفْعِلِيْنَ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَسْتَفْعِلُ		نَسْتَفْعِلُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ثلاثی مزید فیہ

﴿فعل مجہول﴾

ماضی مجہول :- ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ ایک ہی ہے جو تین Steps پر مشتمل ہے۔

۱۔ آخری حرف کو ویسے ہی رہنے دیں

۲۔ آخری حرف سے پہلے حرف پر زیر لگا دیں

۳۔ باقی تمام متحرک حروف کی حرکت کو پیش میں تبدیل کر دیں

مضارع مجہول :- ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ بھی ایک ہی ہے یہ قاعدہ چار Steps پر مشتمل ہے۔

۱۔ آخری حرف کو ویسے ہی رہنے دیں

۲۔ آخری حرف سے پہلے حرف پر زبر لگا دیں

۳۔ علامت مضارع پر پیش لگا دیں

۴۔ باقی تمام حروف کو ویسے ہی رہنے دیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿ثلاثی مزید فیہ ابواب سے مجہول﴾

باب	مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	ماضی مجہول	مضارع مجہول
اِفْعَال	ن ز ل	اَنْزَلَ	يُنْزِلُ	اُنْزِلَ	يُنْزَلُ
	خ ر ج	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	اُخْرِجَ	يُخْرَجُ
تَفْعِيْل	ك و ر	كَوَّرَ	يُكَوِّرُ	كُوِّرَ	يُكَوَّرُ
	خ ف ف	خَفَّفَ	يُخَفِّفُ	خُفِّفَ	يُخَفَّفُ
مُفَاعَلَه	ن د ی	نَادٰی	يُنَادِيُ	نُوْدِيَ	يُنَادٰی
	ح س ب	حَاسَبَ	يُحَاسِبُ	حُوْسِبَ	يُحَاسَبُ
تَفَعُّل	ق ب ل	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	تُقُبِّلَ	يُتَقَبَّلُ
	خ ط ف	تَخَطَّفَ	يَتَخَطَّفُ	تُخُطِّفَ	يُتَخَطَّفُ
اِفْتِعَال	خ ل ف	اِخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ	اُخْتُلِفَ	يُخْتَلَفُ
	ن ف ع	اِنْتَفَعَ	يَنْتَفِعُ	اُنْتُفِعَ	يُنْتَفَعُ
اِنْفِعَال	ف ط ر	اِنْفَطَرَ	يَنْفَطِرُ	×	×
اِسْتِفْعَال	ھ ز ء	اِسْتَهْزَءَ	يَسْتَهْزِءُ	اُسْتُهْزِءَ	يُسْتَهْزَءُ
	ع ت ب	اِسْتَعْتَبَ	يَسْتَعْتِبُ	اُسْتُعْتِبَ	يُسْتَعْتَبُ

۱۔ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

۲۔ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا

۳۔ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

۴۔ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ

۵۔ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

۶۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۷۔ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا

۸۔ إِنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ

۹۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ

۱۰۔ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ

۱۱۔ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ

۱۲۔ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مضارع کے تغیرات

فعل ماضی تو مبنی اسماء کی طرح اپنی شکل تبدیل نہیں کرتا لیکن فعل مضارع اپنی نارمل شکل کے علاوہ مزید شکلیں اختیار کرتا ہے۔ یعنی وہ نارمل مضارع سے ہلکا (خفیف) بھی ہوتا ہے اور ہلکا تر (اخف) بھی پھر وہ بھاری (ثقیل) بھی ہوتا ہے اور بھاری تر (اثقل) بھی۔

مضارع اخف <------ مضارع خفیف <------ نارمل مضارع -------> مضارع ثقیل -----> مضارع اثقل

مضارع ثقیل اور مضارع اثقل تو ہم (انشاءاللہ) فعل مضارع کے تاکیدی اسلوب کے حوالے سے پڑھیں گے۔ اس وقت ہم مضارع خفیف اور مضارع اخف کے متعلق معلومات دو سوالات سامنے رکھ کر حاصل کرتے ہیں۔

۱) خفیف اور اخف ہونے کی صورت میں نارمل مضارع کی شکل میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

۲) مضارع خفیف اور اخف کب یا کیوں ہوتا ہے؟

پہلے سوال کے جواب کے لیئے پہلے ہم کسی بھی وزن کے فعل مضارع کی گردان کے صیغوں کو تین قسم کے صیغوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ پہلی قسم کے صیغے

(یَفْعَلُ ۔ تَفْعَلُ ۔ تَفْعَلُ ۔ اَفْعَلُ ۔ نَفْعَلُ)

۲۔ دوسری قسم کے صیغے

(یَفْعَلَانِ ۔ تَفْعَلَانِ ۔ تَفْعَلَانِ ۔ تَفْعَلَانِ ۔ یَفْعَلُوْنَ ۔ تَفْعَلُوْنَ۔ تَفْعَلِیْنَ)

۳۔ تیسری قسم کے صیغے

(یَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿مضارع خفیف﴾

فعل مضارع جب خفیف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

۱) پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی ''پیش'' ''زبر'' میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی

یَفْعَلَ ۔ تَفْعَلَ ۔ تَفْعَلَ ۔ اَفْعَلَ ۔ نَفْعَلَ

۲) دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی

یَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ یَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلِیْ

۳) تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

یَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ

کچھ حروف ایسے ہیں جو مضارع کے شروع میں آ جائیں تو مضارع کو خفیف کر دیتے ہیں۔ یہ حروف درج ذیل ہیں۔

لَنْ ۔ اَنْ ۔ کَیْ ۔ اِذَنْ ۔ حَتّٰی ۔ لِ

مندرجہ بالا حروف میں سے پہلے چار اصلاً مضارع کو خفیف کرتے ہیں جبکہ آخری دو کے بعد کوئی حرف محذوف سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع خفیف ہوتا ہے۔ ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے

۱) **لَنْ:** حرف لَنْ کے اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن جب یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

i) اس میں زوردار نفی کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔

ii) اس کے معنے مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔

یَفْعَلُ	(وہ کرتا ہے/کرے گا)
لَن یَفْعَلَ	(وہ ہرگز نہیں کرے گا)

- وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسیٰ لَنْ نَصبِرَ عَلیٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ
- اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَخْلُقُوْا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوْا لَه'
- اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَن یَضُرُّوْا اللّٰهَ شَیْئًا وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْم
- وَقَالُوْا لَن یَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ کَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تِلْکَ اَمَانِیُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- وَ قَالُوْا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَه‘
- قُلْ لَن يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ اَوِالْقَتْلِ
- لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَا اَوْلَا دُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲) اَنْ: کہ

میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے — اَمَرْتُه‘ اَنْ يَذْهَبَ

- اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نَعْبُدَه‘
- اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰه
- اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً
- عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
- الرِّبٰو سبعُوْن حُوْبًا۔ ايسرُها ان ينكِح الرَّجُلُ اُمَّه‘
- كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَاللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَعْلَمُوْنَ
- اَلاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ
- اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَن يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ
- اِنَّمَا اَمْرُه‘ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَن يَّقُوْلَ لَه‘ كُنْ فَيَكُوْنُ
- وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ

۳) كَيْ: تاکہ

یہ فعل کے بعد آ کر فعل کا مقصد بیان کرتا ہے۔

- اَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَيْ اَفْهَمَه‘
- كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا
- فَرَدَدْنٰه‘ اِلٰى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ

۴) اِذَنْ: تب تو یا پھر تو

اس حرف سے پہلے ایک جملہ آتا ہے جس کا نتیجہ یا ردعمل ''اِذَنْ'' سے ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- قُلْتُ لِزَيْدٍ "هٰذَا الْكِتَابُ مُفِيْد" "فَقَالَ "اِذَنْ سَاَقْرَءُه"

۵) حَتّٰی :۔ یہاں تک کہ

میں ہرگز نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ معلم اجازت دے

لَنْ اَجْلِسَ حَتّٰی یأذَنَ الْمُعَلِّمُ

- لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ
- وَمَا يُعَلِّمَانِ حَتّٰی يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَة"
- وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ
- قَالُوْا يٰمُوْسٰی اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ وَاِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتّٰی يَخْرُجُوْا مِنْهَا
- اَلَا وَ اِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا
- لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

٦) لِ:۔ تا کہ کا مفہوم دیتا ہے اور وجہ بتانے کے لیئے استعمال ہوتا ہے

اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا تا کہ وہ اس کی عبادت کریں

خَلَقَ اللّٰهُ النَّاسَ لِيَعْبُدُوْه

اسے لام کَیْ بھی کہتے ہیں اور لام تعلیل بھی

لِ ۔ کَیْ ۔ لِکَیْ ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

- هُوَ الَّذِیْ يُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
- وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْکَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ
- هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَه بِالْهُدٰی وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَه عَلَی الدِّيْنِ كُلِّهٖ
- وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ
- جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
- وَكَذٰلِکَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا
- اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ لِ يَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿مضارع اخف﴾

فعل مضارع جب اخف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

۱) پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی ''پیش'' سکون میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی
یَفۡعَلۡ ۔ تَفۡعَلۡ ۔ تَفۡعَلۡ ۔ اَفۡعَلۡ ۔ نَفۡعَلۡ

۲) دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی
یَفۡعَلاَ ۔ تَفۡعَلاَ ۔ تَفۡعَلاَ ۔ تَفۡعَلاَ ۔ یَفۡعَلُوۡا ۔ تَفۡعَلُوۡا ۔ تَفۡعَلِیۡ

۳) تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی
یَفۡعَلۡنَ ۔ تَفۡعَلۡنَ

درج ذیل حروف مضارع پر داخل ہو کر اُسے اخف کر دیتے ہیں۔

۱) **لَمۡ:۔** حرف لَمۡ کے بھی اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن فعل مضارع پر داخل ہونے کے بعد یہ بھی اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

۱) اس میں زوردار نفی کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔
۲) اس کے معنی ماضی کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔

یَفۡعَلُ (وہ کرتا ہے/کرے گا)
لَمۡ یَفۡعَلۡ (اس نے بالکل نہیں کیا ۔اس نے کیا ہی نہیں)

- لَمۡ یَلِدۡ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ
- اَلَمۡ یَأۡتِکُمۡ نَذِیۡر''
- اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر''
- اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ یَقۡبَلُ التَّوۡبَۃَ عَنۡ عِبَادِہٖ
- اَلَمۡ یَأۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُھُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰہِ

۲) **لَمَّا:۔ (ابھی تک نہیں)**

زید نے ابھی تک نہیں لکھا — لَمَّا یَکۡتُبۡ زَیۡد''

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سورج ابھی تک طلوع نہیں ہوا — لَمَّا تَطْلُعِ الشَّمْسُ

میں نے ابھی تک یہ کتاب نہیں پڑھی — لَمَّا اَقْرَءْ هٰذَا الْكِتَابَ

- وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ

- اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَا هَدُوْا مِنْكُمْ

۳) اِنْ:۔ (اگر)

"اِنْ" حرف شرط ہے۔ شرط والا جملہ، جملہ شرطیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا

جملہ شرطیہ کے دو حصے ہوتے ہیں

۱) شرط — اگر تو بیٹھے گا

۲) جواب شرط یا جزاء — تو میں بیٹھوں گا

اگر شرط اور جواب شرط دونوں میں فعل مضارع آئے (جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) اور شرط بھی حرف "اِنْ" سے بیان کرنی ہو تو شرط والے فعل مضارع سے پہلے حرف "اِنْ" لگتا ہے جس سے مضارع اخف ہو جاتا ہے اور جواب شرط والا مضارع بھی خود بخود اخف ہو جاتا ہے۔

اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا — اِنْ تَجْلِسْ اَجْلِسْ

اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا — اِنْ تَضْرِبْنِىْ اَضْرِبْكَ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اگر تو میری عزت کرے گا تو میں تیری عزت کروں گا۔

۲۔ اگر تو محنت کرے گا تو کامیاب ہوگا۔

۳۔ اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا۔

۴۔ اگر تو رحم کرے گا تو تجھ پر رحم کیا جائے گا۔

۵۔ اگر تو مسکین کو کھانا کھلائے گا تو اللہ تجھ سے راضی ہوگا۔

۶۔ اگر تم اللہ کو یاد کرو گے تو وہ تمہیں یاد کرے گا۔

۷۔ اگر ہم قرآن کی زبان سمجھیں گے تو قرآن کو سمجھیں گے۔

۸۔ اگر وہ صبر کریں گی تو کامیاب ہونگیں۔

۹۔ اگر تو ظلم کرے گا تو لوگ تجھ سے محبت نہیں کریں گے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مندرجہ ذیل اسماء بھی شرط کے لیئے استعمال ہوتے ہیں

مَنْ ۔ مَا ۔ اَیْنَ ۔ اَنّٰی ۔ اَیَّانَ ۔ مَتٰی ۔ کَیْفَ ۔ اَیّ"

اسمائے شرط پر کبھی (مَا) مائے تاکید بھی لگاتے ہیں۔

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ جو محنت کرے گا کامیاب ہوگا

۲۔ جو کسی ذرے کے ہم وزن نیکی کرے گا اُسے دیکھ لے گا اور جو کسی ذرے کے ہم وزن برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا

۳۔ جو تم پیو گے میں پیوں گا

۴۔ جو تم کہو گی میں کروں گا

۵۔ جہاں وہ جائیں گے ہم جائیں گے

۶۔ جہاں بھی تم ہو گے موت تمہیں پالے گی

۷۔ جب تو جائے گا میں جاؤں گا

۸۔ جہاں تو پڑھے گا میں پڑھوں گا

۹۔ جو رحم کرے گا اس پر رحم کیا جائے گا

۱۰۔ ان میں سے جو مجھے مارے گا میں اسے ماروں گا

لِ (لامِ امر) خواہش

فعل مجہول (Passive voice) میں مطلقاً یعنی تینوں قسم (غائب، حاضر اور متکلم) کے صیغوں میں اور فعل معروف (Active Voice) میں غائب اور متکلم سے کسی خواہش کے اظہار کے لیئے مضارع سے پہلے" لِ" لگایا جاتا ہے جسے "لامِ امر" کہتے ہیں۔

یَفْعَلُ	(وہ کرتا ہے/کرے گا)
لِیَفْعَلْ	(اسے چاہیے کہ وہ کرے)
لِاَ فْعَلْ	(مجھے کرنا چاہیے)

۔ لامِ کَیْ مضارع کو خفیف کرتا ہے جبکہ لامِ امر اخف پہلی قسم کے صیغوں میں تو لامِ کَیْ اور لامِ امر کی پہچان آسانی سے ہوجاتی ہے مثلاً

لِیَفْعَلَ	(تاکہ وہ کرے)	لامِ کَیْ
لِیَفْعَلْ	(اسے چاہیے کہ وہ کرے)	لامِ امر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۔ دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں میں لام کیٔ اور لام امر کی پہچان عام طور پر سیاق وسباق اور جملہ کے مفہوم سے ہوتی ہے کیونکہ

دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں کی شکل خفیف اور اخف دونوں میں ایک ہی ہوتی ہے۔

لِيَسْمَعُوْا (تا کہ وہ سنیں)

لِيَسْمَعُوْا (انھیں سننا چاہیے)

۔ لام کیٔ اور لام امر میں پہچان کرنے کا ایک طریقہ اور بھی ہے کہ جب لام امر سے پہلے ''وْ'' یا ''ف'' آجائے تو لام امر ساکن ہو

جاتا ہے جبکہ لام کیٔ ساکن نہیں ہوتا۔

وَ لِيَسْمَعُوْا (اور تا کہ وہ سنیں)

وَ لْيَسْمَعُوْا (اور انھیں چاہیے کہ سنیں)

۱۔ وَلْتَنْظُرْ نَفْس'' مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

۲۔ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

۳۔ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ

۴۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِیْ

۵۔ وَ لْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِب'' بِالْعَدْلِ

۶۔ اسے چاہیے کہ (وہ) محنت کرے تا کہ (وہ) کامیاب ہو

۷۔ پس ہمیں چاہیے کہ (ہم) اپنے رب کی عبادت کریں تا کہ ہمارا رب ہمیں بخش دے۔

۸۔ انھیں چاہیے کہ (وہ) مسلمانوں کی مدد کریں

۹۔ ہمیں چاہیے کہ (ہم) اللہ کی مدد کریں تا کہ وہ ہماری مدد کرے

۱۰۔ تمہارے طاقتور کو تمہارے کمزور کی مدد کرنی چاہیے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فعل امر

مخاطب کوکسی کام کاحکم دینے کے لیئے یادرخواست کرنے کے لیئےفعل امراستعمال ہوتا ہے۔مثلاً تم لکھو ۔ اے اللہ ہماری مدد فرما

فعل امر بنانے کا طریقہ:

۔ فعل امر فعل مضارع سے بنے گا

۔ حاضر کے صیغوں سے بنے گا۔

۱) مضارع کو اخف کریں

۲) علامت مضارع ہٹادیں۔اگر پڑھا جائے تو یہی فعل امر ہے ورنہ

پڑھنے کے لیئے

۳) شروع میں ھمزۃالوصل کا اضافہ کریں۔

ھمزۃالوصل کی حرکت کا فیصلہ عین کلمہ کی حرکت سے کریں۔جن ابواب کے مضارع میں عین کلمہ کی حرکت پیش ہے ان میں ھمزۃالوصل پر پیش لگائیں جن ابواب میں عین کلمہ کی حرکت زبر یا زیر ہے ان میں ھمزۃالوصل پر زیر لگائیں۔اس اصول کے تحت صرف دو ابواب(نَصَرَ ۔ یَنْصُرُ اور کَرُمَ ۔ یَکْرُمُ)سے فعل امر بناتے ہوئے ھمزۃالوصل پر پیش آئے گی باقی میں زیر۔

نوٹ: ۱۔ باب افعال کے فعل امر کے ھمزہ پر زبر آتی ہے اور

۲۔ باب افعال کے فعل امر کا ھمزہ، ھمزۃالوصل نہیں ہے

ن ص ر (ن)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اُنْصُرْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرُوْا
مؤنث	اُنْصُرِیْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرْنَ

اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ف ت ح (ف)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِفْتَحْ	اِفْتَحَا	اِفْتَحُوْا
مؤنث	اِفْتَحِیْ	اِفْتَحَا	اِفْتَحْنَ

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

غ ف ر (ض)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِغْفِرْ	اِغْفِرَا	اِغْفِرُوْا
مؤنث	اِغْفِرِیْ	اِغْفِرَا	اِغْفِرْنَ

ر ح م (س)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِرْحَمْ	اِرْحَمَا	اِرْحَمُوْا
مؤنث	اِرْحَمِیْ	اِرْحَمَا	اِرْحَمْنَ

رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ن ف ق (افعال)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اَنْفِقْ	اَنْفِقَا	اَنْفِقُوْا
مؤنث	اَنْفِقِیْ	اَنْفِقَا	اَنْفِقْنَ

وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ

ط ھ ر (تفعیل)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	طَھِّرْ	طَھِّرَا	طَھِّرُوْا
مؤنث	طَھِّرِیْ	طَھِّرَا	طَھِّرْنَ

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَ عَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ

ق ب ل (تفعل)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	تَقَبَّلْ	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلُوْا
مؤنث	تَقَبَّلِیْ	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلْنَ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ع ر ف (تفاعل)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	تَعَارَفْ	تَعَارَفَا	تَعَارَفُوْا
مؤنث	تَعَارَفِیْ	تَعَارَفَا	تَعَارَفْنَ

تَعَارَفُوْا بَیْنَکُمْ

غ ن م (افتعال)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِغْتَنِمْ	اِغْتَنِمَا	اِغْتَنِمُوْا
مؤنث	اِغْتَنِمِیْ	اِغْتَنِمَا	اِغْتَنِمْنَ

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ

غ ف ر (استفعال)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِسْتَغْفِرْ	اِسْتَغْفِرَا	اِسْتَغْفِرُوْا
مؤنث	اِسْتَغْفِرِیْ	اِسْتَغْفِرَا	اِسْتَغْفِرْنَ

قَالُوْا یَا اَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴾قرآن مجید کا مختصر ترین فعل امر﴿

و ق ی 〈ض〉

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	قِ	قِيَا	قُوْا
مؤنث	قِيْ	قِيَا	قِيْنَ

درج ذیل مادوں سے ابواب کو مدنظر رکھتے ہوئے فعل امر بنائیں۔

۱۔ ع ب د (ن)

۲۔ ج ع ل (ف)

۳۔ ھ د ی (ض)

۴۔ ت و ب (ن)

۵۔ ش ر ح (ف)

۶۔ ی س ر (تفعیل)

۷۔ ح ل ل (ن)

۸۔ س ل م (افعال)

۹۔ ق و م (افعال)

۱۰۔ ء ت ی (افعال)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فعل نہی

جس فعل میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعل نہی کہتے ہیں۔ مثلاً
تو مت لکھ۔ تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ جاؤ
فعل نہی بنانے کے لیئے حرف '' لَا '' استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع اخف ہو جاتا ہے۔

تَكْتُبُ (تو لکھتا ہے/ لکھے گا)
لَا تَكْتُبُ (تو نہیں لکھتا ہے/ لکھے گا)
لَا تَكْتُبْ (تو مت لکھ)

اردو میں لفظ ''نہیں'' میں کسی کام کے نہ ہونے کا مفہوم ہوتا ہے اور اس کے لیئے نفی کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جبکہ ''نہی'' میں کسی کام سے منع کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

- لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ
- لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ
- لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ
- لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
- لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
- لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ
- لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا
- لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
- يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ
- لَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا
- تو مت ڈر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے
- تم (سب) ایک ہی دروازے سے داخل مت ہونا
- تم (سب) گواہی مت چھپاؤ
- وہ دونوں ٹھنڈا پانی نہ پیئں
- تم (سب) ظالموں کی مدد نہ کرو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فعل مضارع کا تاکیدی اسلوب

فعل مضارع میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لیئے اس کے آخر میں نونِ تاکید کا اضافہ کرتے ہیں یہ نون بغیر شد کے بھی ہوسکتا ہے اور شد والا بھی۔ بغیر شد والے نون کو نون خفیفہ کہتے ہیں جبکہ شد والے نون کو نون ثقیلہ کہتے ہیں۔ پھر نون خفیفہ والا مضارع مضارعِ ثقیل کہلاتا ہے اور نون ثقیلہ والے مضارع کو مضارع اثقل کہتے ہیں۔ یوں ''فعل مضارع کے تغیرات'' کے حوالے سے مضارع کی جو پانچ شکلیں ہم نے پڑھی تھیں وہ یہاں آکر مکمل ہوگئیں۔

مضارعِ ثقیل اور مضارع اثقل کے شروع میں لام تاکید بھی لازمًا لگایا جاتا ہے کبھی اِمَّا بھی لگا دیتے ہیں۔ نارمل مضارع کے شروع میں لام تاکید لگانے سے مضارع میں تاکید کا مفہوم پیدا نہیں ہوتا صرف مضارع حال کے ساتھ مختص ہوجاتا ہے۔

مضارعِ ثقیل کی نسبت مضارع اثقل کا اسلوب زیادہ مستعمل ہے اور یہ فعل مضارع کا انتہائی تاکیدی اسلوب ہے اور قران میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ مضارعِ ثقیل کے صرف آٹھ صیغے بنتے ہیں جبکہ مضارع اثقل کے تمام صیغے بنتے ہیں۔
مضارع کے ساتھ نون خفیفہ اور نون ثقیلہ کے استعمال کے بعد جو گردانیں بنتی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مضارعِ ثقیل

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	لَيَفْعَلَنْ	X	لَيَفْعَلُنْ
3rd Person	مؤنث	لَتَفْعَلَنْ	X	X
حاضر	مذکر	لَتَفْعَلَنْ	X	لَتَفْعَلُنْ
2nd Person	مؤنث	لَتَفْعَلِنْ	X	X
متکلم	مذکر	لَاَفْعَلَنْ	لَنَفْعَلَنْ	
1st Person	مؤنث			

www.iqbalkalmati.blogspot.com

س ف ع (ف)

سَفَعَ يَسْفَعُ (پکڑ کر گھسیٹنا)

ہم ضرور گھسیٹیں گے لَنَسْفَعَنْ = لَنَسْفَعًا

كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ

ک و ن (ن)

كَانَ يَكُوْنُ (ہونا)

وہ ضرور ہو جائے گا لَيَكُوْنَنْ = لَيَكُوْنًا

وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَ لَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿مضارع اثقل﴾

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	لَیَفْعَلَنَّ	لَیَفْعَلَانِّ	لَیَفْعَلُنَّ
3rd Person	مؤنث	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَیَفْعَلْنَانِّ
حاضر	مذکر	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلُنَّ
2nd Person	مؤنث	لَتَفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلْنَانِّ
متکلم	مذکر	لَاَفْعَلَنَّ		لَنَفْعَلَنَّ
1st Person	مؤنث			

ن ص ر (ن) واحد مذکر غائب لَیَنْصُرَنَّ (وہ ضرور بالضرور مدد کریگا)

لَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَن یَّنْصُرُہٗ

د خ ل (ن) جمع مذکر حاضر لَتَدْخُلُنَّ (داخل ہونا)

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ

ق ع د (ن) واحد متکلم لَاَقْعُدَنَّ (بیٹھنا)

ء ت ی (ض) واحد متکلم لَاٰتِیَنَّ (آنا)

قَالَ فَبِمَا اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِیْمَ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِن بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ

ک و ن (ن) جمع متکلم لَنَکُوْنَنَّ (ہونا)

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ع ل م (س) واحد مذکر غائب لَيَعْلَمَنَّ (جاننا)

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ

ب ل و (ن) جمع متکلم لَنَبْلُوَنَّ (آزمانا)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ

ک ف ر (تفعیل) واحد متکلم لَاُكَفِّرَنَّ (دور کرنا)

د خ ل (افعال) واحد متکلم لَاُدْخِلَنَّ (داخل کرنا)

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ب ع ث (ف) جمع مذکر حاضر (مجہول) لَتُبْعَثُنَّ (اٹھانا)

ن ب ء (تفعیل) جمع مذکر حاضر (مجہول) لَتُنَبَّؤُنَّ (خبر دینا۔ بتانا)

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ

ح ی ی (افعال) جمع متکلم لَنُحْيِيَنَّ (زندہ کرنا)

ج ز ی (ض) جمع متکلم لَنَجْزِيَنَّ (بدلہ دینا)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

ء م ر (ن) جمع مذکر حاضر لَتَاْمُرُنَّ (حکم دینا)

ن ہ ی (ف) جمع مذکر حاضر لَتَنْهَوُنَّ (منع کرنا)

لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

منصوبات

وہ اسم جو حالت نصب میں ہو منصوب کہلاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اسم اعرابی حالت کے اعتبار سے یا تو مرفوع ہوتا ہے یا منصوب یا پھر مجرور چوتھی حالت کوئی نہیں ہوتی اسم صرف دو صورتوں میں مجرور ہوتا ہے۔

۱) جب وہ مضاف الیہ ہو مثلاً کِتَابُ زَیْدٍ

۲) جب اس سے پہلے حرف جر آ جائے مثلاً فِی الْکِتَابِ

اس طرح اسم کے حالت رفع میں ہونے کی بھی چند ہی وجوہات ہیں۔

۱) جب کوئی وجہ نہ ہو مثلاً زَیْدٌ

۲) جب جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر ہو مثلاً زَیْدٌ صَالِحٌ

۳) جب جملہ فعلیہ میں فاعل ہو ضَرَبَ زَیْدٌ

۴) جب نائب الفاعل ہو ضُرِبَ زَیْدٌ

اسم کے منصوب ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں سے چند ہم پڑھ چکے ہیں اور چند پڑھیں گے۔ وہ سب درج ذیل ہیں

۱) حروف مشبہ بالفعل کا اسم

- اِنَّ زَیْدًا صَالِحٌ
- اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
- کَاَنَّ زَیْدًا مَرِیْضٌ
- لٰکِنَّ الْکَافِرِیْنَ جَاهِلُوْنَ
- لَیْتَ الْاِسْلَامَ غَالِبٌ
- لَعَلَّ الصِّحَّةَ دَائِمَةٌ

۲) مَا اور لَا مشبہ بلَیْسَ کی خبر

- مَا هٰذَا بَشَرًا
- لَا رَجُلٌ صَالِحًا
- لَیْسَ زَیْدٌ طَوِیْلًا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۳) لائے نفی جنس کا اسم

- لَا رَیْبَ فِیْہِ
- لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

۴) منادیٰ مضاف

- یَا عَبْدَ اللّٰہِ
- یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

۵) افعال ناقصہ کی خبر

افعال ناقصہ میں سے کَانَ کے متعلق ہم پڑھ چکے ہیں۔ باقی افعال ناقصہ درج ذیل ہیں۔

۔ صَارَ (ہوگیا)	صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا	(غریب امیر ہوگیا)
۔ اَصْبَحَ (صبح کی۔صبح کے وقت ہوا)	اِنْ اَصْبَحَ مَاءُکُمْ غَوْرًا	(اگر تمہارا پانی نیچا ہوجائے)
۔ اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہوا)	اَضْحَی النَّاسُ مَشْغُوْلِیْنَ	(چاشت کے وقت لوگ مصروف ہوگئے)
۔ اَمْسٰی (شام کے وقت ہوا)	اَمْسَی الْھَوَاءُ بَارِدًا	(شام کے وقت ہوا ٹھنڈی ہوگی)
۔ ظَلَّ (دن بھر رہا)	ظَلَّ الْوَلَدُ لَاعِبًا	(لڑکا دن بھر کھیلتا رہا)
۔ بَاتَ (رات بھر رہا)	بَاتَ الْمَرِیْضُ نَائِمًا	(مریض رات بھر سوتا رہا)
۔ مَادَامَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	اَنَا قَائِمٌ مَادَامَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا	(جب تک استاد کھڑا ہے میں کھڑا ہوں)
۔ مَازَالَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَازَالَ زَیْدٌ غَنِیًّا	(زید بدستور امیر ہے)
۔ مَابَرِحَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَابَرِحَ زَیْدٌ صَائِمًا	(زید ابھی تک روزے سے ہے)
۔ مَا انْفَکَّ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَا انْفَکَّ الْمُسْلِمُوْنَ خَاسِئِیْنَ	(مسلمان ابھی تک رسوا ہیں)
۔ مَا فَتِیءَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَافَتِیءَ الْمُعَلِّمُ اَمِیْنًا	(معلم اب بھی امانت دار ہے)
۔ لَیْسَ (نہیں)	لَیْسَ زَیْدٌ مُجْتَھِدًا	(زید محنتی نہیں ہے)

۶) مفعول

مفعول کی پانچ اقسام ہیں جنہیں مفاعیل خمسہ کہا جاتا ہے ہم نے جملہ فعلیہ میں جو مفعول پڑھا ہے وہ مفعول کی پہلی قسم ہے جسے ''مفعول بہٖ'' کہتے ہیں۔ مفعول کی پانچوں اقسام درج ذیل ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۱) مفعول بِہٖ

وہ چیز یا ذات جس پر فعل واقع ہو

- اَكَلَ اِبْرَاهِيْمُ التُّفَّاحَ
- ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا

ایک سے زائد مفعول بہٖ

- اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ
- حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَالِمًا
- اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

فعل کا حذف:۔

درج ذیل تین مقامات میں صرف مفعول بہٖ مذکور ہوتا ہے فعل اور فاعل دونوں مقدر رہوتے ہیں۔

۱) تحذیر:۔ کسی کام سے تنبیہ کرنا۔ مثلاً ہم اردو میں کہتے ہیں سانپ سانپ تو مراد ہوتا ہے سانپ سے بچو۔ عربی میں فعل ''اِحْذَرْ'' کو مقدر سمجھا جاتا ہے یا پھر ''اِتَّقِ'' یا ''بَعِّدْ'' کو بھی مقدر مان سکتے ہیں۔ تحذیر کے لیئے ضروری ہے کہ

i) جس چیز سے متنبہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار ہو

- اَلنَّارَ اَلنَّارَ (آگ سے بچ)

ii) عطف کے ساتھ ہو

- اَلْكَذِبَ وَ النِّفَاقَ (جھوٹ اور منافقت سے بچ)

iii) اِيَّاكَ یا اسکے کسی صیغے مثلاً اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُمْ وغیرہ کے ساتھ ہو

- اِيَّاكَ وَالْكَذِبَ

۲) اِغْرَاء:۔ کسی اچھے کام پر ابھارنا یا آمادہ کرنا۔

اس کے لیئے اِلْزَمْ (وابستہ رہ) ۔ خُذْ (پکڑ) یا اِخْتَرْ (اختیار کر) فعل محذوف سمجھا جاتا ہے۔ اِغراء کے لیئے شرط یہ ہے کہ جس چیز پر آمادہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار کی جائے

- اَلْحَيَاءَ اَلْحَيَاءَ (حیا اختیار کر)
- اَلْاِجْتِهَادَ اَلْاِجْتِهَادَ (کوشش کو لازم بناؤ)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۳) **اِخْتِصَاص:۔** کسی بات کو کسی خاص فرد یا چیز کیلیئے مخصوص کرنا۔

- نَحْنُ مَعَاشِرَ الاَنْبِیَاءِ لَا نَرِثُ وَ لَا نُوْرَثُ
- وَالصَّابِرِیْنَ فِی الْبَأْسَاءِ وَ الضَّرَّاءِ وَ حِیْنَ الْبَأْسِ

ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں جہاں فعل اور فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بہ بولا جاتا ہے

- اَهْلاً وَسَهْلاً وَمَرْحَبًا

یعنی اَتَیْتَ اَهْلاً وَوَطِئْتَ سَهْلاً وَصَادَفْتَ مَرْحَبًا

(آپ اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کرلیا)

- غُفْرَانَکَ رَبَّنَا یعنی نَطْلُبُ غُفْرَانَکَ

۲) مفعول مطلق:۔

ایک ایسا مصدر جو فعل کی

i) تاکید کے لیئے

ii) نوعیت یا کیفیت بتانے کے لیئے

iii) تعداد بتانے کیلیئے

حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے مثلاً

- ضَرَبْتُهُ ضَرْبًا (تاکید کے لیئے)
- کَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا (تاکید کے لیئے)
- ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِیْدًا (نوعیت کے لیئے)
- جَلَسَ جِلْسَةَ الْمُعَلِّمِ (نوعیت کے لیئے)
- قَرَأْتُ الرِّسَالَةَ قِرَاءَةً وَاحِدَةً (تعداد کے لیئے)
- فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی النُّجُوْمِ (تعداد کے لیئے)

جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لیئے لانا ہو تو اس کا مترادف لفظ بھی بول سکتے ہیں۔

- جَلَسْتُ قُعُوْدًا
- قَامَ الْخَطِیْبُ وَقُوْفًا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لفظ کُلّ" اور بَعْض"، اسم صفت اور اسم عدد مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں۔

- فَلاَ تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ
- تَأَثَّرَ بَعْضَ التَّأَثُّرِ
- وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ
- اُذْکُرُوْا اللّٰهَ کَثِیْرًا (ذِکْرًا کَثِیْرًا)
- جُلِدَ السَّارِقُ عَشَرًا (جَلْدَةً عَشَرًا)

بہت سے مقامات پر صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصّہ محذوف ہوتا ہے۔

- شُکْرًا لَکَ (اَشْکُرُ شُکْرًا لَکَ)
- سُبْحَانَ اللّٰهِ (نُسَبِّحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ)
- وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (وَاَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا)

۳) مفعول لَهٗ:۔

ایک ایسا منصوب اسم جو فعل کے واقع ہونے کا سبب یا وجہ بیان کرے۔اسے مفعول لِاَجلِہٖ بھی کہتے ہیں۔
یہ بھی مصدر ہوتا ہے۔

- ضَرَبْتُهٗ تَأْدِیْبًا (میں نے اسے ادب سکھانے کے لیئے مارا)
- اُعْبُدُوْا اللّٰهَ شُکْرًا
- وَلَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ
- یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْ اٰذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَالْمَوْتِ
- یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ
- وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَا قْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا جَزَاءً بِمَا کَسَبَا نَکَالاً مِنَ اللّٰهِ

۴) مفعول فیه:۔

اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔یہ وہ منصوب اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے۔اگر جگہ کو ظاہر کرے تو ظرف مکان اور اگر وقت بتائے تو ظرف زمان کہلاتا ہے

- سَافَرْتُ یَوْمَ السَّبْتِ (میں نے ہفتے کے روز سفر کیا)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- صُمْتُ شَهْرًا (میں نے ایک ماہ روزے رکھے)
- ذَهَبْتُ خَلْفَ زَيْدٍ (میں زید کے پیچھے چلا)
- وَقَفَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (وہ درخت کے نیچے ٹھہرا)

قَرَءْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ

صَبَاحًا (ظرف زمان)

اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (ظرف مکان)

ظرف زمان:۔

ثَانِيَة	(سیکنڈ)	دَقِيْقَة	(منٹ)
سَاعَة	(گھنٹہ)	يَوْم	(دن)
اُسْبُوْع	(ہفتہ)	سَنَة / عَام	(سال)
قَرْن	(صدی)	دَهْر	(زمانہ)
بُكْرَة	(صبح سویرے)	اَصِيْل	(شام)
صَبَاح	(صبح)	مَسَاء	(شام)
لَيْل	(رات)	نَهَار	(دن)
اَبَد	(ہمیشہ)	حِيْن	(وقت)

☆ ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہو تو وہ ہمیشہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو تو آخر میں تنوین آئے گی۔

اُذْكُرُوا اللّٰهَ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ظرف مکان:۔

فَوق (اوپر) تَحت (نیچے) اَمَامَ (سامنے)

خَلفَ (پیچھے) قَبلَ (پہلے) بَعدَ (بعد میں)

قُدَّامَ (آگے) وَرَاءَ (پیچھے/آگے/سوا) بَینَ (درمیان)

عِندَ ۔ لَدُنْ ۔ لَدٰی (پاس)

☆ یہ تمام الفاظ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں

- وَفَوقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْم ''

- اَتٰی زَید '' بَعدَ الْمَغرِب

☆ مندرجہ ذیل الفاظ بھی ظروف مکان ہیں۔

یَمِیْنًا (دائیں طرف) شَمَالاً (بائیں طرف) یَسَارًا (بائیں طرف)

شَرْقًا ۔ غَرْبًا ۔ جَنُوْبًا ۔ شَمَالاً (جہات اربعہ)

☆ ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارہ بھی لگائے جاتے ہیں

- یَمِیْن اور شِمَال کے ساتھ اکثر '' عَنْ '' لگایا جاتا ہے

عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْد ''

- باقی کے ساتھ عموماً '' مِنْ '' لگتا ہے

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

- جہات کے ساتھ زیادہ تر '' فِیْ '' لگتا ہے

اَلْبَحْرُ فِیْ غَرْبِ الْهِنْدِ

☆ وہ ظرف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں عموماً '' فِیْ '' کے بعد حالت جر میں آتے ہیں مثلاً دَار '' ۔ بَیْت '' ۔ مَسْجِد '' ۔ مَدْرَسَة '' ۔ مَکَّةُ

لیکن اگر دَخَلَ ۔ نَزَلَ اور سَکَنَ کے بعد آئیں تو بغیر فِیْ کے حالت نصب میں بولے جاتے ہیں۔

- دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

- یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قَبۡل اور بَعۡد :۔ جب مضاف ہو کر آتے ہیں تو حالت نصب میں آتے ہیں۔

قَبۡلَ الۡفَجۡرِ اور بَعۡدَالۡفَجۡرِ

- اگر ان سے پہلے حرف جار آ جائے جو عموماً "مِنۡ" ہوتا ہے تو یہ حالت جر میں چلے جاتے ہیں لیکن معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا

مِنۡ قَبۡلِ الۡفَجۡرِ اور مِنۡ بَعۡدِالۡفَجۡرِ

- اگر ان کا مضاف الیہ مذکور نہ ہو یعنی ذکر نہ کیا جائے تو ان پر پیش آتی ہے خواہ ان سے پہلے حرف جر "مِنۡ" ہے کیوں نہ ہو بلکہ ایسی صورت میں ان سے پہلے "مِنۡ" ضرور لگتا ہے۔

مِنۡ قَبۡلُ اور مِنۡ بَعۡدُ

حَیۡثُ:۔ ظرف مکان ہے اور زمان کے لیئے بھی آتا ہے اس پر ہمیشہ پیش آتا ہے

- فَكُلَا مِنۡ حَيۡثُ شِئۡتُمَا وَلَا تَقۡرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

۵) مفعول مَعَهٗ:۔

وہ منصوب اسم جو اس "واو" کے بعد ہو جو "مَعَ" (ساتھ) کے معنی دے۔ اس "واو" کو واو معیت کہتے ہیں۔

- جَاءَ زَيۡدٌ وَبَكۡرًا (زید بکر سمیت آیا)
- اَكَلَ الۡوَالِدُ وَ الۡاَبۡنَاءَ (والد نے بیٹوں کے ساتھ کھایا)
- دَخَلۡتُ الۡمَدۡرَسَةَ وَاَخَاكَ (میں تیرے بھائی سمیت مدرسے میں داخل ہوا)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۷) حال:۔

حال وہ منصوب اسم ہے جو فعل واقع ہونے کے وقت فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے۔

- جَاءَ الْوَلَدُ ضَاحِكًا (لڑکا ہنستے ہوئے آیا) (فاعل کی حالت)
- وَجَدْتُ الطِّفْلَ خَائِفًا (میں نے بچے کو خوفزدہ پایا) (مفعول کی حالت)
- كَلَّمْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ (میں نے زید سے کلام کیا جبکہ ہم دونوں سوار تھے) (فاعل اور مفعول دونوں کی حالت)

- جس کا حال بیان کیا جائے اسے ذُوالحال کہتے ہیں
- حال عموماً نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال معرفہ
- حال ایک سے زیادہ بھی ہوسکتے ہیں

رَجَعَ مُوْسٰى اِلىٰ قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا

- حال مفرد بھی ہوسکتا ہے اور جملہ بھی پھر جملہ اسمیہ بھی ہوسکتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط کی ضرورت ہوتی ہے وہ رابط یا تو واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں یا ضمیر یا پھر دونوں مثلاً

- لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ (جملہ اسمیہ ۔ واو)
- اِهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (جملہ اسمیہ ۔ ضمیر)
- اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ (جملہ اسمیہ ۔ واو اور ضمیر)
- وَجَاءُوْ اَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُوْنَ (جملہ فعلیہ ۔ ضمیر)

حال کی مزید مثالیں

- اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
- يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُوْدًا
- تَرَكُوْكَ قَائِمًا
- يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَ قِيَامًا
- قَالَتْ يَا وَيْلَتٰى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ
- لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا
- وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- وَلَدَتْكَ اُمُّكَ بَاكِيًا وَالنَّاسُ حَوْلَكَ ضَاحِكُوْنَ
فَاعْمَلْ صَالِحًا لِتَذْهَبَ ضَاحِكًا وَالنَّاسُ حَوْلَكَ بَاكُوْنَ

۸) **تمیز:۔**

تمیز وہ منصوب اسم ہے جو کسی مبہم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام دور کر کے مطلب کو واضح کر دیتا ہے اِسے مُمَیِّز بھی کہتے ہیں۔جس اسم یا جملے کے معنی کا ابہام دور کیا جائے وہ مُمَیَّز کہلاتا ہے۔

اسم کا ابہام:۔ لِزَيْدٍ مِتْرَانِ (زید کے پاس دو میٹر ہے)

اس جملے میں لفظ مِتْرَانِ میں ابہام ہے۔زید کے پاس دو میٹر کیا ہے؟ اس ابہام کو دور کرنے کے لیئے مندرجہ ذیل اسماء میں سے کوئی اسم استعمال کرنا پڑے گا۔

لِزَيْدٍ مِتْرَانِ حَرِيْرًا (زید کے پاس دو میٹر ریشم ہے)

یا

لِزَيْدٍ مِتْرَانِ خَيْطًا (زید کے پاس دو میٹر دھاگہ ہے)

یہ ابہام عدد یا مقدار (وزن،ماپ،مساحت یعنی پیائش) میں ہوسکتا ہے

- يَا اَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (عدد کا ابہام)
- فَمَن يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهٗ (مقدار کا ابہام)

جملے کا ابہام:۔ بعض اوقات کسی لفظ کی بجائے پورے جملے میں ابہام ہوتا ہے مثلاً

زَيْدٌ حَسَنٌ (زید اچھا ہے)

اگر چہ جملہ مکمل ہے لیکن معنی میں ابہام ہے کہ کس لحاظ سے یا کس اعتبار سے اچھا ہے اس ابہام کو درج ذیل الفاظ سے دور کیا جاسکتا ہے

زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهًا (زید چہرے کے اعتبار سے اچھا ہے)
زَيْدٌ حَسَنٌ ذَوْقًا (زید ذوق کے اعتبار سے اچھا ہے)

تمیز کی مزید مثالیں

- فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا
- اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالاً

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا
- اَلْاَ عْرَابُ اَشَدُّ کُفْرًا وَّ نِفَاقًا
- قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا
- کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ
- وَالْاٰخِرَةُ اَکْبَرُ دَرَ جَاتٍ وَّاَکْبَرُ تَفْضِیْلًا
- هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا
- هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا
- هُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ عُقْبًا

۹) مُستثنیٰ:۔

وہ اسم ہے جو اِلَّا یا استثناء کے کلمات کے بعد ذکر کیا جائے تا کہ اسے ماقبل کے حکم سے خارج کر دیا جائے۔استثناء کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی کو الگ کر دینا۔نحو کی اصطلاح میں استثناء سے مراد ہے کہ حرف استثناء کے ماقبل جملے میں جو حکم (اثبات یا نفی) ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا۔یعنی یہ بتانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے

میں نے سب پھل کھائے مگر انگور (یعنی انگور نہیں کھائے)

میں نے سب پھل نہیں کھائے مگر انگور (یعنی صرف انگور کھائے)

حرف استثناء سے پہلے جس کے لیئے حکم ثابت ہو اُسے'' مستثنیٰ مِنْهُ '' کہتے ہیں

سب پھل — مستثنیٰ منه

مگر — حرفِ استشناء

انگور — مستثنیٰ

ا۔ مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور اِلَّا سے پہلے کلام مُوجَب تام ہو یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو تو مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے

- اَکَلْتُ الْفَوَاکِهَ اِلَّا عِنَبًا
- جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا
- کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَه'
- لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ
- فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلاً مِّنْهُمْ

۲۔ مستثنیٰ منہ مذکور ہو مگر اِلَّا سے پہلے کلام غیر مو جب ہو تو مستثنیٰ منصوب بھی ہو سکتا ہے اور مستثنیٰ منہ کی مطابقت میں مرفوع یا مجرور بھی

مَاحَضَرَ التَّلاَ مِيْذُ اِلَّا زَيْدًا يا زَيْدٌ (طلبہ نہیں آئے سوائے زید کے)

چونکہ مستثنیٰ منہ مرفوع ہے لہٰذا اسکی مطابقت میں مستثنیٰ بھی مرفوع ہے۔

مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِيْنَ اِلَّا الْاَوَّلَ

یا

مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِيْنَ اِلَّا الْاَوَّلِ

چونکہ مستثنیٰ منہ مجرور ہے لہٰذا اس کی مطابقت میں مستثنیٰ بھی مجرور ہے

۳۔ مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو بلکہ اِلَّا سے پیشتر کلام ناقص ہو تو اِلَّا کا اثر یا عمل باقی نہ رہے گا بلکہ مستثنیٰ ماقبل عوامل کی مطابقت میں اعراب پائے گا

مَا جَاءَ اِلَّا زَيْدٌ (زید فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے)

مَا رَاَيْتُ اِلَّا زَيْدًا (زید مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے)

لَمْ اُسَافِرْ اِلَّا مَعَ زَيْدٍ (زید مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے)

مختصراً مستثنیٰ صرف دو شرطوں کے ساتھ ہی لازماً منصوب ہوتا ہے

i) جملہ میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو

ii) جملہ مثبت ہو

غَيْرُ ، سِوَى ، عَدَا ، خَلاَ اور حَاشَا بھی اِلَّا کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ غیر اور سوی کا مابعد اسم ان کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے جبکہ عدا، خلا اور حاشا حروف جارہ ہونے کی وجہ سے اسم کو جر دیتے ہیں۔ البتہ عَدَا اور خَلاَ سے پہلے مَا لگ جائے تو یہ فعل ماضی بن کر اپنے مابعد اسم کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴾اسمائے مُشتقّہ﴿

۱۔ عربی زبان میں بننے والے الفاظ خواہ وہ افعال ہوں یا اسماء ان کا ایک مادہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر الفاظ کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔

۲۔ بعض مادوں سے بہت کم الفاظ بنتے ہیں اور بعض سے بہت زیادہ

۳۔ ان الفاظ کی بناوٹ دو طرح کی ہوتی ہے۔

i) کچھ الفاظ ایک قاعدے اور اصول کے تحت بنتے ہیں۔ یعنی وہ تمام مادوں سے ایک ہی طریقے پر یعنی ایک ہی مقررہ وزن پر بنائے جاسکتے ہیں ایسے الفاظ مُشتقّات کہلاتے ہیں۔

ii) کچھ الفاظ کسی قاعدے اور اصول کے تحت نہیں بنتے بلکہ اہل زبان انھیں جس طرح استعمال کرتے آئے ہیں وہ اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ انھیں جامد کہتے ہیں۔

۴۔ افعال سب کے سب مشتقات ہیں کیونکہ ہر فعل کی بناوٹ مقررہ قواعد کے مطابق عمل میں آتی ہے۔

سینکڑوں اسماء ایسے ہیں جو کسے قاعدے کے تحت نہیں بنائے گئے بس اہل زبان ان کو اس طرح استعمال کرتے ہیں۔

جیسے عربی زبان میں ثلاثی مجرد کا ''مصدر'' کسی قاعدے کے تحت نہیں بنتا مثلاً

مارنا	ضَرْب''
جانا	ذَهَاب''
طلب کرنا	طَلَب''
بخش دینا	غُفْرَان''
بیٹھنا	قُعُوْد''

اسی طرح بے شمار اشخاص، مقامات اور دیگر اشیاء کے نام بھی کسی قاعدہ اور اصولوں کے تحت نہیں آتے مثلاً مَلِک'' ، مَلَک'' ، رَجُل'' ، رِجْل''

ان تمام اسماء کا یقیناً مادہ تو ہے لیکن ان کی بناوٹ کسی خاص اصول کے تحت نہیں ہیں ان اسماء کو اسماءِ جامد کہتے ہیں۔

تاہم

کچھ اسماء ایسے بھی ہیں جو تمام مادوں سے تقریباً ایک ہی طریقے سے بنائے جاتے ہیں ایسے اسماء کو اسماء مشتقہ کہتے ہیں۔

اسمائے مشتقہ کی درج ذیل اقسام ہیں۔

اسم الفاعل　　اسم المفعول　　اسم الظرف　　اسم الصفّہ　　اسم الآلہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اسم الفاعل

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کو کرنے والے کا مفہوم دے۔ مثلاً لکھنے والا ، پڑھنے والا ، مارنے والا، پینے والا ، مدد کرنے والا ، وغیرہ

ثلاثی مجرد اور ثلاثی مذید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ مختلف ہے

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ:۔

ثلاثی مجرد کے تمام ابواب (سوائے کَرُمَ) سے اسم الفاعل فَاعِل'' کے وزن پر بنتا ہے۔

ن ص ر (ن)	نَاصِر''	مدد کرنے والا
ف ت ح (ف)	فَاتِح''	کھولنے والا
ض ر ب (ض)	ضَارِب''	مارنے والا
ش ر ب (س)	شَارِب''	پینے والا

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل کی گردان

(ق ت ل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	قَاتِل''	قَاتِلًا	قَاتِلٍ
مذکر	مثنیٰ	قَاتِلَان	قَاتِلَيْنِ	قَاتِلَيْنِ
	جمع	قَاتِلُوْنَ	قَاتِلِيْنَ	قَاتِلِيْنَ
	واحد	قَاتِلَة''	قَاتِلَةً	قَاتِلَةٍ
مؤنث	مثنیٰ	قَاتِلَتَان	قَاتِلَتَيْنِ	قَاتِلَتَيْنِ
	جمع	قَاتِلَات''	قَاتِلَاتٍ	قَاتِلَاتٍ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ:۔ ثلاثی مزید فیہ ابواب سے اسم الفاعل بنانے کے لیئے فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے پھر درج ذیل Steps کے تحت اسم الفاعل بنایا جاتا ہے۔

i) علامت مضارع ہٹا کر اس کی جگہ مضموم میم (مُ) لگا دیں۔

ii) عین کلمہ پر اگر زیر نہیں ہے تو زیر لگا دیں۔

iii) لام کلمہ پر دو پیش (تنوین) لگا دیں

س ل م (افعال)	یُسْلِمُ	سے	مُسْلِمٌ	اسلام لانے والا
ع ل م (تفعیل)	یُعَلِّمُ	سے	مُعَلِّمٌ	علم دینے والا
ج ھ د (مفاعلہ)	یُجَاھِدُ	سے	مُجَاھِدٌ	جہاد کرنے والا
ک ب ر (تفعّل)	یَتَکَبَّرُ	سے	مُتَکَبِّرٌ	تکبر کرنے والا
ش ب ھ (تفاعل)	یَتَشَابَهُ	سے	مُتَاشَابِهٌ	ایک دوسرے سے ملتا جلتا
ن ظ ر (افتعال)	یَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظِرٌ	انتظار کرنے والا
ح ر ف (انفعال)	یَنْحَرِفُ	سے	مُنْحَرِفٌ	انحراف کرنے والا
ن ص ر (استفعال)	یَسْتَنْصِرُ	سے	مُسْتَنْصِرٌ	مدد طلب کرنے والا

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل کی گردان

(افعال)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مُسْلِمٌ	مُسْلِمً	مُسْلِمٍ
مذکر	تثنیہ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَیْنِ	مُسْلِمَیْنِ
	جمع	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِیْنَ	مُسْلِمِیْنَ
	واحد	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
مؤنث	تثنیہ	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَیْنِ	مُسْلِمَتَیْنِ
	جمع	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اسم الفاعل اور فاعل میں فرق:۔ فاعل ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہوسکتا ہے۔

دَخَلَ زَیْدٌ	زَیدْ فاعل ہے لہذا حالت رفع میں ہے
ضَرَبَ زَیْدًا	زَیدْ مفعول ہے لہذا حالت نصب میں ہے

جبکہ

دَخَلَ سَارِقٌ	سَارِقٌ اسم الفاعل ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے
ضَرَبَ سَارِقًا	سَارِقًا اسم الفاعل ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے
بَیْتُ السَّارِقِ	سَارِقِ اسم الفاعل ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے
فاعل	حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے
اسم الفاعل	حسب موقع حالت رفع، حالت نصب اور حالت جر میں استعمال ہوسکتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿اِسم المفعول﴾

اسم المفعول وہ اسم مشتق ہے جس پر فعل واقع ہوا ہو۔ مثلاً مارا ہوا ، کھولا ہوا ، مدد کیا ہوا وغیرہ

اسم الفاعل کی طرح ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ ابواب میں اسم المفعول بنانے کا طریقہ بھی مختلف ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ:۔ ثلاثی مجرد سے اسم المفعول مَفْعُوْل'' کے وزن پر بنتا ہے

ن ص ر (ن)	مَنْصُوْر''	مدد کیا ہوا
ف ت ح (ف)	مَفْتُوْح''	کھلا ہوا
ض ر ب (ض)	مَضْرُوْب''	مارا ہوا
ش ر ب (س)	مَشْرُوْب''	پیا ہوا

ثلاثی مجرد سے اسم المفعول کی گردان

(ق ت ل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مَقْتُوْل''	مَقْتُوْلاً	مَقْتُوْلٍ
مذکر	مثنی	مَقْتُوْلَان	مَقْتُوْلَیْنِ	مَقْتُوْلَیْنِ
	جمع	مَقْتُوْلُوْنَ	مَقْتُوْلِیْنَ	مَقْتُوْلِیْنَ
	واحد	مَقْتُوْلَة''	مَقْتُوْلَةً	مَقْتُوْلَةٍ
مؤنث	مثنی	مَقْتُوْلَتَان	مُقْتُوْلَتَیْنِ	مُقْتُوْلَتَیْنِ
	جمع	مَقْتُوْلَات''	مَقْتُوْلَاتٍ	مَقْتُوْلَاتٍ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ثلاثی مزید فیہ سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ:۔ ثلاثی مزید فیہ ابواب سے اسم المفعول بنانے کے لیئے بھی فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے اور پھر درج ذیل (Steps) کے تحت اسم المفعول بنایا جاتا ہے

i) علامت مضارع ہٹا کر اسکی جگہ مضموم میم (مُ) لگادیں

ii) عین کلمہ پر زبر لگادیں

iii) لام کلمہ پر پیش (تنوین) لگادیں

ک رم (افعال) یُکْرِمُ سے مُکْرَمٌ

ح دث (تفعیل) یُحَدِّثُ سے مُحَدَّثٌ

خ طب (مفاعلہ) یُخَاطِبُ سے مُخَاطَبٌ

ف رق (تفعل) یَتَفَرَّقُ سے مُتَفَرَّقٌ

ن ظر (افتعال) یَنْتَظِرُ سے مُنْتَظَرٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم المفعول کی گردان

(تفعیل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مُحَدَّثٌ	مُحَدَّثًا	مُحَدَّثٍ
مذکر	مثنی	مُحَدَّثَانِ	مُحَدَّثَیْنَ	مُحَدَّثَیْنِ
	جمع	مُحَدَّثُوْنَ	مُحَدَّثِیْنَ	مُحَدَّثِیْنَ
	واحد	مُحَدَّثَةٌ	مُحَدَّثَةً	مُحَدَّثَةٍ
مؤنث	مثنی	مُحَدَّثَتَانِ	مُحَدَّثَتَیْنِ	مُحَدَّثَتَیْنِ
	جمع	مُحَدَّثَاتٌ	مُحَدَّثَاتٍ	مُحَدَّثَاتٍ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اسم المفعول اور مفعول میں فرق:۔ مفعول ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہوسکتا ہے

ضَرَبَ زَیْدًا — زید مفعول ہے لہذا حالت نصب میں ہے

جبکہ

ذَھَبَ مَحْمُود" — محمود اسم المفعول ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے

ضَرَبَ مَحْمُوْدًا — محمود اسم المفعول ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے

بَیْتُ مَحْمُوْدٍ — محمود اسم المفعول ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے

مفعول — حالت نصب میں آتا ہے

اسم المفعول — حسب موقع حالت رفع ، حالت نصب اور حالت جر میں آسکتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿اسم الظرف﴾

ایسا اسم مشتق جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کا وقت یا اسکی جگہ کا مفہوم رکھتا ہو۔ اگر کام کے وقت اور زمانے کو ظاہر کرے تو ظرف زمان اور اگر کام کرنے کی جگہ کا مفہوم دے تو ظرف مکان کہلاتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ:۔ فعل ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کے لیئے دو وزن استعمال ہوتے ہیں۔

۱) مَفْعَل"

۲) مَفْعِل"

جن ابواب کے مضارع میں عین کلمہ پیش والا یا زبر والا ہو ان ابواب سے اسم الظرف عام طور پر مَفْعَل" کے وزن پر بنتا ہے۔ اور جب ابواب کے مضارع میں عین کلمہ زیر والا ہو ان سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِل" کے وزن پر بنتا ہے۔

مختصراً یوں کہہ سکتے ہیں کہ ثلاثی مجرد ابواب میں باب ضَرَبَ اور باب حَسِبَ سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِل" کے وزن پر بنتا ہے جبکہ باقی ابواب سے عموماً مَفْعَل" کے وزن پر بنتا ہے (کچھ مَفْعِل" کے وزن پر بھی بنتے ہیں)

مَفْعَل":۔ مَكْتَب" ۔ مَنْظَر" ۔ مَرْقَد" ۔ مَشْرَب" ۔ مَطْلَع" ۔ مَسْكَن"

مَفْعِل":۔ مَجْلِس" ۔ مَنْزِل" ۔ مَرْجِع" ۔ (مَسْجِد" ۔ مَشْرِق" ۔ مَغْرِب")

۔ اگر کوئی کام کسی جگہ میں بکثرت ہوتا ہو تو اس کا اسم الظرف مَفْعَلَة" کے وزن پر آتا ہے۔ یہ وزن صرف ظرف مکان کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔

مَفْعَلَة":۔ مَدْرَسَة" ۔ مَطْبَعَة" ۔ مَزْرَعَة" ۔ مَقْبَرَة" ۔ مَكْتَبَة"

۔ اسم الظرف خواہ مَفْعَل" کے وزن پر آئے، مَفْعِل" کے وزن پر آئے یا مَفْعَلَة" کے وزن پر آئے انکی جمع مکسر ہی استعمال ہوتی ہے جسکا وزن مَفَاعِلُ ہے جو غیر منصرف ہے۔

مَفَاعِلُ:۔ مَسَاجِدُ ۔ مَنَاظِرُ ۔ مَكَاتِبُ ۔ مَدَارِسُ ۔ مَجَالِسُ ۔ مَشَارِقُ ۔ مَغَارِبُ ۔ مَسَاكِنُ

۔ کچھ اسم الظرف **مِفْعَال"** کے وزن پر بھی آتے ہیں

وق ت	مِيْقَات"
وع د	مِيْعَاد"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وزن　　مِیْزَان"

ح رب　　مِحْرَاب"

ءذن　　مِئْذَان"

ثلاثی مذید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ:۔ مذید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے بلکہ مذید فیہ سے بنائے گئے اسم المفعول کو ہی اسم الظرف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور فیصلہ سیاق وسباق سے کیا جاتا ہے۔

دخ ل　(افعال)　مُدْخَل"

خ رج　(افعال)　مُخْرَج"

میم کی پیش اور زبر ثلاثی مجرد اور مذید فیہ کے اسم الظرف ہونے کا پتا دے گی

ظرف اور اسم الظرف میں فرق:۔

- ظرف صرف جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً فَوْق ، تَحْتَ ، عِنْدَ ، لَیْلاً ، نَھَارًا ، صُبْحًا وغیرہ جبکہ اسم الظرف جگہ یا وقت کے ساتھ کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم بھی دیتا ہے۔
- ظرف حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے جبکہ اسم الظرف حسب موقع حالت رفع ،نصب یا جر میں استعمال ہوسکتا ہے

مَسَاجِدُ الْمُسْلِمِیْنَ　(حالت رفع)

قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَشْرَبَھُمْ　(حالت نصب)

سَلٰم" ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ　(حالت جر)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿اسم الصِّفة﴾

ایسا اسم مشتق جو مستقل طور پر کسی اسم کی وقتی یا دائمی صفت کو ظاہر کرے اسم الصِفہ یا صفت مشبہ کہلاتا ہے۔

اسم الصِّفة کے اوزان:۔ اسم الصِّفة کے کئی اوزان ہیں۔

- فَعْل" صَعْب" (مشکل)
- فِعْل" صِفْر" (خالی)
- فُعْل" حُلْو" (میٹھا)
- فَعَل" حَسَن" (اچھا)
- فَعِل" فَرِح" (خوش)
- فَعُل"
- فَعَال" جَبَان" (بزدل)
- فُعَال" شُجَاع" (بہادر)
- فَعِيْل" كَرِيْم" ۔ سَمِيْع" ۔ حَرِيْص" ۔ رَجِيْم" ۔ بَصِيْر"

فعیل کے وزن میں کبھی اسم الفاعل کا مفہوم ہوتا ہے اور کبھی اسم المفعول کا

سَمِيْع" سننے والا بَصِيْر" دیکھنے والا

قَتِيْل" قتل کیا ہوا رَجِيْم" رجم کیا ہوا

مندرجہ بالا اوزان ایک درخت کے تنے کی مانند ہیں اس سے نکلنے والی شاخیں درج ذیل ہیں

۱۔ اِسْمُ الْمُبَالَغَه:۔

اسم الصِّفة کی وہ قسم جس میں کسی کام کی کثرت یا زیادتی کا مفہوم پایا جائے

اسم المبالغہ میں بھی زیادہ تر ''کام کرنے والا'' کا ہی مفہوم ہوتا ہے لیکن کام کی کثرت اور زیادتی کے معنی کے ساتھ

ح م د حَامِد" (اسم الفاعل) حَمَّاد" (اسم المبالغہ)

اسم المبالغہ کے بھی کئی اوزان ہیں جن میں سے زیادہ استعمال ہونے والے اوزان درج ذیل ہیں

۱) فَعَّال" غَفَّار" ۔ سَتَّار" ۔ تَوَّاب" ۔ حَمَّال" ۔ خَبَّاز" ۔ خَيَّاط"

۲) فَعُوْل" غَفُوْر" ۔ صَبُوْر" ۔ شَكُوْر" ۔ غَرُوْر"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۳) فَعِيْل" یہ وزن صفت مشبہ کے لیئے بھی استعمال ہوتا ہے

۴) فَعْلَانُ غَضْبَانُ ۔ عَطْشَانُ ۔ جَوْعَانُ ۔ كَسْلَانُ ۔ رَحْمٰنُ

۵) فَعْلَان" تَعْبَان"

اسم المبالغہ کے مزید اوزان:۔

- فُعَال" عُجَاف" (بہت دبلا ہونا)
- فَعَّالَة" عَلَّامَة" (بہت بڑا عالم)
- فُعَّال" كُبَّار"
- فَاعُوْل" طَاغُوْت" ۔ فَارُوْق"
- فَعُّوْل" قَيُّوْم"
- فُعُّوْل" قُدُّوْس"
- فِعِّيْل" صِدِّيْق"
- فُعَلَة" هُمَزَة"
- فَاعِلَة" قَارِعَة"
- مِفْعِيْل" مِسْكِيْن"
- مِفْعَال" مِدْرَار"

۲۔ اَلْوَانُ و عُيُوْب:۔

یہ اسمائے الصّفۃ کی ایک خاص اور اہم قسم ہے۔ جو افعال رنگ، ظاہری عیب یا حلیہ کے معنی دیتے ہیں ان سے اسم الصفۃ مذکر کے لیئے اَفْعَلُ کے وزن پر استعمال ہوتا ہے اور مؤنث کے لیئے فَعْلَاءُ کے وزن پر اور یہ دونوں وزن غیر منصرف ہیں، ان دونوں کی جمع کا ایک ہی وزن ہے جو فُعْل" ہے مثلاً

اَسْوَدُ	(کالا۔ مذکر)	سَوْدَاءُ	(کالا۔ مؤنث)	سُوْد"	(جمع)
اَحْمَرُ	(سرخ)	حَمْرَاءُ		حُمْر"	
اَزْرَق	(نیلا)	زَرْقَاءُ		زُرْق"	
اَصْفَرُ	(زرد)	صَفْرَاءُ		صُفْر"	
اَخْضَرُ	(سبز)	خَضْرَاءُ		خُضْر"	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اَبْیَضُ	(سفید)	بَیْضَاءُ	بِیُضٌ
اَبْکَمُ	(بہرا)	بَکْمَاءُ	بُکْمٌ
اَصَمُّ	(گونگا)	صَمَّاءُ	صُمٌّ
اَعْمٰی	(اندھا)	عَمْیَاءُ	عُمْیٌ
اَحْوَرُ		حَوْرَاءُ	حُوْرٌ

(آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کا نمایاں ہونا)

اَعْیَنُ	(موٹی آنکھ والا)	عَیْنَاءُ	عِیْنٌ

		رفع	نصب	جر
	واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر	مثنی	اَفْعَلَان	اَفْعَلَیْنِ	اَفْعَلَیْنِ
	جمع	فُعْلٌ	فُعْلاً	فُعْلٍ
	واحد	فَعْلَاءُ	فَعْلَاءَ	فَعْلَاءَ
مؤنث	مثنی	فَعْلَاوَانِ	فَعْلَاوَیْنِ	فَعْلَاوَیْنِ
	جمع	فُعْلٌ	فُعْلاً	فُعْلٍ

۳۔ اسم التفضیل:۔

ایسا اسم مشتق جو کسی موصوف کی صفت کو دوسری کے مقابلے میں برتر یا زیادہ ظاہر کرے اسم التفضیل کہلاتا ہے۔ یہ برتری یا زیادتی اچھائی یا برائی دونوں کے اظہار کے لیئے ہوسکتی ہے۔ یہ برتری کلی بھی ہوسکتی ہے اور موازنہ کے طور پر بھی۔ کلی برتری یا کمتری کو تفضیل کل کہتے ہیں جسے ہم Superlative degree کے نام سے جانتے ہیں۔ موازنہ کے طور پر برتری یا کمتری تفضیل بعض کہلاتی ہے جس سے ہم Comparative degree کے حوالے سے واقف ہیں۔ اسم التفضیل مذکر کے لیئے اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اور مؤنث کے لیئے فُعْلٰی کے وزن پر۔ مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع سالم بھی استعمال ہوتی ہے اور جمع مکسر بھی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

		رفع	نصب	جر
	واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر	مثنّی	اَفْعَلَانِ	اَفْعَلَيْنِ	اَفْعَلَيْنِ
	جمع سالم	اَفْعَلُوْنَ	اَفْعَلِيْنَ	اَفْعَلِيْنَ
	جمع مکسر	اَفَاعِلُ	اَفَاعِلَ	اَفَاعِلَ
	واحد	فُعْلیٰ	فُعْلیٰ	فُعْلیٰ
موٴنث	مثنّی	فُعْلَيَانِ	فُعْلَيَيْنِ	فُعْلَيَيْنِ
	جمع سالم	فُعْلَيَاتٌ	فُعْلَيَاتٍ	فُعْلَيَاتٍ
	جمع مکسر	فُعَلٌ	فُعَلاً	فُعَلٍ

تفضیل بعض:۔

تفضیل بعض سے مراد ہے دو چیزوں یا اشخاص میں سے کسی ایک کی صفت (اچھی یا بری) کو دوسری کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم انگریزی میں Comparative degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید عمر سے زیادہ اچھا ہے۔

- تفضیل بعض میں اسم التفضیل خبر ہو کر آتا ہے لہذا نکرہ ہوتا ہے اور ہمیشہ واحد مذکر آتا ہے (جملہ اسمیہ میں خبر کے متبدا کی مطابقت میں ہونے والا قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے) اور اس سے پہلے حرف مِنْ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اَلرَّجُلُ اَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ

اَلرَّجُلَانِ اَعْلَمُ مِن زَيْدٍ

اَلرِّجَالُ اَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ

اَلْبِنْتُ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ

اَلْبِنْتَانِ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ

اَلْبَنَاتُ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةِ

وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ

وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالاً

هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

تفضیل کل:۔

تفضیل کل سے مراد ہے کسی چیز یا شخص کی صفت کو باقی تمام چیزوں یا اشخاص کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم Superlative Degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید سب سے اچھا ہے۔

اسم التفضیل کو تفضیل کل کے مفہوم میں استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں

i) اسم التفضیل کو معرف باللام کردیں اور مرکب توصیفی بنا دیں

اَلرَّجُلُ الْاَفْضَلُ (سب سے زیادہ افضل مرد)

اَلرَّجُلاَنِ الْاَفْضَلاَنِ

اَلرِّجَالُ الْاَفَاضِلُ

اَلْعَالِمَةُ الْفُضْلٰی

اَلْعَالِمَتَانِ الْفُضْلَیَانِ

اَلْعَالِمَاتُ الْفُضْلَیَاتُ

ii) اسم التفضیل کو مضاف بنا کر لائیں اور مضاف الیہ میں ان کا ذکر ہو جن پر برتری ظاہر کرنا مقصود ہو مثلاً

اَعْلَمُ النَّاسِ (تمام لوگوں سے زیادہ عالم)

جب اسم التفضیل مرکب اضافی کی صورت میں جملے میں خبر بن کر استعمال ہو تو اس وقت عدد اور جنس کے اعتبار سے اسکا اپنے موصوف یعنی مبتدا کے مطابق یا نہ مطابق ہونا دونوں طرح جائز ہے۔

- زَیْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ
- مَرْیَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ یا
  مَرْیَمُ فُضْلَی النِّسَاءِ
- اَلْاَنْبِیَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ یا
  اَلْاَنْبِیَاءُ اَفَاضِلُ النَّاسِ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ
- وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَىٰ o اَلَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى
- وَ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ
- اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ

☆ خَيْر" اور شَرّ" کے الفاظ بطور اسم التفضیل تفضیل بعض اور تفضیل کل دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں

- اَنَا خَيْر" مِنْهُ
- اُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ

☆ اگر قرینہ موجود ہو تو حرف جر اور اس کے بعد والے اسم کو حذف کیا جا سکتا ہے

- بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا o وَالْاٰخِرَةُ خَيْر" وَّ اَبْقٰى

یعنی

- وَالْاٰخِرَةُ خَيْر" مِنَ الدُّنْيَا وَاَبْقٰى مِنْهَا

☆ اسم التفضیل ہمیشہ فعل ثلاثی مجرد سے ہی بنتا ہے اور صرف ان افعال سے بنتا ہے جن میں الوان وعیوب والا مفہوم نہ ہو۔ اگر کسی ضرورت کے تحت مزید فیہ یا الوان وعیوب والے افعال سے اسم التفضیل استعمال کرنا پڑے تو حسب موقع اَشَدُّ (زیادہ سخت) ، اَكْثَرُ (مقدار یا تعداد میں زیادہ) ، اَعْظَمُ (عظمت میں زیادہ) وغیرہ کے ساتھ متعلقہ فعل کا مصدر لگا دیتے ہیں جسے تمیز کہتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ تمیز حالت نصب میں استعمال ہوتی ہے۔

- اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)
- اَكْثَرُ اِخْتِيَارًا (اختیار میں زیادہ)
- اَعْظَمُ تَوْقِيْرًا (عزت کی عظمت میں زیادہ)

☆ جن افعال سے افعل التفضیل بن سکتا ہے بعض اوقات ان میں بھی اَكْثَرُ جیسے الفاظ کے ساتھ اس فعل کا مصدر بطور تمیز استعمال کرتے ہیں جو بہتر ادبی انداز بیان ہے،

- اَكْثَرُ نَفْعًا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿اِسْمُ الْاٰ لَۃ﴾

وہ اسم مشتق جس سے یہ پتا چلے کہ فعل کس ذریعے سے واقع ہوا ہے اسم الآلہ ذیادہ تر متعدی افعال سے بنتا ہے اور صرف ثلاثی مجرد سے استعمال ہوتا ہے۔

۱) **مِفْعَل"** مِبْرَد" (ریتی) مِعْرَج" (سیڑھی)

۲) **مِفْعَلَۃ"** مِطْرَقَۃ" (ہتھوڑا) مِکْنَسَۃ" (جھاڑو)

۳) **مِفْعَال"** مِفْتَاح" (چابی) مِصْبَاح" (چراغ)

- مِفْعَل" اور مِفْعَلَۃ" دونوں اوزان کی جمع **مَفَاعِلُ** کے وزن پر آتی ہے جبکہ مِفْعَال" کی جمع **مَفَاعِيْلُ** کے وزن پر آتی ہے

- مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاح"
- لَا تَنْقُصُو الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ
- اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَا اَلدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com